لله المشرق والمغرب

پیامِ مشرق

در جوابِ دیوانِ شاعرِ المانوی گوئٹے

بہ اقبال

معہ فرہنگ

ملنے کا پتہ

سلطان بک ڈپو کالی کمان روبرو مدرسہ دار العلوم سرکار عالی حیدرآباد دکن

مطبع اعظم جاہی برقی پریس شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن

دیباچہ

"پیامِ مشرق" کی تصنیف کا محرک جرمن "حکیمِ حیات" گوئٹے کا "مغربی دیوان" ہے جس کی نسبت جرمنی کا اسرائیلی شاعر ہائنا لکھتا ہے۔

"یہ ایک گلدستہ عقیدت ہے جو مغرب نے مشرق کو بھیجا ہے .....

.. اس دیوان سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ مغرب اپنی کمزور اور سرد روحانیت سے بیزار ہو کر مشرق کے سینے سے حرارت کا متلاشی ہے۔"

گوئٹے کا یہ مجموعہ اشعار جو اس کی بہترین تصانیف سے ہے اور جس کو اس نے خود "دیوان" کے نام سے موسوم کیا ہے کن اثرات کا نتیجہ تھا اور کن حالات میں لکھا گیا اس سوال کا جواب دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مختصر طور پر اس تحریک کا ذکر کیا جائے جس کو المانوی ادبیات کی تاریخ میں "تحریکِ مشرقی" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میرا

قصد تھا کہ اس دیباچے میں تحریک مذکور پر کسی قدر تفصیل سے بحث کروں گا مگر افسوس ہے کہ بہت سا مواد جو اس کے لئے ضروری تھا ہندوستان میں دستیاب نہ ہو سکا پال ہورن۔ تاریخ ادبیات ایران کے مصنف نے اپنے ایک مضمون میں اس امر پر بحث کی ہے کہ گوئٹے کس حد تک شعرائے فارس کا ممنون ہے لیکن رسالہ نارو انڈ سود کا وہ نمبر جس میں مضمون مذکور شائع ہوا تھا نہ ہندوستان کے کسی کتب خانے سے مل سکا نہ جرمنی سے۔ مجبوراً اس دیباچے کی تالیف میں کچھ تو گذشتہ مطالعہ کی یادداشت پر بھروسہ کرتا ہوں اور کچھ مسٹر چارلس ریمی کے مختصر مگر نہایت مفید اور کارآمد رسالے پر جو انہوں نے اس موضوع پر لکھا ہے۔

ابتدائے شباب ہی سے گوئٹے کی ہمہ گیر طبیعت مشرقی تخیلات کی طرف مائل تھی۔ سٹراس برگ میں جہاں وہ قانون کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ اسکی ملاقات جرمن لٹریچر کی مشہور اور قابلِ احترام شخصیت ہرڈر سے ہوئی جس کی صحبت کے اثرات کو گوئٹے نے خود اپنے سوانح میں تسلیم کیا ہے۔ ہرڈر فارسی جانتا تھا

لیکن چونکہ اخلاقی رنگ اس کی طبیعت پر غالب تھا اس لئے سعدی کی تصانیف سے اسے نہایت گہری دلچسپی تھی۔ چنانچہ "گلستاں" کے بعض حصوں کا اس نے جرمن زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ خواجہ حافظ کے رنگ سے اُسے چنداں لگاؤ نہ تھا۔ اپنے معاصرین کو سعدی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتا ہے "حافظ کے رنگ میں ہم بہت کچھ نغمہ سرائی کر چکے۔ اس وقت سعدی کے تلمذ کی ضرورت ہے" لیکن باوجود اس دلچسپی کے جو ہرڈر کو مشرقی لٹریچر سے تھی اس کے اپنے اشعار اور دیگر تصانیف پر مشرقی لٹریچر کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا علیٰ ہذا القیاس گوئٹے کا دوسرا معاصر شلر بھی جو مشرقی تحریک کے آغاز سے پہلے ہی مر چکا تھا مشرقی اثرات سے آزاد ہے۔ گو اس بات کو فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ اس کے ڈراما "توران دخت" کا پلاٹ مولانا نظامی کے افسانہ دختر پادشاہ اقلیم چہارم (ہفت پیکر) سے لیا گیا ہے جس کا آغاز مولانا نے اس شعر سے کیا ہے ؎

"گفت کز جملۂ ولائتِ روس

بود شہرے بہ نیکوئی چو عروس"

۱۸۱۲ء میں فان ہیمر نے خواجہ حافظ کے دیوان کا پورا ترجمہ شائع کیا
اور اسی ترجمے کی اشاعت سے جرمن ادبیات میں مشرقی تحریک کا آغاز ہوا۔ گوئٹے
کی عمر اس وقت ۵۶ سال کی تھی اور یہ وہ زمانہ تھا جب کہ جرمن قوم کا انحطاط
ہر پہلو سے انتہا تک پہنچ چکا تھا۔ ملک کی سیاسی تحریکوں میں عملی حصہ لینے کیلئے
گوئٹے کی فطرت موزوں نہ تھی اور یورپ کی عام ہنگامہ آرائیوں سے بیزار
ہو کر اس کی بے تاب اور بلند پرواز روح نے مشرقی فضا کے امن و سکون
میں اپنے لئے ایک نشیمن تلاش کر لیا۔ حافظ کے ترنم نے اس کے تخیلات
میں ایک ہیجانِ عظیم برپا کر دیا جس نے آخر کار "مغربی دیوان" کی ایک پائدار
اور مستقل صورت اختیار کر لی۔ مگر فان ہیمر کا ترجمہ گوئٹے کے لئے محض ایک
محرک ہی نہ تھا بلکہ اس کے عجیب و غریب تخیلات کا ماخذ بھی تھا بعض بعض جگہ

دیتا ہے۔ اسلامی تاریخ کے بعض واقعات بھی اس نے خوب نظم کئے ہیں۔ مثلاً
محمود غزنوی کی موت۔ محمود کا حملہ سومنات۔ سلطانہ رضیہ وغیرہ۔ گوئٹے کے بعد
مشرقی رنگ کا سب سے زیادہ مقبول شاعر بوڈن شاٹ ہے جس نے اپنی نظموں کو
مرزا شفیع کے فرضی نام سے شائع کیا۔ یہ چھوٹا سا مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ تھوڑی ہی
مدت میں ۱۴۰ دفعہ شائع ہوا۔ اس شاعر نے عجمی روح کو اس خوبی سے جذب کیا ہے کہ
جرمنی میں مرزا شفیع کے اشعار کو لوگ دیر تک فارسی نظم کا ترجمہ تصور کرتے رہے۔
بوڈن شاٹ نے امیر معزی اور انوری سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اس سلسلے میں میں نے گوئٹے کے مشہور معاصر ہائنا کا ذکر ارادۃً نہیں کیا۔ اگرچہ
اس کے مجموعۂ اشعار موسوم بہ "اشعار تازہ" میں عجمی اثر نمایاں ہے اور محمود و فردوسی کے
قصے کو بھی اس نے نہایت خوبی سے نظم کیا ہے تاہم بحیثیت مجموعی مشرقی تحریک سے
اس کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی رائے میں گوئٹے کے "مغربی دیوان" کے سوائے
جرمن شعرا کا مشرقی کلام کوئی بڑی وقعت نہیں رکھتا۔ لیکن عجمی جادو کی گرفت سے

جرمنی کے اس آزادہ رو شاعر کا دل بھی بچ نہ سکا۔ چنانچہ ایک مقام پر اپنے آپ کو عالمِ خیال میں ایک ایرانی شاعر تصور کرتے ہوئے جس کو جرمنی میں جلاوطن کر دیا گیا ہو لکھتا ہے :۔

"اے فردوسی! اے جامی! اے سعدی! تمہارا بھائی زندانِ غم میں اسیر شیراز کے پھولوں کے لئے تڑپ رہا ہے"

کم درجے کے شعرا میں خواجہ حافظ کا مقلد ڈومر، ہرمن سٹال، لوشکے سٹائی گلیٹز، رنٹ ہولڈ اور فان شاک بھی قابلِ ذکر ہیں۔ مؤخر الذکر علمی دنیا میں اونچا پایہ رکھتا تھا اس کی نظمیں قصۂ انصاف محمود غزنوی اور قصۂ ہاروت و ماروت مشہور ہیں اور بحیثیت مجموعی اس کے کلام میں عمر خیام کا اثر زیادہ نمایاں ہے لیکن مشرقی تحریک کی پوری تاریخ لکھنے اور جرمن اور ایرانی شعرا کا تفصیلی مقابلہ کر کے عجمی اثرات کی صحیح وسعت معلوم کرنے کے لئے ایک طویل مطالعہ کی ضرورت ہے جس کیلئے نہ وقت میسر ہے نہ سامان۔ ممکن ہے کہ یہ مختصر سا خاکہ کسی نوجوان کے دل میں

تحقیق و تدقیق کا جوش پیدا کردے۔

"پیامِ مشرق" کے متعلق جو "مغربی دیوان" سے سو سال بعد لکھا گیا ہے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خود اندازہ کر لیں گے کہ اس کا مدعا زیادہ تر ان اخلاقی مذہبی اور ملی حقائق کو پیشِ نظر لانا ہے جن کا تعلق افراد و اقوام کی باطنی تربیت سے ہے۔ اس سے سو سال پیشتر کی جرمنی اور مشرق کی موجودہ حالت میں کچھ نہ کچھ مماثلت ضرور ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اقوامِ عالم کا باطنی اضطراب جسکی اہمیت کا صحیح اندازہ ہم محض اس لئے نہیں لگا سکتے کہ خود اس اضطراب سے متاثر ہیں ایک بہت بڑے روحانی اور تمدنی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ یورپ کی جنگِ عظیم ایک قیامت تھی جس نے پرانی دنیا کے نظام کو قریباً ہر پہلو سے فنا کر دیا ہے اور اب تہذیب و تمدن کی خاکستر سے فطرت زندگی کی گہرائیوں میں ایک نیا آدم اور اس کے رہنے کے لئے ایک نئی دنیا تعمیر کر رہی ہے جس کا ایک دھندلا سا خاکہ ہمیں حکیم آئن سٹائن اور برگساں کی تصانیف میں ملتا ہے۔ یورپ نے

اپنے علمی اخلاقی اور اقتصادی نصب العین کے خوفناک نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے ہیں اور سائنرینٹی (سابق وزیر اعظم اطالیہ) سے "انحطاطِ فرنگ" کی دلخراش داستان بھی سن لی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کے نکتہ رس مگر قدامت پرست مدبرین اس حیرت انگیز انقلاب کا صحیح اندازہ نہیں کر سکے جو انسانی ضمیر میں اس وقت واقع ہو رہا ہے خالص ادبی اعتبار سے دیکھیں تو جنگ عظیم کی کوفت کے بعد یورپ کے قوائے حیات کا اضمحلال ایک صحیح اور پختہ ادبی نصب العین کی نشوونما کے لئے ناسازگار ہے۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ اقوام کی طبائع پر وہ فرسودہ سست رگ اور زندگی کی دشواریوں سے گریز کرنے والی عجمیت غالب نہ آجائے جو جذباتِ قلب کو افکارِ دماغ سے متمیز نہیں کر سکتی۔ البتہ امریکہ مغربی تہذیب کے عناصر میں ایک صحیح عنصر معلوم ہوتا ہے اور اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ ملک قدیم روایات کی زنجیروں سے آزاد ہے اور اس کا اجتماعی وجدان نئے اثرات و افکار کو آسانی سے قبول کر سکتا ہے۔

مشرق اور بالخصوص اسلامی مشرق نے صدیوں کی مسلسل نیند کے بعد آنکھ کھولی ہے مگر اقوامِ مشرق کو یہ محسوس کر لینا چاہیے کہ زندگی اپنے حوالی میں کسی قسم کا انقلاب پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ پہلے اس کی اندرونی گہرائیوں میں انقلاب نہ ہو اور کوئی نئی دنیا خارجی وجود اختیار نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کا وجود پہلے انسانوں کے ضمیر میں متشکل نہ ہو۔ فطرت کا یہ اٹل قانون جس کو قرآن نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ کے سادہ اور بلیغ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ زندگی کے فردی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہے اور میں نے اپنی فارسی تصانیف میں اسی صداقت کو مدنظر رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس وقت دنیا میں اور بالخصوص ممالک مشرق میں ہر ایسی کوشش جس کا مقصد افراد و اقوام کی نگاہ کو جغرافی حدود سے بالاتر کر کے ان میں ایک صحیح اور قوی انسانی سیرت کی تجدید یا تولید ہو، قابلِ احترام ہے۔ اسی بنا پر میں نے ان چند اوراق کو اعلیٰ حضرت فرمانروائے افغانستان کے نام نامی سے منسوب کیا ہے

کہ وہ اپنی فطری ذہانت و فطانت سے اس نکتے سے بخوبی آگاہ معلوم ہوتے
ہیں۔ اور افغانوں کی تربیت انہیں خاص طور پر مدِ نظر ہے۔ اس عظیم الشان کام
میں خدا تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔

آخر میں مَیں اپنے دوست چودھری محمد حسین صاحب ایم اے کا سپاس گزار ہوں
کہ اُنھوں نے پیامِ مشرق کے مسودات کو اشاعت کے لئے مُرتّب کیا اگر وہ
یہ زحمت گوارا نہ کرتے تو غالباً اس مجموعے کی اشاعت میں بہت تعویق ہوتی۔

اقبال

عشق نامہ تیمور نامہ حکمت نامہ وغیرہ۔ باوجود ان سب باتوں کے گوئٹے کسی فارسی شاعر
کا مقلد نہیں۔ اور اس کی شاعرانہ فطرت قطعاً آزاد ہے۔ مشرق کے لالہ زاروں میں اسکی
نواپیرائی محض عارضی ہے۔ وہ اپنی مغربیت کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیتا اور اسکی نگاہ صرف
انہیں مشرقی حقائق پر پڑتی ہے جن کو اس کی مغربی فطرت جذب کرسکتی ہے۔ عجمی
تصوف سے اسے مطلق دلچسپی نہ تھی۔ اور گو اسے یہ بات معلوم تھی کہ مشرق میں خواجہ حافظ
کے اشعار کی تفسیر تصوف کے نقطۂ نگاہ سے کی جاتی ہے وہ خود تغزل محض کا دلدادہ
تھا اور کلام حافظ کی صوفی تعبیر سے اسے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ مولینا روم کے
فلسفیانہ حقایق و معارف اس کے نزدیک مبہم تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس نے
رومی کے کلام پر غائر نگاہ نہیں ڈالی کیونکہ جو شخص سپنوزا (ہالینڈ کا ایک فلسفی
جو مسئلہ وحدت الوجود کا قائل تھا) کا مداح ہو اور جس نے برونو (اٹلی کا ایک وجودی
فلسفی) کی حمایت میں قلم اٹھایا ہو اس سے ممکن نہیں کہ رومی کا معترف نہ ہو۔

غرضکہ مغربی جولانیوں کی وساطت سے گوئٹے نے جرمن ادبیات میں عجمی روح

پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بعد کے شعرا پلاٹن، روکرٹ اور بوڈن سٹاٹ نے اس
مشرقی تحریک کو جس کا آغاز گوئٹے کے دیوان سے ہوا تکمیل تک پہنچایا۔ پلاٹن نے
ادبی اغراض کے لئے فارسی زبان سیکھی قافیہ ردیف بلکہ ایرانی عروض کے قواعد
کی پابندی سے غزلیں لکھیں، رباعیاں لکھیں اور نپولین پر ایک قصیدہ بھی لکھا۔ گوئٹے
کی طرح فارسی استعارات شلاً "عروسِ گل"، "زلفِ مشکیں"، "لالہ عذار" کو بھی
بے تکلف استعمال کرتا ہے اور تغزلِ محض کا دلدادہ ہے۔ روکرٹ عربی۔ فارسی
سنسکرت تینوں مشرقی زبانوں کا ماہر تھا اس کی نگاہ میں فلسفہ رومی کی بڑی وقعت
تھی اور اس کی "غزلیات" زیادہ تر مولانا روم ہی کی تقلید میں لکھی گئی ہیں چونکہ السنۂ شرقیہ
کا عالم تھا اس لئے اس کی مشرقی نظم کے مواخذ بھی وسیع تر تھے۔ مخزن الاسرار نظامی
بہارستانِ جامی۔ کلیاتِ امیر خسرو۔ گلستانِ سعدی۔ مناقب العارفین۔ عیارِ دانش
منطق الطیر۔ ہفت قلزم وغیرہ جہاں جہاں سے حکمت کے موتی ملتے ہیں رول لیتا
ہے بلکہ اسلام سے پہلے کی ایرانی روایات و حکایات سے بھی اپنے کلام کو زینت

اِس کی نظم خواجہ کے اشعار کا آزاد ترجمہ معلوم ہوتی ہے اور بعض جگہ اُس کی قوتِ تخیل کسی خاص مصرع کے اثر سے ایک نئی شاہراہ پر پڑ کر زندگی کے نہائت دقیق اور گہرے مسائل پر روشنی ڈالتی ہے۔ گوئٹے کا مشہور سوانح نگار بیل سوشکی لکھتا ہے:-

"بلبلِ شیراز کی نغمہ پردازیوں میں گوئٹے کو اپنی ہی تصویر نظر آتی تھی۔ اس کو کبھی کبھی یہ احساس بھی ہوتا تھا۔ کہ شاید میری روح ہی حافظ کے پیکر میں رہ کر مشرق کی سرزمین میں زندگی بسر کر چکی ہے۔ وہی زمینی مسرت وہی آسمانی محبت" وہی سادگی، وہی عمق، وہی جوش و حرارت، وہی وسعتِ مشرب وہی کشادہ دلی اور وہی قیود و رسوم سے آزادی! غرضکہ ہر بات میں ہم اُسے حافظ کا مثیل پاتے ہیں جس طرح حافظ لسان الغیب و ترجمانِ اسرار ہے اسی طرح گوئٹے بھی ہے اور جس طرح حافظ کے بظاہر سادہ الفاظ میں ایک جہانِ معنی آباد ہے اسی طرح گوئٹے کے بیساختہ پن میں بھی حقائق و اسرار جلوہ افروز ہیں۔ دونوں نے

امیر و غریب سے خراج تحسین وصول کیا۔ دونوں نے اپنے اپنے وقت کے عظیم الشان فاتحوں کو اپنی شخصیت سے متاثر کیا (یعنی حافظ نے تیمور[1] کو اور گوئٹے نے نپولین کو) اور دونوں عام تباہی اور بربادی کے زمانے میں طبیعت کے اندرونی اطمینان و سکون کو محفوظ رکھ کر اپنی قدیم ترنم ریزی جاری رکھنے میں کامیاب رہے۔"

خواجہ حافظ کے علاوہ گوئٹے اپنے تخیلات میں شیخ عطار، سعدی، فردوسی اور عام اسلامی لٹریچر کا بھی ممنونِ احسان ہے۔ ایک آدھ جگہ ردیف و قافیہ کی قید سے غزل بھی لکھی ہے۔ اپنی زبان میں فارسی استعارات بھی (مثلاً "گوہرِ اشعار"۔ "تیرِ مژگاں" "زلفِ گرہ گیر") بے تکلف استعمال کرتا ہے بلکہ فارسیت کے جوش میں امرد پرستی کی طرف اشارات کرنے سے بھی احتراز نہیں کرتا۔ دیوان کے مختلف حصوں کے نام بھی فارسی ہیں۔ مثلاً مغنی نامہ، ساقی نامہ

[1] خواجہ حافظ اور تیمور کی ملاقات کی روائت صحیح نہیں معلوم ہوتی کیونکہ خواجہ کا انتقال تیموری فتح شیراز سے پہلے ہو چکا تھا۔

فہرست مطالب

شمار	نظم	صفحہ	شمار	نظم	صفحہ
۱	دیباچہ	۱ تا ن	۱۹	کبر و ناز	۱۲۰
۲	پیش کش	۱ تا ۸	۲۰	لالہ	۱۲۱
۳	لالۂ طور	۱۱ تا ۹۴	۲۱	حکمت و شعر	۱۲۲
	(رباعیات)		۲۲	کرمکِ شب تاب	۱۲۲
	افکار		۲۳	حقیقت	۱۲۵
۴	گل نخستیں	۹۵	۲۴	حُدی	۱۲۵
۵	دعا	۹۶	۲۵	قطرۂ آب	۱۳۰
۶	ہلالِ عید	״	۲۶	محاورہ مین خدا و انسان	۱۳۲
۷	تسخیرِ فطرت	۹۷	۲۷	ساقی نامہ	۱۳۳
۸	بوئے گل	۱۰۱	۲۸	شاہین و ماہی	۱۳۵
۹	نوائے وقت	۱۰۲	۲۹	کرمکِ شب تاب	۱۳۶
۱۰	فصلِ بہار	۱۰۴	۳۰	تنہائی	۱۳۶
۱۱	حیاتِ جاوید	۱۰۸	۳۱	شبنم	۱۳۸
۱۲	افکارِ انجم	۱۰۹	۳۲	عشق	۱۴۲
۱۳	زندگی	۱۱۰	۳۳	اگر خواہی حیات اندر خطرزی	۱۴۳
۱۴	محاورہ علم و عشق	۱۱۱	۳۴	جہانِ عمل	۱۴۴
۱۵	سرودِ انجم	۱۱۲	۳۵	زندگی	۱۴۵
۱۶	نسیمِ صبح	۱۱۶	۳۶	حکمتِ فرنگ	۱۴۶
۱۷	پند باز با بچۂ خویش	۱۱۷	۳۷	حور و شاعر	۱۴۷
۱۸	کرمِ کتابی	۱۱۹	۳۸	زندگی و عمل	۱۵۰

مطبوعہ مطبع [illegible] حیدرآباد دکن

شمار	نظم	صفحہ	شمار	نظم	صفحہ
۳۹	الملکُ للہ	۱۵۰	۵۹	فلسفہ و سیاست	۲۳۵
۴۰	جوئے آب	۱۵۱	۶۰	صحبتِ رفتگاں	۲۳۶
۴۱	نامۂ عالمگیرؒ	۱۵۳	۶۱	نیٹشا	۲۳۸
۴۲	بہشت	۱۵۴	۶۲	حکیم آئن سٹائن	۲۳۹
۴۳	کشمیر	۱۵۵	۶۳	بائرن	۲۴۰
۴۴	عشق	۱۵۶	۶۴	نیٹشا	۲۴۱
۴۵	بندگی	۱۵۷	۶۵	جلال و ہیگل	۲۴۲
۴۶	غلامی	〃	۶۶	پیٹونی	۲۴۳
۴۷	چیستانِ شمشیر	۱۵۸	۶۷	محاورہ مابین حکیم فرنسوی آگسٹس کومٹ و مرد مزدور	۲۴۴
۴۸	جمہوریت	〃	۶۸	ہیگل	۲۴۵
۴۹	بہ مبلغ اسلام در فرنگستان	۱۵۹	۶۹	جلال و گوئٹے	۲۴۶
۵۰	غنی کشمیری	۱۶۰	۷۰	پیغام برگساں	۲۴۷
۵۱	خطاب بہ مصطفےٰ کمال پاشا	۱۶۱	۷۱	میخانۂ فرنگ	۲۴۸
۵۲	طیّارہ	۱۶۲	۷۲	موسیولینن و قیصر ولیم	۲۴۹
۵۳	عشق	۱۶۳	۷۳	حکما	۲۵۱
۵۴	تہذیب	۱۶۴	۷۴	شعرا	۲۵۲
۵۵	مے باقی (غزلیات)	۱۶۷ تا ۲۲۲	۷۵	خراباتِ فرنگ	۲۵۳
			۷۶	خطاب بہ انگلستان	۲۵۴
	نقش فرنگ		۷۷	قسمت نامۂ سرمایہ دار و مزدور	۲۵۵
۵۶	پیام	۲۲۵	۷۸	نوائے مزدور	۲۵۷
۵۷	جمعیت الاقوام	۲۳۳	۷۹	آزادیٔ بحر	۲۵۸
۵۸	شوپن ہار و نیٹشلر	۲۳۴	۸۰	خردہ	۲۵۹ تا ۲۶۴
				فرہنگ	۲۶۵ تا ۲۷۰

پیشکش

بحضور اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خان

فرمان روائے دولتِ مستقلہ افغانستان

خلد اللہ ملکہ و اجلالہ

اے امیرِ کامگار اے شہریار　　نوجوان و مثلِ پیران پختہ کار

چشمِ تو از پردگی ہا محرم است　　دل میانِ سینہ ات جامِ جم است

عزمِ تو پایندہ چون کہسارِ تو　　حزمِ تو آسان کند دشوارِ تو

ہمتِ تو چون خیالِ من بلند　　ملتِ صد پارہ را شیرازہ بند

ہدیہ از شاہنشہاں داری بسے   لعل و یاقوت گراں داری بسے

اے امیر، ابنِ امیر، ابنِ امیر

ہدیۂ از بینوائے ہم پذیر!

تا مرا رمزِ حیات آموختند   آتشے در پیکرم افروختند

یک نوائے سینہ تاب آوردہ ام   عشق را عہدِ شباب آوردہ ام

پیرِ مغرب شاعرِ المانوی (۱)   آں قتیلِ شیوہ ہائے پہلوی

بست نقشِ شاہدانِ شوخ و شنگ   داد مشرق را سلامے از فرنگ

در جوابش گفتہ ام پیغامِ شرق   ماہ تابے ریختم بر شامِ شرق

تا شناسائے خودم خود بیں نیم   با تو گویم او کہ بود و من کیم

او ز افرنگی جواناں مثلِ برق   شعلۂ من از دمِ پیرانِ شرق

او چمن زادے چمن پروردۂ   من دمیدم از زمینِ مُردۂ

او چو بلبل در چمن فردوسِ گوش   من بصحرا چوں جرس گرمِ خروش

(۱) شاعر المانوی گوئٹے

ہر دو دانائے ضمیرِ کائنات
ہر دو پیغامِ حیات اندر ممات

ہر دو خنجر صبح خند آئینہ فام
او برہنہ من ہنوز اندر نیام

ہر دو گوہر ارجمند و تاب دار
زادۂ دریائے ناپیدا کنار

او ز شوخی در تہِ قلزم تپید
تا گریبانِ صدف را بر درید

من بآغوشِ صدف تابم ہنوز
در ضمیرِ بحر نایابم ہنوز

آشنائے من ز من بیگانہ رفت
از خمستانم تہی پیمانہ رفت

من شکوہِ خسروی او را دہم
تختِ کسرےٰ زیرِ پائے او نہم

او حدیثِ دلبری خواہد ز من
رنگ و آبِ شاعری خواہد ز من

کم نظر بیتابیٔ جانم ندید
آشکارم دید و پنہانم ندید

فطرتِ من عشق را در بر گرفت
صحبتِ خاشاک و آتش در گرفت

حق رموزِ ملک و دیں بر من کشود
نقشِ غیر از پردۂ چشمم ربود

برگِ گل رنگیں ز مضمونِ من است
مصرعِ من قطرۂ خونِ من است

تا نه پنداری سخن دیوانگیست   در کمالِ این جنون فرزانگیست

از هنر سرمایه دارم کرده اند   در دیارِ هند خوارم کرده اند

لاله و گل از نوایم بی نصیب   طائرم در گلستانِ خود غریب!

بسکه گردون سفله و دون پرور است

وای بر مردی که صاحب جوهر است

دیدهٔ ای خسروِ کیوان جناب   آفتابِ ما توارت بالحجاب

ابطحی در دشتِ خویش از راه رفت   از دمِ او سوزِ الا الله رفت

مصریان افتاده در گردابِ نیل   سست رگ تورانیانِ ژنده پیل

آلِ عثمان در شکنجِ روزگار   مشرق و مغرب ز خونش لاله زار

عشق را آئینِ سلمانی نماند   خاکِ ایران ماند و ایرانی نماند

سوز و سازِ زندگی رفت از گلش   آن کهن آتش فسرد اندر دلش

مسلمِ هندی شکم را بنده ای   خود فروشی دل ز دین بر کنده ای

در مسلماں شانِ محبوبی نماند

خالدؓ و فاروقؓ و ایوبیؒ نماند

ای ترا فطرت ضمیرِ پاک داد — از غمِ دیں سینۂ صدچاک داد

تازه کن آئینِ صدیقؓ و عمرؓ — چوں صبا بر لالۂ صحرا گذر

ملّتِ آوارۂ کوه و دمن — در رگِ او خونِ شیراں موجزن

زیرک و روئیں تن و روشن جبیں — چشمِ او چوں جرّه بازاں تیزبیں

قسمتِ خود از جہاں نایافته — کوکبِ تقدیرِ او ناتافته

در قہستاں خلوتے ورزیدۂ — رستخیزِ زندگی نادیدۂ

جانِ تو بر محنتِ پیہم صبور — کوش در تہذیبِ افغانِ غیور

تا ز صدیقانِ ایں امّت شوی

بہرِ دیں سرمایۂ قوّت شوی

زندگی جہد است و استحقاق نیست — جز بعلمِ انفس و آفاق نیست

گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر

سیدِ کُل، صاحبِ امّ الکتاب پردگیہا بر ضمیرش بیحجاب

گرچہ عینِ ذات را بے پردہ دید رَبِّ زِدْنِیْ از زبانِ او چکید

علمِ اشیا علّم الاسماستے ہم عصا و ہم یدِ بیضاستے

علمِ اشیا داد مغرب را فروغ حکمتِ او ماست می بندد ز دوغ

جانِ ما را لذّتِ احساس نیست خاکِ رہ جز ریزۂ الماس نیست

علم و دولت نظمِ کارِ ملت است علم و دولت اعتبارِ ملت است

آں یکے از سینۂ احرار گیر واں دگر از سینۂ کہسار گیر

دشنہ زن در پیکرِ ایں کائنات در شکم دارد گہر چوں سومنات

لعلِ ناب اندر بدخشانِ تو ہست

برقِ سینا در قہستانِ تو ہست

کشورِ محکم اساسے بایدت؟ دیدۂ مردم شناسے بایدت

اے بسا آدم کہ ابلیسی کند — اے بسا شیطاں کہ ادریسی کند

رنگِ او نیرنگ و بودِ او نمود — اندرونِ او چو داغِ لالہ دود

پاکباز و کعبتینِ او دغل — ریمن و غدر و نفاق اندر بغل

در نگر اے خسروِ صاحب نظر — نیست ہر سنگے کہ می تابد گہر

مرشدِ رومی حکیمِ پاک زاد — سرِّ مرگ و زندگی بر ما کشاد

"ہر ہلاکِ امتِ پیشیں کہ بود
زانکہ بر جندل گماں بردند عود" (رومی)

سروری در دینِ ما خدمت گری است — عدلِ فاروقی و فقرِ حیدری است۔

در ہجومِ کارہائے ملک و دیں — با دلِ خود یک نفس خلوت گزیں

ہر کہ یک دم در کمینِ خود نشست — ہیچ نخچیر از کمندِ او نجست

در قبائے خسروی درویش زی — دیدہ بیدار و خدا اندیش زی

قایدِ ملت شہنشاہِ مراد — تیغ او را برق و تندر خانہ زاد

هم فقیرے هم شهٔ گردوں فرے ‏ ‏ ‏ ‏ اردشیرے با روانِ بوذرے

غرق بودش در زره بالا و دوش ‏ ‏ ‏ ‏ در میانِ سینه دل موئینه پوش

آں مسلماناں که میری کرده اند ‏ ‏ ‏ ‏ در شهنشاهی فقیری کرده اند

در امارت فقر را افزوده اند ‏ ‏ ‏ ‏ مثلِ سلمانؓ در مدائن بوده اند

حکمرانے بود و سامانے نداشت ‏ ‏ ‏ ‏ دستِ او جز تیغ و قرآنے نداشت

هر که عشقِ مصطفیٰ سامانِ اوست ‏ ‏ ‏ ‏ بحر و بر در گوشهٔ دامانِ اوست

سوزِ صدیقؓ و علیؓ از حق طلب ‏ ‏ ‏ ‏ ذرهٔ عشقِ نبیؐ از حق طلب

زانکه ملت را حیات از عشقِ اوست ‏ ‏ ‏ ‏ [illegible] عشقِ اوست

جلوهٔ بے پردهٔ [illegible] نمو ‏ ‏ ‏ ‏ [illegible] که بود اندر وجود

روح را جز عشقِ [illegible] نیست ‏ ‏ ‏ ‏ [illegible] روزیست کورا شام نیست

[illegible]

اقبال

لالۂ طور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لالۂ طور

شہید ناز او بزم وجود است
نیاز اندر نہاد ہست و بود است
نمی بینی کہ از مہر فلک تاب
بہ سیمای سحر داغ سجود است

۳

دل من روشن از سوز درون است
جهان بین چشم من از اشک خون است
ز رمز زندگی بیگانه تر باد
کسی کو عشق را گوید جنون است

۴

به بازان پر و فر زرین دهد عشق
به زاغان نغمهٔ داود آیین دهد عشق
شعاع مهر او قلزم شکاف است
به ماهی دیدهٔ ره بین دهد عشق

۴

[illegible] عشق

[illegible] عشق

[illegible] را

[illegible] عشق

۵

[illegible] عشق

[illegible] عشق

[illegible]

بی پیرهن از محبت یار او دار است
با پیرهن محبت سازگار است
بر رویی لاله با داغ جگر تاب
با لعل یار دختیال بی شمار است

در گلشن ز ریحان سنبل بوییم
تا چهره خوبی نوا ز سر آهو بوییم

۸

جهان مشت گل و دل حاصل اوست
همین یک قطره خون مشکل اوست
نگاه ما دو بین افتاد ورنه
جهان هر کسی اندر دل اوست

۹

سحر می گفت بلبل باغبان را
درین گل جز نهال غم نگیرد
به پیری می رسد خار بیابان
ولی گل چون جوان گردد بمیرد

۱۰

جوانان که نابود واست غوریش

ز ما اندر آن در اندیشه پیوش

بدین آگهی آمدن و آج و شتریش

ز ما تا بخت زاروش

۱۱

بر آتش عشق اسباب آرم

سر آید بر آتش و آرم

حدیث عشق

بجز آن

ببین آنکه بام و فلک را عنان از چه

بجز از جهان را از چه

کسی از روی حقیقت سر ره بند

بیابان را گر و کسر را از چه

دلا تا در این در پر و از بنا

بگیر و در پیچ ره دور و اندر بنا

بجز خوار این جوز آتش سوز

که او را در آتش بسوز بنا

۱۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵

[illegible] ساخت

[illegible] ساخت

[illegible] دارد

[illegible] ساخت

۱۶

بیزدان و زرتشت پیمان کنیم
فروغ ز دل تابناک [illegible]
و آیین [illegible] آوریم
به آزادی [illegible]

۱۷

[illegible] اختری
[illegible]
من از [illegible]
به [illegible] آزادی [illegible]

۱۸

تهی از های و هوی میخانه بودی
گل ما از شرر بیگانه بودی
نبودی عشق و این هنگامهٔ عشق
اگر دل چون خرد فرزانه بودی

۱۹

ترا ای تازه پرواز آفریدند
سراپا لذت بال آزمائی
قفس ما را گران پروا ندارد
تو از ذوق پریدن پر کشائی

۲۰

چه لذتیست ای یار بهشت وجود است
دل را مراد داریم پیش نمود است
تنگاه قدریست تاج راحت عیش
بنشینیم از ذوق وجود است

۲۱

شنیدم مرد دانا پیر روانی گفت
دمی از بندگی تا نیم شب
ببالای تن عکس نیست مرا
کیمیا سعادت ای یار نیم شب

۳۲

سلطانان مرا رنج است و درد دل

گر دوشین از رجان جیب بتنگ است

بنشین که ار ابر آزاد نیاورال

گر اینجا بسی نه از این ابنگ است

۳۳

بیوقتی ماه پیدا پیدا ایمان دان

از چنگ کرای که ولی دل ای جان

با ما نه آن ز ده اله نه سی

کر جای ای ای ره دل ای دل

۲۴

[illegible] پریشانی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۶

[illegible]

[illegible] از این [illegible]

[illegible] که این [illegible]

[illegible] داری [illegible]

۳۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۸

ته از ته بیشتر بیگانه ایرو
من آن آسیمه طیرم نایی ندارم
بیا زارم جو دیگر تنهایم
چو گلجو نشیمه جایی ندارم

۲۹

زیاران یکی یاری سیه جو ستم
اگر جانب بپیشه جستی بیت
نبا نیمه از انچه بستت اندر دل گل
بیا رسن طاعت سر ببر که او بنیت

۴۰

بدل از وعظ بود و عس سر شمع
فزون از زیب جهان کیف و سر شمع
نعوذی ایمن از پیش بیست جعد پیش
چه ابر از این سیم معمار سر شمع

۴۱

ز مرغان چمن ناآشناییم
بشاخ آشیان بی‌نوا ساییم
اگر نازک‌دل از سنگ گرانیم
که جفت نغمه تار و از نواییم

۴۲

بجهان یار ب چو بیش کس همتا دارد

بهر درمانست کسی پا بیه بیماری

آتش دل را بنشاند ببر دارو داری

دل از دل جان جان بیگانه بیماری

۴۳

سکندر با خضر بیش بیشتر گفت

تنی سنی سوز و ساز بی و ببه تنیع

لوای یکی از آن اعو صنیی

انداز بسی و ز ده زنیع

۳۴

سر کعبه و کلیسا جمع خانه‌ای
کلیسا و بتستان و حرم خانه‌ای
وین بس من ناله جرس و صلیب است
بتخانه آنکه دل خانه‌ای

۳۵

گر دوست نگاه کند تو نیاید
دل صد پاره و نیاید باید
زاین بیرون سرا آرد آمد
کز آتش تو و دل الا ازل

۳۶

دادم نقشهای تازه ریزید
یک صورت تو از آنها یکس نیست
آرام تو از تو تصویر دو کس است
بجای تو شد از آنها یکس نیست

۳۷

یک ذوق نغمه ام در جان تا تن آرد
وابسته نغمه در محفل تو بیش
یک ذوق آیم در خلوت آمیزم
بیال از نغمه اندر دل تو بیش

٣٨

چه می پرسی میان سینه دل چیست
خرد چون سوز پیدا کرد دل شد
دل از ذوق تپش دل بود لیکن
چو یک دم از تپش افتاد گل شد

٣٩

خرد گفت او بچشم اندر نگنجد
نگاه شوق در امید و بیم است
نمی گردد کهن افسانهٔ طور
که در هر دل تمنای کلیم است

۲۰

کنشت و مسجد و بتخانه و دیر
جز این بیشتی که می‌بینی سرا بگردی
بحکم غیب است تو آن جز بدان راست
تو ای غافل دلی پیدا نگردی

۲۱

نه پیچم سر درین سبا انداول
نه بشناس وان آن ازادوار فرسم
چو یابم صبح آن گردید مرا خیز
گلان آب و دانه داده ار فرسم

۴۳

بخود بازآ و در دل نه سر دین را
شبی تا که من در جام سر کردم
من این سر چون مغان دوراندیش
بپیچیم مست ساقی وا سپردم

۴۴

سفالی را بیکی او جام جم است
درون قطره ای شیشه پیداست
خدا را سر تیغی تیغ جنبیست
حبیب عشق دیدار است

۶۴

خود زنجی ما هر و زود و دوست
بر شیان زبان چشم پر تو پست
[illegible] بستیم پیشه ور
پیشان زاده زنار عیشست

۶۵

خود ماند [illegible] سر بر سر نیز ماند
زنجیر گران از جان نیست
طلا بر سر جز بنده
[illegible] نهنگ وقفه [illegible]

۴۶

گلہائے جلوہ رنگ ترقی ابر سیہ کہار
کہ جان نواز نغمہ زنا کے بہشت
وہم دراز جیب بہار آرزو زنان
کاہم دراز تشنگی کہ دیدہ بہشت

۴۷

بکو جیسے عمل ز ار من پائے
مرا پیش پیر نوری نہادند
ولے از دو تب تا پاکیان ہیں
بہ ہری ذوق آہوی نہادند

۳۸

بیا که عمر ... وقت ... بنیاد است
نصیب ... کن ... قرار ... یابی
عمل برای نصیب از ... بین
که ... نصیب ... یابی

۳۹

خوش ... روز و ... بیابانیت
نگاه ... دیدار دارم
... زبان ... اندیشه ... شوق
... سخن ... درمان ... آرام

[illegible]

۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۲

[illegible]

[illegible] است

دل از [illegible]

[illegible] است

۵۳

[illegible]

[illegible] است

[illegible]

[illegible] است

۵۴

من از بود و نبود خود خموشم
اگر گویم که هستم خود پرستم
ولیکن این لب ساز و دست
سینه ی آگاه

۵۵

زمین باش تا عمر گیتی بسال
چه سود از شنوزه لاله سندی
که ای آگاه ای آتش تو
برفروزی

۵۶

زخوبی و نشست لولیان شمایم
عیاری پس کرده ز سود و زیان را
دریغا عمر بس شیرین تر است نیست
بپیچید بی سیم بی پایان را

۵۷

دلا ای شیخ صومعه پذیرانی
به جان عشق را ای بیخبر مست
گناه و نام و ننگ پیران ندارد
ندارد اسلم ز کافر مست

۵۸

چو یابی از تو بیگانه برگی سر از آب
بیان صبر که مکتب در آید درو
به پیری سخنوران را پیش زبان آری
که پیش از نغمه خاطر بگیرد

۵۹

سخن که دانشوران در پیچ و تابی
خود را فرض این معنی محال است
بیان را دانشی خاطر سخن زنده دل
گردد ز دانشی زوالان جمال است

۶۰

میارا بزم بر ساحل که آنجا
نوای زندگانی نرم خیز است
بدریا غلط و با موجش درآویز
حیات جاودان اندر ستیز است

۶۱

سراپا معنی سربسته‌ام من
نگاه حرف بافان برنتابم
بچینت از مرغزاران نقش جیبم
که من زاده‌ام در انقلابم

۶۲

مگو از مدعای زندگانی
ترا بر شیوه‌های او نگه نیست
من از ذوق سفر آن گونه مستم
که منزل پیش من جز سنگ ره نیست

۶۳

اگر کردی نگه بر پارهٔ سنگ
بفیض [illegible] گهر رنگ
[illegible] نیز دارد
[illegible]

۶۴

وفا نا آمدست بیگانه خو بود
نگارا بس ستم از او [illegible] بود
[illegible] پیدا و از آن سیمین
[illegible] آهو ز او بود

۶۵

مپرس از عشق و از نیرنگ عشق
بآهنگ نوای سر برآورد
درون سینه بیش از قطره نیست
چه دریا زبان پایان ندارد

۶۶

شکوفه غنچه نورسته و گلبن

ازین بیتابان سرا زگلبن چه غوغای

سبا بجویبار بر گل مرغ چمن را

صبا بشنیده از نوای صبحگاهی

۶۷

مرا ز وصل گل ار فسرده گرفت

نمود با چه پر و ارز پیش آراست

ببین بهشت نقش آفرین بهشت

که نقش کلک او با پیدا راست

۶۸

جهان آن ماکه پایانی ندارد
چو بازی در پی ایام غرق است
بیا بر دل ز لطف و آسمان گیتی
به ایام و در پی جام غرق است

۶۹

بهر فانی چمن بهار است نام
زبان غنچه پای لب زبانم
به پیش مرتا صبا تا سر پای
که چون خود گلال کالای ندارم

۴۰

نماید آنچه هست این وادی گل؟
درون لاله‌ها آتش بجان چیست؟
بچشم ما چمن یک موج رنگ است
که می داند پیام بلبلان چیست

۴۱

تو خورشیدی و من سیارهٔ تو
سراپا نورم از نظارهٔ تو
ز آغوشت چو دورم ناتمامم
تو قرآنی و من سیپارهٔ تو

۴۲

خیال او درون دیده تو بنشست
عشق آمد و داده جام پیاله تو بنشست
مرا صاحبدلی این نکته آموخت
زنهار چو باده تیره پیمانه تو بنشست

۴۳

دنیا همه کاذب و نیز آزار است
بی دانش بجز پروردگار است
دل را این یک دل الدار [illegible] عشق
[illegible] یار و اینم جهان کار است

۴۴

صنوبر بندهٔ آزادهٔ او
فروغ روی گل از بادهٔ او
همیشه آفتاب و ماه و انجم
پی آدم در ایستادهٔ او

۴۵

ز انجم تا به انجم صد جهان بود
خرد هر جا که پر زد آسمان بود
ولیکن چون بخود نگریستم من
کران بیکران در من نهان بود

۵۶

بپای خود مزن زنجیر تقدیر
ته این گنبد گردان رهی هست
اگر باور نداری خیز و دریاب
که چون پا وا کنی جولانگهی هست

۵۷

دل من در طلسم خود اسیر است
جهان از پرتو او تابگیر است
سپهر از صبح و شامش همرکاب
که پیش روزگار من پیر است

۴۸

نوادر سر ز جان آزرده تو
چیان در جانی و از جان بدونی
چو بینم با تو سودم بی تو بیمم
تو ایتیکون ان بی من چکونی

۴۹

نفس آشفته موج از نسیم اوست
دل ما غنچه سا از دم اوست
سیه بختی اباچون سبزه داریم
که بار آشتی ما از غم اوست

۸۰

ترا دردی که دارد سینه پیچی
بجان از تک بود آوا سر بپیچی
که از عشق بیابان سر چه رنجی
که خود ایل بابای و بود از تو بیدی

۸۱

کر اجل سر از درد پیچ و تابم
که ادنیا است تو زبر نصابم
بلا نیسان او سخنی جز نخود بینی
بلا نیسان خود سخنی جز از دنیابی

۸۴

تو اے کودک منش خود را ادب کن
مسلمان زادهٔ ترک نسب کن
برنگ احمر و خون و رگ و پوست
عرب نازد اگر ترک عرب کن

۸۵

ز افغانیم و ترک و تتاریم
چمن زادیم و از یک شاخساریم
تمیز رنگ و بو بر ما حرام است
که ما پروردهٔ یک نوبهاریم

۸۴

پنهان در سینهٔ ما عالمی هست
بخاک ما دلی و در دل غمی هست
ازان صهبا که جان ما بر افروخت
هنوز اندر سبوی ما نمی هست

۸۵

دل من ای دل من ای دل من
یم من کشتی من ساحل من
چو شبنم بر سر خاکم چکیدی
و یا چون غنچه رستی از گل من

۸۶

چه گویم یکی غنچه زشت و نکو چیست
زبان لرزد که معنی پیچدار است
بدوران از شاخ بینی خار و گل را
درون او نه گل پیدا نه خار است

۸۷

کسی کو درد پنهانی ندارد
سخن دارد ولی جانی ندارد
اگر جانا هوس داری طلب کن
بیابانیکه پایانی ندارد

۶۶

چه پرسی از کجایم چیستم من
بخود پیچیده‌ام تا زیستم من
درین دریا چو موج بیقرارم
اگر بر خود نپیچم نیستم من

۶۹

بجنبید جلوه در زیر نقابی
نگاه شوق یارا بر نتابی
دوی در جان ما پیچید [illegible]
[illegible] بیگانه بودن دیده یابی

۹۰

دل از منزل تهی کن پا به ره دار
نگه را پاک مثل مهر و مه دار
متاع عقل و دین با دیگران بخش
غم عشق از بتان افزون نگه دار

۹۱

بیا ای عشق ای رمز دل ما
بیا ای کشت ما ای حاصل ما
کهن گشتند این خاکی نهادان
دگر آدم بنا کن از گل ما

۹۲

سخن در دو عالم ز درد و غم است

مرا این ناله‌ها که در سر است

سکندر را از عیش من خبر نیست

نوای درد شکر از لبم جست

۹۲

ببین بر سر بسے خستگی سوار آمدم

نه ز ارباب سگان شهر سربار آمدم

مرا اے ہمنشین دوستی بیاید بس

چو گاوم سینه را العلم بر آرم

۹۴

کمال از بندگی خواهی بیاموز
گشادن چشم و چون غنچه دهن بستن
فرو بردن چو بالا را چو سر زیر
طلسم زیر و بالا را شکستن

۹۵

تو ای گوهر کز آدم خاک زاد است
اسیر عیب این جهان و فنا است
دلی فطرت از آن عجائب کم دارد
بنای عمر بر هیچ بنیاد است

۹۶

دل بیتاب از غم نامت به تنگ است

دل آراسته را آرزویت به تنگ است

اگر تیغ بداری که بجا هم است

اگر تیری که بر جوش آهنگ است

۹۷

بیا ای مهر باده امیراسباغ سر من

اگر دور از منی آگاه سر من

خیال تیغ تیزت در دل دیده منم

که جای نیست کنار است و دیگر من

٩٨

در گوش طاعت ز بازیچه دام است
سرپیچی از پیروی شیخ امام است
زین [illegible] معنی جان
فرمان [illegible] بالا [illegible] است

٩٩

جانان [illegible] و دل ما
جانا [illegible] منزل ما
[illegible]
جانان [illegible] دل [illegible] ما

١٠٠

چو در جنّت خو اسپیدمرا بس از مرگ
چنین این زمین و آسمان بود
تنگ با جان جسم از مردار و خیت
جهان بود آن که تصویر جهان بود

١٠١

جهان با که جز انگاره نیست
اسیر انقلاب صبح و شام است
ز سودای فضا سودای آزاد
بشو زان پیش کل تا تمام است

۱۰۲

چنان ای آفتاب آسمان گرد
بپا وری بچشم من در آئی
بچاکی وا وس وا ز خاکدان دورا
ای ترکمان سل آو بجائی

۱۰۳

[illegible]

۱۰۴

بلبل ز پی رو دل و را نازد
بر باد نشسته گل و را نازد
بنیاد رگی که در تن انسانیست
کاین در پایل و را نازد

۱۰۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٠٦

میان آب و گل خلوت گزیدم
ز افلاطون و فارابی بریدم
نکردم از کسی دریوزهٔ چشم
جهان را جز بچشم خود ندیدم

١٠٧

ز آغاز خودی کس را خبر نیست
خودی در حلقهٔ شام و سحر نیست
ز خضر این نکته نادر شنیدم
که بحر از موج خود دیرینه تر نیست

۱۰۸

والا ز حجابات ز غفلت دریاب
حقیقت دو جهانش بی حجاب است
زنگار تیره روی او دیده ولیکن
نگاه تیزبین را چراغ آفتاب است

۱۰۹

فروغ او به جز بر باغ و راغ است
گل از سایه او و گر نه باغ است
تبسم در جهان تا آینه داشت
دل زاغ او چراغ است

۱۱۰

زنهار کسی بر سر مستان غمی نیست
کز خواب اجل هیچ نشنید و نزیست
نبود پی از نغمه دوری آمد پیدا
بجان باده نیت او مخلق حیات

۱۱۱

بجان که ز خود بیزار دو سنگ آب
یکی ز آن روی حیات از آب
ز آن غم چشمم ز دیده ریختیم
گرنتم از دل آرام دریاب

۱۱۲

دل من از روان جسم و جان است
نپنداری که دل بر من گران است
چه غم آید که بی‌جهان آیم تیریم
نپندارند ضمیرم صد جهان است

۱۱۳

گل رعنا چو من در مشکل استی
گرفتار طلسم خط مستی
زبان بربسته او آغوش بگرداند
که در سینه چه آتش در دلستی

۱۱۴

مرج لالهٔ خود روشن
شاخ اندر گلال ارقبا
از آل ادوم ارغ چمن و ست
تماشای نغمه‌ای اوشنا

۱۱۵

بجهان یک نغمه از ارزنی
به بازار ارزنی
ست دلو دوبارن
ارزنی

۱۱۶

دل من بی تو آزار روی
دو وان سینه بیماری واوی
نمی آ بنشینی از من چه دوری
که من با تو نشستی وارم آنکه

۱۱۷

دو دلبر یار سوزانت اسیر است
ای بی تو جیب ما لامه امر است
[illegible]
[illegible]

۱۱۸

منجم از زر بیرون است و غلط نیست

گر از سیاه چاه پیشتاز آن قوی است

طلاست که آن ز تو بیکران است

[illegible] از آن است

۱۱۹

خیالی که [illegible] صاحب کیش نیست

شهر [illegible] سوخت دوده [illegible] نیست

[illegible]

۱۲۰

[illegible] از شرح [illegible] من
[illegible] حاصل من
[illegible] منزل دوست
[illegible] دل من

۱۲۱

یاران [illegible]
[illegible] وفا
[illegible]
[illegible]

۱۳۲

پیمانه‌ای از ل پری گشته دم

زنهار ز گل و بیگانه بودم

پیچیده بپای من بلند است

که او وردی ز لب از رو دم

۱۳۳

در وهم چو طوطیان افکار این هستی

چون من به اسرار این هستی

نهان ... گیتی پیدا

بیرون ده ... پیدا اسرار این هستی

۱۲۴

بگذار مرا که کلبهٔ بستان زنم
در بستر گلزار ز نوای زنم
از نغمهٔ [illegible] نقش [illegible]
ستاره ز [illegible] ز [illegible] زنم

۱۲۵

اگر آگاهی از کیف و کم حقیقت
یقین [illegible] از [illegible] حقیقت
والله ز غرور [illegible]
[illegible] ز در افزون [illegible] حقیقت

۱۳۶

[illegible] نیست
[illegible] نیست
[illegible] نیست
[illegible] نیست

۱۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۸

ببین آن صوفیان با صفا را
خدا جویان معنی آشنا را
غلام همت آن نازنینم
که با نور و صفا بیند خدا را

۱۲۹

م

جهان بس این چمن نادیده بگذر
چو بوی غنچه پیچیده بگذر
ترا حق دیده داد و بینش از او
چو بیدار و دل خوابیده بگذر

۱۳۰

در آینهٔ صفحهٔ صورت خوبت
بیچون خود ظاهرا نقش است همه
ما را ز خود بیرون رفتن محال است
با جملگی ار رستیم خود بینیم

۱۳۱

نشنیده غنچه ز نور مستی گفت
بنگاه با چمن آواز ما نیست
در آن بنای که صد عبد تشبیه دارد
بنشینیم و بالا ز بست بای نیست

۱۴۲

۲۷

بیدار از روان آسمان آید

مهمان را شیخ ز لامکان آید

پیر زاده سوی منزل دوست

نشان راه ازلی آید و آن آید

۱۴۳

همین کمال غیر از تو کسی نیست

نشان بی‌نشان غیر از تو کسی نیست

[illegible] زنده دار از [illegible] نیست

[illegible] دیار غیر از تو کسی نیست

۱۳۴

زینجا کس سرّ درین خانهٔ ما
فلکی کرد تیس پیمانهٔ ما
صد بیت بسوز و سازیا و رازاست
چیان و بیابت افسانهٔ ما

۱۳۵

سکندر رفت و تشتیه و عجم رفت
خراج شهر و گنج کان و جم رفت
همه زان شهان یاد ماند و دال
کسی بینی که ایران ماند و جم رفت

۱۳۶

با طوطی دل ز جان رنگی است سخن
نگارست برده آینه است سخن
سببی عالم آرزو نباید داری
کم روی با عشق دیدنی سخن

۱۳۷

بنشین من جهان ز یک و عبارت
زمین و آسمان و چار سوارت
ذوقی است دل از اینجا که مداری
یا از ظلمت آباد داری

۱۴۸

ما را ز پرده [illegible] آگهی نیست
گل [illegible] چیست
سرو [illegible] خاران
گل [illegible] نیست

۱۴۹

[illegible] من
[illegible] من
دل [illegible] ضایع
[illegible] دل [illegible] من

عجب از نغمه‌های من جوان گشت
بسودایم سبک‌تاب آور گران گشت
ز بی‌جعبه‌اورده آسیمه ور و درشت
به آواز درایم کاروان گشت

عجب از نغمه‌ام سرمستی جهان است
صدای من درای کاروان است
حدی را تیزتر خواند عرفی
که ره خوابیده و محمل گران است

نوا را تلخ‌تر می‌زن چو ذوق نغمه کم یابی
حُدی را تیزتر می‌خوان چو محمل را گران بینی (عرفی)

۱۴۲

ز جان بیقرار آزرده تن سیمابوارم

دلی دارم بسی بیتاب چون برق بهارم

گل او شعله زار از ناله من

چو برق از بند دنیا وا فتادم

۱۴۳

مرا تنها ز آه و آواره کردند

ز عمر تا بکی صحرا بیاره کردند

بنگاه هر آرزو شیدایی تنید

چه... از نیستان آواره کردند

۱۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۶

خیالم گرد گل از دود سپند خیز
بمضمون غریب آفرینم
بپرداز تسبیحی الماس ریزم
که بر دوست قطره بیشتر بیزم

۱۲۷

عجب نبود که گر جست تا پیدا کنار
که داغ که گوهر الماس تکیه است
کمین من ز آهنگی تا بیتی
بپای که وحشت حیرت است

١٢٨

[illegible] کار جهان [illegible] است

[illegible] بالا [illegible] پرده [illegible] است

[illegible]

[illegible] روزگار است

١٢٩

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۰

قبای زندگانی چاک تا کی
چو موران آشیان در خاک تا کی
به پرواز آ و شاهینی بیاموز
تلاش دانه در خاشاک تا کی

۱۵۱

میان لاله و گل آشیان گیر
ز مرغ نغمه خوان درس فغان گیر
اگر از ناتوانی گشته‌ای پیر
نصیبی از شباب این جهان گیر

۱۵۲

بجان من که جان نقش تن آمیت
الهی سبلوه این گل ار دو رو
بزاران تیغ بوه دار و جان بتاب
پی آن سر دیه یا یک تیبوه و رو

۱۵۳

بیته سر مه ار جای کس نرات
که وا زین سیه بختی ار ان لیسیت
نفس وا ار و دو لیس جان بنار
که ... ار دو کیر ان است

---

۱ دیدرو - ایک قسم کا پھول ... سرخ اور باہر سے ...

۱۵۴

مشغول صیاد از این دشت غبار
بیتاب آن جلوه ناپایدار
چو فطرت می تراشیم پیکرها
به چشمی کنند دور از نگار

۱۵۵

بیابان را یکی رقصیدن لازم است
دریا را یکی جهیدن لازم است
ولی چشم از آدوان غو دنبیدی
که در جهان تغییر لازم است

۱۵۶

تو می‌گوئی که من هستم خدا نیست
جهان آب و گل را انتها نیست
هنوز این راز بر من ناگشود است
که چشم آنچه بیند هست یا نیست

---

۱۵۷ م

بساطم خالی از مرغ کباب است
نه در جامم مئے آئینه تاب است
غزال من خورد برگ گیاهے
ولے خون دل او مشک ناب است

۱۵۸

گر بلبل و سوسن و سمن پیداست
جز چشمش تنگ تنها به جلوه پیداست
بشنو ز من که چیست بر سبز نهراند
جانان ار آنگاه ز من پیداست

۱۵۹

جز حرف اندازه گیری الامکان را
در دوران چو درجگر این گشته پیداست
بین جان از خیال و دارد نشیمن
کز تو اسرار غیبانی پیداست

۱۶۰

باچو دل عشق از سر تازه برآرد
کهاینک سر کینه بیاید بنشیند سر آرد
تا از خود و از عود و چو بیتی تبر آرد
ما را جو بیبین نزدیک تیسیر آرد

۱۶۱

بشنو از نیاز لب و گل نیرازی
بگو گل روی و از غنچه نمیر من
من اول آن ... ز لب و گل بیم
از آن بیش بیندی و ... نمیر من

١٦٢

ما از دو یکی چون دل و جان آمیزد
غبار راه امشب بسر بیزد
بگشای جیب تا سبب شود
بیا این از راه تو بپذیرد

١٦٣

گر زانکه ز عقل ذوفنون باید بود
دل خون و کام را ز عشق خون باید بود
زین پیش از آن فلک بما چه چیزی سی
ناچیز کسی وز آن با جنون باید بود

افکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افکار

گلِ نخستین

هنوز همنفسے در چمن نمی بینم | بهار می رسد و من گلِ نخستینم
به آب جو نگرم خویش را نظاره کنم | بایں بهانه مگر روئے دیگرے بینم
بخامۂ که خطِ زندگی رقم زده است | نوشته اند پیامے به برگِ رنگینم
دلم به دوش و نگاهم به عبرتِ امروز | شهیدِ جلوهٔ فردا و تازه آئینم

زتیره خاک دمیدم قبائے گل بستم
وگرنه اخترِ واماندهٔ زپرونیم

دُعا

اے کہ از خمخانۂ فطرت بجامم ریختی — زآتشِ صہبائے من بگداز مینائے مرا
عشق را سرمایہ ساز از گرمیٔ فریادِ من — شعلۂ بیباک گردان خاکِ سینائے مرا

چوں بمیرم از غبارِ من چراغِ لالہ ساز
تازہ کن داغ مرا، سوزاں بصحرائے مرا

ہلالِ عید

نتواں ز چشمِ شوق رمید اے ہلالِ عید — از صد نگہ براہِ تو دامے نہادہ اند
برخود نظر کشا زہتی دامنی مرنج — در سینۂ تو ماہِ تمامے نہادہ اند

تسخیرِ فطرت

(۱) میلادِ آدم

نعرہ زد عشق که خونین جگرے پیدا شد
حسن لرزید که صاحب نظرے پیدا شد

فطرت آشفت که از خاکِ جہانِ مجبور
خودگرے، خودشکنے، خودنگرے پیدا شد

خبرے رفت زگردوں به شبستانِ ازل
حذر اے پردگیاں پردہ درے پیدا شد

آرزو بیخبر از خویش بآغوشِ حیات
چشم وا کرد و جہانِ دگرے پیدا شد

زندگی گفت که در خاک تپیدم ہمه عمر
تا ازیں گنبدِ دیرینه درے پیدا شد

(۲) انکارِ ابلیس

نوری نادان نیم سجدہ بآدم برم!
او بہ نہاد است خاک من بہ نژاد آذرم!

می تپد از سوزِ من، خونِ رگِ کائنات
من بہ دوِ صرصرم، من بہ غوِ تندرم

رابطۂ سالمات، ضابطۂ اُمہات — سوزم و سازم و ہم آتشِ مینا گرم
ساختۂ خویش را، در شکنم ریز ریز — تا ز غبارِ کہن، پیکرِ نو آورم
از دمِ من موجۂ چرخِ سکون ناپذیر — نقش گرِ روزگار، تاب و تبِ جوہرم
پیکرِ انجم ز تو، گردشِ انجم ز من — جاں بجہاں اندرم، زندگیٔ مضمرم
تو بہ بدن جاں دہی، شور بجاں من دہم — تو بہ سکوں رہ زنی، من بہ تپش رہبرم
من ز تنک مایگاں گدیہ نکردم سجود — قاہرِ بے دوزخم، داورِ بے محشرم

آدمِ خاکی نہاد، دوں نظر و کم سواد
زاد در آغوشِ تو پیر شود در برم

(۳) اغوائے آدم

زندگیٔ سوز و ساز، بہ ز سکونِ دوام — فاختہ شاہیں شود از تپشِ زیرِ دام
ہیچ نیاید ز تو غیرِ سجودِ نیاز — خیز چو سروِ بلند، اے بعمل نرم گام
کوثر و تسنیم برد از دلِ تو ذوقِ جوش — گیر ز مینائے تاک بادۂ آئینہ فام

زشت ونکو زادۂ وہمِ خداوندِ لست — لذّتِ کردار گیر، گام بنہ، جوے کام

خیز کہ بنمائمت مملکتِ تازۂ — چشمِ جہاں بیں کشا، بہرِ تماشا خرام

قطرۂ بے مایۂ، گوہرِ تابندہ شو — از سرِ گردوں بیفت، گیر بدریا مقام

تیغِ درخشندۂ، جانِ جہانے گسل — جوہرِ خود را نما، آے برون از نیام

بازوے شاہیں کشا، خونِ تدروان بریز — مرگ بود باز را، زیستن اندر کنام

تو نشناسی ہنوز شوق بمیرد ز وصل

چیست حیاتِ دوام؟ سوختنِ ناتمام

(۴) آدم از بہشت بیروں آمدہ می گوید

چہ خوش است زندگی را ہمہ سوز و ساز کردن

دلِ کوہ و دشت و صحرا بہ دمے گداز کردن

ز قفس درے کشادن بہ فضاے گلستانے

رہِ آسمان نوردن بہ ستارہ راز کردن

بگداز ہائے پنہاں، بہ نیاز ہائے پیدا

نظرے ادا شناسے بحریمِ ناز کردن

گہے جز یکی ندیدن بہ ہجوم لالہ زارے

گہے خارِ نیش زن را ز گل امتیاز کردن

ہمہ سوزِ ناتمامم، ہمہ دردِ آرزویم

بگماں و ہم یقیں را کہ شہیدِ جستجویم

(۵) صبحِ قیامت

(آدم در حضورِ باری)

اے کہ ز خورشیدِ تو کوکبِ جاں مستنیر
از دلم افروختی شمعِ جہانِ ضمیر

ریختی ہنر ہائے من بحر بیک نائے آب
تیشۂ من آورد از جگرِ خارہ شیر

زہرہ گرفتارِ من، ماہ پرستارِ من
عقلِ کلاں کارِ من بہرِ جہاں دار و گیر

من بہ زمیں در شدم، من بفلک برشدم
بستۂ جادوئے من ذرہ و مہرِ منیر

گرچہ فسونش مرا بُرد ز راہِ صواب | از غلطم درگذر عذرِ گناہم پذیر
رام نگردد جہاں تا نہ فسونش خوریم | جز بکمندِ نیاز ناز نہ گردد اسیر
تا شود از آہِ گرم ایں بتِ سنگیں گداز | بستنِ زنّارِ او بود مرا ناگزیر

عقل بدام آورد فطرتِ چالاک را
اہرمنِ شعلہ زاد سجدہ کند خاک را

بوئے گل

حورے بکنجِ گلشنِ جنت تپید و گفت | ما را کسے ز آنسوئے گردوں خبر نداد
ناید بفہمِ من سحر و شام و روز و شب | عقلم ربود ایں کہ بگویند مُرد و زاد
گردید موجِ نکہت و از شاخِ گل دمید | پا اینچنیں بعالمِ فردا و دی نہاد
وا کرد چشم و غنچہ شد و خندہ زد دمے | گل گشت و برگ برگ شد و بر زمیں فتاد

زاں نازنیں کہ بندِ زپائش کشادہ اند
آہے است یادگار کہ بونام دادہ اند

نوائے وقت

خورشید بہ دامانم، انجم بہ گریبانم
در من نگری، ہیچم، در خود نگری، جانم

در شہر و بیابانم، در کاخ و شبستانم
من دردم و درمانم، من عیشِ فراوانم

من تیغِ جہاں سوزم، من چشمۂ حیوانم

چنگیزی و تیموری، مشتے زغبارِ من
ہنگامۂ افرنگی، یک جستہ شرارِ من

انسان و جہانِ او، از نقش و نگارِ من
خونِ جگرِ مرداں، سامانِ بہارِ من

من آتشِ سوزانم، من روضۂ رضوانم

آسودہ و سیّارم، ایں طرفہ تماشا بیں
در بادۂ امروزم، کیفیتِ فردا بیں

پنہاں بہ ضمیرِ من، صد عالمِ رعنا بیں   صد کوکبِ غلطاں بیں، صد گنبدِ خضرا بیں

من کسوتِ انسانم، پیراہنِ یزدانم

تقدیر فسونِ من، تدبیر فسونِ تو   تو عاشقِ لیلائے، من دشتِ جنونِ تو

چوں روحِ رواں پاکم، از چند و چگونِ تو   تو رازِ درونِ من، من رازِ درونِ تو

از جانِ تو پیدا ایم، در جانِ تو پنہانم

من رہرو و تو منزل، من مزرع و تو حاصل   تو سازِ صد آہنگے، تو گرمیٔ ایں محفل

آوارۂ آب و گِل، اُدریاب مقامِ دل   گنجیدہ بہ جامے بیں، ایں قلزمِ بے ساحل

از موجِ بلندِ تو سر بر زدہ طوفانم

فصلِ بہار

(۱)

خیز کہ در کوہ و دشت، خیمہ زد ابرِ بہار
مستِ ترنّم ھزار
طوطی و درّاج و سار
برطرفِ جوئبار
کشتِ گل و لالہ زار
چشمِ تماشا بیار
خیز کہ در کوہ و دشت، خیمہ زد ابرِ بہار

(۲)

خیز کہ در باغ و راغ، قافلۂ گل رسید

بادِ بہاراں وزید
مُرغِ نوا آفرید
لالہ گریباں درید
حسنِ گُلِ تازہ چید
عشق غمِ نو خرید
خیز کہ در باغ و راغ، قافلۂ گل رسید

(۳)

بلبلگان در صفیر، صلصلگاں در خروش
خونِ چمن گرم جوش
اے کہ نشینی خموش
در شکن آئین ہوش
بادۂ معنی بنوش

نغمہ سرا، گُل بپوش
بلبلگان در صفیر، صلصلگان در خروش

(۴)

حجرہ نشینی گذاز، گوشۂ صحرا گزیں
بر لبِ جوئے نشیں
آبِ رواں را بہ بیں
نرگسِ نازآفریں
لختِ دلِ فرو دیں
بوسہ زنش بر جبیں
۔ ۔ ۔ ۔
۔شۂ صحرا گزیں

(۵)

دیدۂ معنی کشا، اے زعیاں بے خبر

لالہ کمر در کمر
نیمۂ آتش بہ بر
می چکدش بر جگر
شبنمِ اشکِ سحر
در رخِ سوق انجم
دیدۂ معنی کشا، اے ز عیاں بیخبر

(۶)

خاکِ چمن وانمود، رازِ دلِ کائنات
بود و نبودِ صفات
جلوہ گریہائے ذات
آنچہ تو دانی حیات
آنچہ تو خوانی ممات

ہیچ نذارد ثبات
خاکِ چمن وا نمود، رازِ دل کائنات

حیاتِ جاوید

گماں مبر کہ بپایاں رسید کارِ مغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

چمن خوش است و لیکن چو غنچہ نتواں زیست
قبائے زندگیش از دمِ صبا چاک است

اگر ز رمزِ حیات آگہی، مجوئے و مگیر
دلے کہ از خلشِ خارِ آرزو پاک است

بخود خزیدہ و محکم چو کوہساراں زی
چو خس مزی کہ ہوا تیز و شعلہ بیباک است

افکارِ انجم

(۱)

شنیدم کوکبے با کوکبے گفت

سفر اندر سرشتِ ما نہادند — ولے ایں کارواں را منزلے نیست

(۲)

اگر انجم ہمانستے کہ بود است — ازیں دیرینہ تابیہا، چہ سود است

گرفتارِ کمندِ روزگاریم — خوشا آنکس کہ محرومِ وجود است

(۳)

کس ایں بارِ گراں را برنتابد — زبودِ ما نبودِ جاوداں بہ

فضائے نیلگونم خوش نیاید — ز اوجش پستیِ آں خاکداں بہ

(۴)

خنک انساں کہ جانش بیقرار است
سوارِ راہوارِ روزگار است

قبائے زندگی بر قامتش راست
کہ او نو آفرین و تازہ کار است

زندگی

شبے زار نالید ابرِ بہار
کہ ایں زندگی گریۂ پیہم است

درخشید برقِ سبک سیر و گفت
خطا کردۂ، خندۂ یکدم است

ندانم بہ گلشن کہ بُرد ایں خبر
سخنہا میانِ گُل و شبنم است

محاورۂ علم و عشق

علم

نگاہم رازدارِ ہفت و چار است گرفتارِ کمندم روزگار است
جہان بینم بایں سو باز کردند (۱) مرا با آں سوئے گردوں چہ کار است

چکد صد نغمہ از سازے کہ دارم
ببازار افگنم رازے کہ دارم

عشق

ز افسونِ تو دریا شعلہ زار است ہوا آتش گداز و زہردار است
چو با من یار بودی، نور بودی بریدی از من و نورِ تو نار است

بخلوت خانۂ لاہوت زادی
(۲)
ولیکن در نخِ شیطاں فتادی

بیا ایں خاکداں را گلستاں ساز
جہانِ پیر را دیگر جواں ساز
بیا یک ذرہ از دردِ دلم گیر
تہِ گردوں بہشتِ جاوداں ساز

ز روزِ آفرینش ہمدم استیم
ہماں یک نغمہ را زیر و بم استیم

سرودِ انجم

ہستیٔ ما نظامِ ما
مستیٔ ما خرامِ ما
گردشِ بے مقامِ ما
زندگیٔ دوامِ ما
دورِ فلک بکامِ ما مے نگریم و مے رویم

جلوہ گہِ شہود را
بتکدۂ نمود را
رزمِ نبود و بود را
کشمکشِ وجود را
عالمِ دیرو زود را، مے نگریم و مے رویم
گرمیٔ کارزار ہا
خامیٔ پختہ کار ہا
تاج و سریر و دار ہا
خواریٔ شہریار ہا
بازیٔ روزگار ہا، مے نگریم و مے رویم
خواجہ ز سروری گذشت
بندہ ز چاکری گذشت

زاری و قیصری گذشت

دورِ سکندری گذشت

شیوۂ بت گری گذشت، مے نگریم و مے رویم

خاکِ خموش و درخروش

سُست نہاد و سخت کوش

گاہ بہ بزمِ نا و نوش

گاہ جنازہ بہ دوش

میرِ جہاں و سفتہ گوش! مے نگریم و مے رویم

تو بہ طلسمِ چوں و چند

عقلِ تو در کشاد و بند

مثلِ غزالہ در کمند

زار و زبون و دردمند

ما بہ نشیمنِ بلند، مے نگریم و مے رویم

پردہ چرا؟ ظہور چیست؟

اصلِ ظلام و نور چیست؟

چشم و دل و شعور چیست؟

فطرتِ ناصبور چیست؟

ایں ہمہ نزد و دور چیست؟ مے نگریم و مے رویم

بیشِ تو نزدِ ما کمے

سالِ تو پیشِ ما دمے

اے بکنارِ تو یمے

ساختہ بہ شبنمے

ما بتلاشِ عالمے، مے نگریم و مے رویم

~~~~~~~~
~~~~~~~~

نسیمِ صبح

زروئے بحر و سرِ کوہسار می آیم
ولیک می نشناسم کہ از کجا خیزم

دہم بہ غمزدہ طائر پیامِ فصلِ بہار
بہ نشیمنِ او سیمِ یاسمن ریزم

بہ سبزہ غلطم و بر شاخِ لالہ می پیچم
کہ رنگ و بو ز مساماتِ او برانگیزم

خمیدہ تا نشود شاخِ او ز گردشِ من
بہ برگِ لالہ و گل نرم نرمک آویزم

چو شاعرے کہ بہ شبہائے شوق در خروش آید
نفس نفس بنواہائے او در آمیزم

پندِ باز با بچۂ خویش

تو دانی کہ بازاں زیک جوہر اند دلِ شیر دارند و مشتِ پر اند

نکوشیوہ و پختہ تدبیر باش جسور و غیور و کلاں گیر باش

میامیز با کبک و تورنگ و سار مگر ایں کہ داری ہوائے شکار

چہ قومے فرومایہ ترسناک! کند پاک منقارِ خود را بخاک!

شد آں باشہ نخچیرِ نخچیرِ خویش کہ گیرد ز صیدِ خود آئین و کیش

بسا شکرہ افتادہ بر روئے خاک! شد از صحبتِ دانہ چیناں ہلاک

نگہ دار خود را و خورسند زی دلیر و درشت و تنومند زی

تنِ نرم و نازک بہ تیہو گذار رگِ سخت چوں شاخِ آہو بیار

نصیبِ جہاں آنچہ از خرّمی است ز سنگینی و محنت و پُردمی است

چہ خوش گفت فرزندِ خود را عقاب کہ یک قطرہ خوں بہتر از لعلِ ناب

بو انجمن مثلِ آہو مترس — بخلوت گرا چوں نیاگان خویش

چنیں یاد دارم زبازان پیر — نشیمن بشاخِ درختے مگیر

نسازیم در باغ و کشت آشیاں — کہ داریم در کوہ و صحرا بہشت

ز روئے زمیں دانہ چیدن خطاست — کہ پہنائے گردوں خدا دادِ ماست

نجیبے کہ پا بر زمیں سودہ است — ز مرغ سرا سفلہ تر بودہ است

برائے شاہبازاں بساط است سنگ — کہ بر سنگ رفتن کند تیز چنگ

تو از زرد چشمانِ صحراستی — بگوہر چو سیمرغ والاستی

جوانے اصیلے کہ در روزِ جنگ — برد مردمک را ز چشمِ پلنگ

بہ پروازِ تو سطوتِ نوریاں — بہ رگہائے تو خونِ کافوریاں

تہِ چرخِ گردندۂ کوژ پشت — بخور آنچہ گیری ز نرم و درشت

کافوری :- باز کی قسم کا ایک سفید رنگ شکاری پرندہ جو ترکستان کے پہاڑوں اور صحراؤں میں پایا جاتا ہے۔

زدستِ کسے طعمۂ خود مگیر
نکو باش و پندِ نکویان پذیر

کرمِ کتابی

شنیدم شبے در کتب خانۂ من
بہ پروانہ می گفت کرمِ کتابی

باوراقِ سینا نشیمن گرفتم
بسے دیدم از نسخۂ فاریابی

نفہمیدہ ام حکمتِ زندگی را
ہماں تیرہ روزم ز بے آفتابی

نکو گفت پروانۂ نیم سوزے
کہ ایں نکتہ را در کتابے نیابی

تپش می کند زندہ تر زندگی را
تپش می دہد بال و پر زندگی را

کبر و ناز

یخ جوئے کوه را ز رهِ کبر و ناز گفت — ما را ز مویهٔ تو شود تلخ روزگار

گستاخ می سرائی و بیباک میروی — هر سال شوخ دیده و آواره تر ز پار

شایانِ دودمانِ کهستانیان نهٔ — خود را مگوئے دخترکِ ابرِ کوهسار

گردندهٔ فتندهٔ غلطندهٔ بخاک! — راهِ دگر بگیر و برو سوئے مرغزار

گفت آبجو چنین سخنِ دل شکن مگوئے — بر خویشتن مناز و نهالِ منی مکار

من می روم که در خورِ این دودمان نیم

تو خویش را ز مهرِ درخشان نگاه دار

لاله

آن شعله ام که صبح ازل در کنار عشق — پیش از نمودِ بلبل و پروانه می تپید

افزون ترم ز مهر و بهر ذرّه تن زنم — گردوں شرارِ خویش ز تابِ من آفرید

در سینهٔ چمن چو نفس کرده ام آشیاں — یک شاخِ نازک از تهِ خاکم چو نم کشید

سوزم ربود و گفت یکے در برم بایست — لیکن دلِ ستم زدهٔ من نیارمید

در تنگنائے شاخ بسے پیچ و تاب خورد — تا جوہرم بہ جلوہ گہِ رنگ و بو رسید

شبنم براهِ من گہرِ آبدار ریخت — خندید صبح و بادِ صبا گردِ من وزید

بلبل ز گل شنید که سوزم ربوده اند — نالید و گفت جامهٔ ہستی گراں خرید!

وا کرده سینه منتِ خورشید می کشم

آیا بود که باز برانگیزد آتشم

حکمت و شعر

بوعلی اندر غبارِ ناقہ گم　　دستِ رومی پردۂ محمل گرفت
ایں فروتر رفت و تا گوہر رسید　　آں بگردابے چو خس منزل گرفت
حق اگر سوزے ندارد حکمت است
شعر میگردد چو سوز از دل گرفت

کرمکِ شب تاب

یک ذرّۂ بے مایہ متاعِ نفس اندوخت
شوق ایں قدرش سوخت کہ پروانگی آموخت
پہنائے شب افروخت

وامانده شعاعے کہ گرہ خورد و شرر شد
از سوزِ حیات است کہ کارش ہمہ زر شد
دارائے نظر شد!

پروانۂ بے تاب کہ ہر سو تگ و پو کرد
بر شمع چناں سوخت کہ خود را ہمہ او کرد
ترکِ من و تو کرد

یا اخترکے ماہِ مبینے بکمینے
نزدیک تر آمد بتماشائے زمینے
از چرخ برینے

یا ماہِ تنک ضو کہ بیک جلوہ تمام است
ماہے کہ برو منّتِ خورشید حرام است
آزادِ مقام است!

ای کرمکِ شب تاب سراپائے تو نور است
پرواز تو یک سلسلۂ غیب و حضور است
آئینِ ظہور است

در تیرہ شبان مشعلِ مرغانِ شب استی
آں سوز چہ سوز است کہ در تاب و تب استی
گرمِ طلب استی

مائیم کہ مانندِ تو از خاک دمیدیم
دیدیم، تپیدیم، ندیدیم، تپیدیم
جائے نرسیدیم!

تو ہم سخنِ نجم و چہ بودہ و نہ دار
تا گم گشتہ نگو پائے بہ ہ دار
ایں جلوہ نگہ دار

حقیقت

عقابِ دوربیں جوئینہ را گفت
نگاہم آنچہ می بیند سراب است
جوابش داد آں مرغِ حق اندیش
تو می بینی و من دانم کہ آب است
صدائے ماہی آمد از تہِ بحر
کہ چیزے ہست و ہم در پیچ و تاب است!

(ارمغانِ حجاز)

[illegible]

آہوئے تاتاریں

درہم و دینارِ من

اندک و بسیار من

دولتِ بیدار من

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

دلکش و زیباستی

شاہدِ رعناستی

روکشِ حوراستی

غیرتِ لیلاستی

دخترِ صحراستی

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

در تپشِ آفتاب

غوطہ زنی در سراب

ہم بہ شبِ ماہتاب
تندروی چوں شہاب
چشمِ تو نادیدہ خواب
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست
لکۂ ابرِ رواں
کشتیِ بے بادباں
مثلِ خضر راہ داں
بر تو سبک ہر گراں
لختِ دلِ ساریاں
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست
سوزِ تو اندر زمام
سازِ تو اندر خرام

بے خورش و تشنہ کام

پا بہ سفر صبح و شام

خستہ شوی از مقام

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

شامِ تو اندر یمن

صبحِ تو اندر قرن

ریگِ درشتِ وطن

پائے ترا یاسمن

اے چو غزالِ ختن

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

مہ ز سفر پا کشید

در پسِ تل آرمید

صبح ز مشرق دمید

جامۂ شب بر درید

بادِ بیاباں وزید

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

نغمۂ من دلکشاے

زیر و بمش جانفزاے

قافلہ ہا را دراے

فتنہ ربا فتنہ زاے

اے بہ حرم چہرہ ساے

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

قطرۂ آب

مرا معنیِ تازۂ مدعاست
اگر گفتہ را باز گویم رواست

یکے قطرہ باراں ز ابرے چکید — خجل شد چو پہنائے دریا بدید
"کہ جائے کہ دریاست من کیستم — گر او ہست حقا کہ من نیستم"

ولیکن ز دریا بر آمد خروش
ز شرمِ تنک مایگی رہ مپوش

تماشائے شام و سحر دیدۂ
جہاں دیدۂ گشتۂ در دیدۂ

ز برگ گیاہے بدوشِ سحاب
درخشندہ از پرتوِ آفتاب

گہے ہمدمِ تشنہ کامانِ راغ
گہے محرمِ سینہ چاکانِ باغ
گہے خفتہ در تاک و طاقت گداز
گہے خفتہ در خاک و بے سوز و ساز
زموجِ سبک سیرِ من زادہٖ
زمن زادۂ درمن افتادۂ
بیاسائے در خلوتِ سینہ ام
چو جوہر درخش اندر آئینہ ام
گہر شو در آغوشِ قلزم بزی
فروزاں تر از ماہ و انجم بزی

محاورہ مابین خدا و انسان

خدا

جہاں را ز یک آب و گِل آفریدم تو ایران و تاتار و زنگ آفریدی

من از خاک پولادِ ناب آفریدم تو شمشیر و تیر و تفنگ آفریدی

تبر آفریدی نہالِ چمن را

قفس ساختی طائرِ نغمہ زن را

انسان

تو شب آفریدی چراغ آفریدم سفال آفریدی ایاغ آفریدم

بیابان و کہسار و راغ آفریدی خیابان و گلزار و باغ آفریدم

من آنم کہ از سنگ آئینہ سازم

من آنم کہ از زہر نوشینہ سازم

ساقی نامه

(در نشاط باغ کشمیر نوشته شد)

خوشا روزگاری خوشا نوبهاری — نجوم پرن رست از مرغزاری

زمین از بهاران چو بال تذروی — ز فواره الماس بار آبشاری

نپیچد نگه جز که در لاله و گل — نغلطد هوا جز که بر سبزه زاری

لب جو خود آرائی غنچه دیدی — چه زیبا نگاری چه آئینه داری

چه شیرین نوائی چه دلکش صدائی — که می آید از خلوت شاخساری

به تن جان به جان آرزو زنده گردد — ز آوای سار و ز بانگ هزاری

نواهای مرغ بلند آشیانی — در آمیخت با نغمهٔ جویباری

تو گوئی که یزدان بهشت برین را — نهاد است در دامن کوهساری

که تا رحمتش آدمی زاده ها را — رهاند از زحمت انتظاری

چه خواهم درین گلستان گر نه خواهم ... شرابی، کبابی، ربابی، نگاری

سرت گردم ای ساقی ماه سیما ... بیار از نیاگان ما یادگاری

به ساغر فرو ریز آبی که جان را ... فروزد چو نوری، بسوزد چو ناری

شقایق برویان ز خاکِ نژندم ... بهشتی فرو چین به دشتِ غباری

نه بینی که از کاشغر تا به کاشان ... همان یک نوا بالد از هر دیاری

ز چشمِ امم ریخت آن اشکِ نابی ... که تاثیرش او گل دماند ز خاری

[illegible] که با [illegible] گی خو گرفتم ... بتی می تراشد ز سنگِ مزاری

[illegible] خیالی [illegible] ... خودی نا شناسی ز خود شرمساری

[illegible] از محبت او ... نصیبی [illegible] چاهی تار تاری

[illegible] ... [illegible] دلِ بیقراری

[illegible] قطره [illegible]

[illegible]

شاہین و ماہی

ماہی بچۂ شوخ بہ شاہیں بچہ گفت — ایں سلسلۂ موج کہ بینی ہمہ دریاست

دارائے نہنگانِ خروشندہ تر از میغ — در سینۂ او دیدہ و نادیدہ بلاہاست

با سیلِ گراں سنگ و زمیں گیر و سبک خیز — با گوہرِ تابندہ و با لولوئے لالاست

بیروں نتواں رفت ز سیلِ ہمہ گیرش — بالائے سرِ ماست تہِ پاست ہمہ جاست

ہر لحظہ جواں است و رواں است و دواں است — از گردشِ ایّام نہ افزوں شد و نے کاست

ماہی بچہ را سوزِ سخن چہرہ بر افروخت — شاہیں بچہ خندید و ز ساحل بہ ہوا خاست

زد بانگ کہ شاہینم و کارم بہ زمیں چیست — صحراست کہ دریاست تہِ بال و پرِ ماست

بگذر ز سرِ آب و بہ پہنائے ہوا ساز

ایں نکتہ نبیند مگر آں دیدہ کہ بیناست

کرمکِ شب تاب

شنیدم کرمکِ شب تاب می گفت — نہ آں مورم کہ کس نالد ز نیشم
تواں بے منتِ بیگانگاں سوخت — نپنداری کہ من پروانہ کیشم
اگر شب تیرہ تر از چشمِ آہوست
خود افروزم چراغِ راہِ خویشم

تنہائی

بہ بحر رفتم و گفتم بہ موجِ بیتابے — ہمیشہ در طلب استی چہ مشکلے داری؟
ہزار لؤلؤئے لالاست در گریبانت — درونِ سینہ چو من گوہرِ دلے داری؟
تپید و از لبِ ساحل رمید و ہیچ نگفت

بکوه رفتم و پرسیدم این چه بیدردی است   رسد بگوشِ تو آه و فغانِ غمزده؟

اگر به سنگِ تو لعلے ز قطرهٔ خون است   یکے در آ به سخن با منِ ستم زده

بخود خزید و نفس درکشید و هیچ نگفت

رہے دراز بریدم ز ماه پرسیدم   سفر نصیب! نصیبِ تو منزلے است که نیست؟

جہاں ز پرتوِ سیماے تو سمن زارے   فروغِ داغِ تو از جلوهٔ دلے است که نیست؟

سوئے ستاره رقیبانه دید و هیچ نگفت

شدم بحضرتِ یزداں گذشتم از مه و مهر   که در جهانِ تو یک ذره آشنایم نیست

جہاں تہی ز دل و مشتِ خاکِ من همه دل   چمن خوش است و لے درخورِ نوایم نیست

تبسمے به لبِ او رسید و هیچ نگفت

شبنم

گفتند فرود آئے ز اوجِ مہ و پرویز

بر خود زن و با بحرِ پُر آشوب بیامیز

با موج در آویز

نقشِ دگر انگیز

تابندہ گہر خیز

من عیشِ ہم آغوشیِ دریا نخریدم

آں بادہ کہ از خویش رباید نچشیدم

از خود نرمیدم

ز آفاق بریدم

بر لالہ چکیدم

گل گفت کہ ہنگامۂ مرغانِ سحر چیست؟

ایں انجمن آراستہ بالائے شجر چیست؟

ایں زیر و زبر چیست؟

پایانِ نظر چیست؟

خارِ گل تر چیست؟

تو کیستی و من کیم ایں صحبتِ ما چیست؟

بر شاخِ من ایں طائرکِ نغمہ سرا چیست؟

مقصودِ نوا چیست؟

مطلوبِ صبا چیست؟

ایں کہنہ سرا چیست؟

گفتم کہ چمن رزمِ حیات ہمہ جانی است

بزمے است کہ شیرازۂ او ذوقِ جدائی است

دم؟ گرم نوائی است
جاں؟ چہرہ کشائی است
ایں رازِ خدائی است

من از فلک افتادہ تو از خاک دمیدی
از ذوقِ نمود است دمیدی کہ چکیدی
در شاخ تپیدی
صد پردہ دریدی
بر خویش رسیدی

نم در رگِ ایام ز اشکِ سحرِ ماست
ایں زیر و زبر چیست؟ فریبِ نظرِ ماست
انجم بہ برِ ماست
لختِ جگرِ ماست

نورِ بصرِ ماست

در پیرہنِ شاہدِ گل سوزنِ خار است

خار است، ولیکن ز ندیمانِ نگار است

از عشق نزار است

در پہلوئے یار است

ایں ہم ز بہار است

برخیز و دل از صحبتِ دیرینہ بہ پرواز

با لالۂ خورشیدِ جہاں تاب نظر باز

با اہلِ نظر ساز

چوں من بفلک تاز

داری سرِ پرواز؟



عشق

فکرم چو به جستجو قدم زد   در دیر شد و در حرم زد
در دشت طلب بسی دویدم   دامن چو گردباد چیدم
پویان پی خضر سوی منزل   بر دوش خیال بسته محمل
جویای می و شکسته جامی   چون صبح بباد چیده دامی
پیچیده بخود چو موج دریا   آواره چو گردباد صحرا
عشق تو دلم ربود ناگاه   از کار گره گشود ناگاه
آگاه ز هستی و عدم ساخت   بتخانه عقل را حرم ساخت
چون برق بخرمنم گذر کرد   از لذت سوختن خبر کرد
سرمست شدم ز پا فتادم   چون عکس ز خود جدا فتادم
خاکم بفراز عرش بردی   زان راز که با دلم سپردی

واصل بکنار کشتیم شد　　طوفانِ جمال زشتیم شد

جز عشق حکایتے ندارم　　پروائے ملامتے ندارم

از جلوۂ علم بے نیازم

سوزم گریم تپم گدازم

اگر خواہی حیات اندر خطر زی

غزالے با غزالے دردِ دل گفت　　ازیں پس در حرم گیرم کنامے

بصحرا صید بندان در کمین اند　　بکامِ آہوان صبحے نہ شامے

اماں از فتنۂ صیاد خواہم

دلے ز اندیشہ ہا آزاد خواہم

رفیقش گفت اے یارِ خردمند　　اگر خواہی حیات اندر خطر زی

دما دم خویشتن را بر فساں زن زتیغِ پاک گوہر تیز تر زی

خطر تاب و تواں را امتحاں است

عیارِ ممکناتِ جسم و جاں است

جہانِ عمل

ہست ایں میکدہ و دعوتِ عام است اینجا

قسمتِ بادہ باندازۂ جام است اینجا

حرفِ آں راز کہ بیگانۂ صوت است ہنوز

از لبِ جام چکید است و کلام است اینجا

نشہ از حال بگیرند و گذشتند ز قال

نکتۂ فلسفہ دُردِ تہِ جام است اینجا

ما دریں رہ نفس دہر پر انداختہ ایم

آفتاب سحر او لب بام است اینجا

اے کہ تو پاس غلط کردۂ خودی داری

آنچہ پیش تو سکون است خرام است اینجا

ما کہ اندر طلب از خانہ بروں تاختہ ایم

علم را جاں بدمیں بہر عمل ساختہ ایم

زندگی

پرسیدم از بلند نگاہے حیات چیست   گفتا مئے کہ تلخ تر او نکوتر است

گفتم کہ کرمک است و ز گل سر بر آورد   گفتا کہ شعلہ زاد و مثال سمندر است

گفتم کہ شر بفطرت خامش نہادہ اند   گفتا بخیر او نشناسی ہمیں شر است

گفتم که شوقِ سیر نبردش به منزلے		گفتا که منزلش به همیں شوق مضمر است
گفتم که خاکی است و بجا کش همی دهند
گفتا چو دانه خاک شگافد گلِ تر است

حکمتِ فرنگ

شنیدم که در پارس مردِ گزیں		ادا فهم رمز آشنا نکته بیں
بسے سختی از جاں کنی دید و مُرد		بر آشفت و جاں شکوه لبریز بُرد
بنالش در آمد بیزدانِ پاک		که دارم دلے از اجل چاک چاک
بحالے نداد بایں یک فنی		نداند فنِ تازهٔ جاں کنی
برد جاں و ناپخته در کارِ مرگ		جہاں نو شد و او ہماں کهنه برگ
فرنگ آفریند هنرها شگرف		برانگیزد از قطرهٔ بحرِ ژرف

کشد گردِ اندیشهٔ پرکارِ مرگ — ہمہ حکمتِ او پرستارِ مرگ

رود چوں نہنگ آبدوزش بدیم — ز طیارهٔ او ہوا خوردہ سم

نہ بینی کہ چشمِ جہاں بینِ ہور — ہمی گردد از غازِ او زود کور

تفنگش بکشتن چناں تیزدست — کہ افرشتۂ مرگ را دم گسست

فرست ایں کہن ابلہ را در فرنگ
کہ گیرد فنِ کشتنِ بیدرنگ

حور و شاعر

(در جوابِ نظمِ گوئٹے موسوم بہ "حور و شاعر")

حور

نہ بہ بادہ میل داری نہ بہ من نظر کشائی
عجب ایں کہ تو ندانی رہ و رسمِ آشنائی

همه سازِ جستجوئے همه سوزِ آرزوئے
نفسے که می گدازی غزلے که می سرائی
بنوائے آفریدی چه جهانِ دلکشائے
که ارم بچشم آید چو طلسمِ سیمیائی!

شاعر

دلِ رهروان فریبی به کلامِ نیش دارے
مگر اینکه لذتِ او نرسد به نوکِ خارے
چه کنم که فطرتِ من به مقام در نسازد
دلِ ناصبور دارم چو صبا به لاله زارے
چو نظر قرار گیرد به نگارِ خوبروئے
تپد آن زمان دلِ من پئے خوب‌تر نگارے

زشرر ستارہ جویم زستارہ آفتابے

سرِ منزلے ندارم کہ بمیرم از قرارے

چو ز بادۂ بہارے قدحے کشیدہ خیزم

غزلے دگر سرایم بہ ہوائے نو بہارے

طلبم نہایتِ آں کہ نہایتے ندارد

بہ نگاہِ ناشکیبے بہ دلِ امیدوارے

دلِ عاشقاں بمیرد بہ بہشتِ جاودانے

نہ نوائے دردمندے نہ غمے نہ غمگسارے!

زندگی و عمل

(در جواب نظم ہائنا موسوم بہ "سوالات")

ساحلِ افتادہ گفت گرچہ بسے زیستم

ہیچ نہ معلوم شد آہ کہ من چیستم

موجِ ز خود رفتۂ تیز خرامید و گفت

ہستم اگر میروم گر نروم نیستم!

الملکُ للہ

طارق چو بر کنارۂ اندلس سفینہ سوخت — گفتند کارِ تو بہ نگاہِ خرد خطاست

دوریم از سوادِ وطن باز چوں رسیم — ترکِ سبب ز روئے شریعت کجا رواست

خندید و دستِ خویش بہ شمشیر برد و گفت — ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

جوئے آب

بنگر کہ جوئے آب چہ مستانہ می رود — مانندِ کہکشاں بگریبانِ مرغزار

در خوابِ ناز بود بہ گہوارۂ سحاب — وا کرد چشمِ شوق بآغوشِ کوہسار

از سنگریزہ نغمہ کشاید خرامِ او — سیمائے او چو آئینہ بے رنگ و بے غبار

زی بحرِ بیکرانہ چہ مستانہ میرود

در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ میرود

در راہِ او بہار پریخانہ آفرید — نرگس دمید و لالہ دمید و سمن دمید

گل عشوہ داد و گفت یکے پیشِ ما بایست — خندید غنچہ و سرِ دامانِ او کشید

نا آشنائے جلوہ فروشانِ سبز پوش — صحرا بریدہ سینۂ کوہ و کمر درید

نوٹ ـ "جوئے آب" گوئٹے کی مشہور نظم موسوم بہ "نغمۂ محمدؐ" کا ایک نہایت آزاد ترجمہ ہے۔ اس نظم میں جو دیوانِ مغربی سے بہت لکھی گئی تھی المانی شاعر نے زندگی کے اسلامی تخیل کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے جس میں یہ ایک مجوزہ اسلامی ڈرامہ کا جزو تھی جس کی تکمیل اس سے نہ ہو سکی۔ اس ترجمے سے صرف گوئٹے کا نقطۂ نگاہ دکھانا مقصود ہے۔

زی بحر بیکرانه چه مستانه میرود

در خود یگانه از همه بیگانه میرود

صد جوی دشت و مرغ و کهستان و باغ و راغ گفتند ای بسیط زمین با تو سازگار

ما را که راه از تنک آبی نبرده‌ایم از دستبرد ریگ بیابان نگاه دار

وا کرده سینه را به هوای شرق و غرب در بر گرفته همسفران زبون و زار

زی بحر بیکرانه چه مستانه میرود

با صد هزار گوهر یکدانه میرود

دریای پر خروش ز بند و شکن گذشت از تنگنای وادی و کوه و دمن گذشت

یکسان چو سیل کرده نشیب و فراز را از کاخ شاه و باره و کشت و چمن گذشت

بیتاب و تند و تیز و جگرسوز و بیقرار در هر زمان به تازه رسید از کهن گذشت

زی بحر بیکرانه چه مستانه میرود

در خود یگانه از همه بیگانه میرود

نامۂ عالمگیرؒ

بیکے از فرزندانش کہ دعائے مرگِ پدر میکرد

ندانی کہ یزدانِ دیرینہ بود — بسے دید و سنجید و بست و کشود

زما سینہ چاکانِ ایں تیرہ خاک — شنیداست صد نالۂ دردناک

بسے ہمچو شبیرؓ در خوں نشست — نہ یک نالہ از سینۂ او گسست

از گریۂ پیرِ کنعاں تپید — نہ از دردِ ایوبؑ آہے کشید

مپندار آں کہنہ نخچیر گیر

بدامِ دعائے تو گردد اسیر

بہشت

کجا ایں روزگارے شیشہ بازے ! | بہشت ایں گنبدِ گرداں ندارد

ندیدہ دردِ زنداں یوسفِ او | زلیخایش دلِ نالاں ندارد

خلیلِ او حریفِ آتشے نیست | کلیمش یک شرر در جاں ندارد

بہ صرصر در نیفتد زورقِ او | خطر از لطمۂ طوفاں ندارد

یقیں را در کمیں بوک و مگر نیست | وصال اندیشۂ ہجراں ندارد

کجا آں لذّتِ عقلِ غلط سیر | اگر منزل رہِ پیچاں ندارد

مزی اندر جہانے کور ذوقے
کہ یزداں دارد و شیطاں ندارد

کشمیر

رخت به کاشمر کشا کوه و تل و دمن نگر

سبزه جہاں جہاں ببیں لاله چمن چمن نگر

بادِ بہار موج موج مرغِ بہار فوج فوج

صلصل و سار زوج زوج بر سرِ نارون نگر

تا نه فتد به زینتش چشمِ سپہر فتنه باز

بسته بچہرهٔ زمیں برقعِ نسترن نگر

لاله ز خاک بردمید موج بآبجو تپید

خاک شرر شرر ببیں آب شکن شکن نگر

زخمه به تارِ ساز زن باده به ساتگیں بریز

قافلهٔ بہار را انجمن انجمن نگر

دخترکے برہمنے لالہ رخے سمن برے
چشم بروے او کشا باز بخویشتن نگر

عشق

عقلے کہ جہاں سوزد، یک جلوۂ بیباکش — از عشق بیاموزد، آئینِ جہانتابی
عشق است کہ در جانت ہر کیفیت انگیزد — از تاب و تبِ رومی تا حیرتِ فارابی
ایں حرفِ نشاط آور، می گویم و می رقصم — از عشق دل آساید با ایں ہمہ بیتابی
ہر معنیِ پیچیدہ در حرف نمی گنجد
یک لحظہ بدل در شو، شاید کہ تو دریابی

بندگی

دوش در میکدہ ترسا بچۂ بادہ فروش — گفت از من سخنے دار چو آویزہ بگوش

مشرب بادہ گسارانِ کہن این بود است — کہ تو از میکدہ خیزی ہمہ مستی ہمہ ہوش

من نگویم کہ فروبند لب از نکتۂ شوق — ادب اے دست مدہ بادہ باندازہ بنوش

گر در راہیم ولے ذوقِ طلب جوہرِ ماست
بندگی با ہمہ جبروتِ خدائی مفروش

غلامی

آدم از بے بصری بندگیٔ آدم کرد — گوہرے داشت ولے نذرِ قباد و جم کرد

یعنی از خوئے غلامی ز سگاں خوار تر است — من ندیدم کہ سگے پیشِ سگے سر خم کرد

چیستانِ شمشیر

آن سخت کوش چیست کہ گیرد ز سنگ آب   محتاجِ خضر مثلِ سکندر نمی شود

مثلِ نگاہ دیدۂ نمناک پاک رو   در جوئے آبِ دامنِ او تر نمی شود

مضمونِ او بہ مصرعِ برجستہ تمام

منّت پذیرِ مصرعِ دیگر نمی شود

جمہوریت

متاعِ معنیِ بیگانہ از دون فطرتان جوئی؟   ز موران شوخیِ طبعِ سلیمانے نمی آید

گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو   کہ از مغزِ دو صد خر فکرِ انسانے نمی آید

به مبلّغِ اسلام در فرنگستان

زمانه باز برافروخت آتشِ نمرود — که آشکار شود جوهرِ مسلمانی

بیا که پرده ز داغِ جگر براندازیم — که آفتابِ جهانگیر شد ز عریانی

هزار نکته زدی پیشِ دلبرانِ فرنگ — گداختی صنماں را به علمِ برهانی

خبر ز شهرِ سلیمیٰ بده حجازی را — شرارِ شوق فشاں در ضمیرِ تورانی

رهِ عراق و خراساں زن اے مقام‌شناس — به بزمِ اعجمیاں تازه کن غزل‌خوانی

بسے گذشت که در انتظارِ زخمه ورست — چه نغمه‌ها که نه خوں شد به سازِ افغانی

حدیثِ عشق به اهلِ هوس چه میگوئی
بچشمِ مور مکش سرمهٔ سلیمانی

عراق، خراساں و مقام اصطلاحاتِ موسیقی ہیں۔

غنی کشمیری

غنی آں سخنگوئے بلبل صفیر | نوا سنجِ کشمیر مینو نظیر
چو اندر سرا بود، در بستہ داشت | چو رفت از سرا تختہ را واگذاشت
یکے گفتش اے شاعرِ دل رسے | عجب دارد از کارِ تو ہر کسے
بپاسخ چہ خوش گفت مردِ فقیر | فقیر و باقلیمِ معنی امیر
زمن آنچہ دیدند یاراں رواست | دریں خانہ جز من متاعے کجاست
غنی تا نشیند بہ کاشانہ اش | متاعے گرانے ست در خانہ اش

چو آں محفل افروز در خانہ نیست
تہی تر ازیں ہیچ کاشانہ نیست

خطاب بہ مصطفیٰ کمال پاشا ایدہ اللہ

(جولائی ۱۹۲۲ء)

اے مئے بود کہ ما از اثرِ حکمتِ او
واقف از سرِ نہانخانۂ تقدیر شدیم

اصلِ ما یک شررِ باختہ رنگے بود ست
نظرے کرد کہ خورشیدِ جہانگیر شدیم

نکتۂ عشق فرو شست ز دل پیرِ حرم
در جہاں خوار باندازۂ تقصیر شدیم

بادِ صحراست کہ با فطرتِ ما در سازد
از نفسہائے صبا غنچۂ دلگیر شدیم

آہ آں غلغلہ کز گنبدِ افلاک گذشت
نالہ گردید چو پابندِ بم و زیر شدیم

اے بسا صید کہ بے دام بفتراک زدیم
در بغل تیر و کماں، کشتۂ نخچیر شدیم

"ہر کجا راہ دہد اسپ براں تازکہ ما
بارہا مات دریں عرصہ بتدبیر شدیم"

(نظیری)

طیّارہ

سرِ شاخِ گل طائرے یک سحر — ہمی گفت با طائرانِ دگر

"نداند بال آدمی زادہ را — زمیں گیر کردند ایں سادہ را"

بدو گفتم "اے مرغکِ باد سنج — اگر حرفِ حق با تو گویم مرنج

ز طیّارہ ما بال و پر ساختیم — سوئے آسماں رہگذر ساختیم

چہ طیّارہ آں مرغِ گردوں سپر — پرِ او ز بالِ ملک تیز تر

بہ پرواز شاہیں بہ نیرو عقاب — بچشمش ز لاہور تا فاریاب

بگردوں خروشندہ و تند جوش — میانِ نشیمن چو ماہی خموش

خرد زآب و گل جبرئیل آفرید — زمیں را بگردوں دلیل آفرید"

چو آں مرغِ زیرک کلامم شنید — مرا یک نظر آشنا یا نہ دید

پشت [illegible] منقار خارید و گفت — کہ من آنچہ گوئی ندارم شگفت

مگر اے نگاہِ تو بر چوں و چند اسیرِ طلسمِ تو پست و بلند

تو کارِ زمیں را نکو ساختی؟

کہ با آسماں نیز پرداختی؟" (سعدیؒ)

عشق

آں حرفِ دل فروز کہ راز است و راز نیست

من فاش گویمت کہ شنید؟ از کجا شنید؟

دزدید ز آسماں بہ گل گفت شبنمش

بلبل ز گل شنید و ز بلبل صبا شنید

تہذیب

انساں کہ رخ ز غازۂ تہذیب برفروخت
خاکِ سیاہِ خویش چو آئینہ وانمود
پوشید پنجہ را تہ دستانۂ حریر
افسونیٔ قلم شد و تیغ از کمر کشود
ایں بوالہوس صنم کدۂ صلحِ عام ساخت
رقصید گردِ او بنواہائے چنگ و عود
دیدم چو جنگ پردۂ ناموسِ او درید
جز "یَسفِکُ الدِّمَا" "خَصِیمٌ مُّبِیں" نبود!

مئے باقی

غزلیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مئے باقی

بہار تا بہ گلستاں کشید بزمِ سرود
نوائے بلبلِ شوریدہ چشمِ غنچہ کشود
گماں مبر کہ سرشتند در ازل گلِ ما
کہ ما ہنوز خیالیم در ضمیرِ وجود
بہ علم غرہ مشو کارِ مے کشی دگر است
فقیہہ شہر گریبان و آستیں آلود

بہارِ برگِ پراگندہ را بہم بربست
نگاہِ ماست کہ بر لالہ رنگ و آب افزود

نظر بخویش فروبستہ را نشان این است
دگر سخن نسراید زغائب و موجود

شبے بہ میکدہ خوش گفت پیرِ زندہ دلے
بہ ہر زمانہ خلیلؑ است و آتشِ نمرود

چہ نقشہا کہ نبستم بکارگاہِ حیات
چہ رفتنی کہ نرفت و چہ بودنی کہ نبود

بہ دیریان سخنِ نرم گو کہ عشقِ غیور
بنائے بتکدہ افگند در دلِ محمودؒ

بخاکِ ہند نوائے حیات بے اثر است
کہ مردہ زندہ نگردد ز نغمۂ داؤدؑ

حلقہ بستند سرِ تربتِ من نوحہ گراں

دلبراں، زہرہ وشاں، گلبدناں، سیم براں

در چمن قافلۂ لالہ و گل رخت کشود

از کجا آمدہ اند ایں ہمہ خونیں جگراں؟

اے کہ در مدرسہ جوئی ادب و دانش و ذوق

نخرد بادہ کس از کارگہِ شیشہ گراں!

خرد افزود مرا درسِ حکیمانِ فرنگ

سینہ افروخت مرا صحبتِ صاحب نظراں!

بر کش آں نغمہ کہ سرمایۂ آب و گلِ تست

اے ز خود رفتہ تہی شو ز نوائے دگراں

کس ندانست کہ من نیز بہائے دارم

آں متاعم کہ شود دستِ زدِ بے بصراں

می تراشد فکرِ ما ہر دم خداوندے دگر
رَست ازیک بند تا افتاد در بندے دگر

بر سرِ بام آ نقاب از چہرہ بیباکانہ کش
نیست در کوئے تو چوں من آرزومندے دگر

بسکہ غیرت می برم از دیدۂ بینائے خویش
از نگہ با فم بہ رخسارِ تو روبندے دگر

یک نگہ، یک خندۂ دزدیدہ، یک تابندہ اشک
بہرِ پیمانِ محبت نیست سوگندے دگر

عشق را نازم کہ از بیتابیٔ روزِ فراق
جانِ ما را بست با دردِ تو پیوندے دگر

تا شوی بیباک تر در نالہ اے مرغِ بہار
آتشے گیر از حریمِ سینہ ام چندے دگر

چنگِ تیموری شکست آہنگِ تیموری بجاست
سر بروں می آرد از سازِ سمرقندے دگر

رہ مدہ در کعبہ اے پیرِ حرم اقبال را
ہر زماں در آستیں دارد خداوندے دگر

مرا ز دیدۂ بینا شکایتِ دگر است
کہ چوں بجلوہ درآئی حجابِ من نظر است

بہ نوریاں زمنِ پا بہ گِل پیامے گوئے
حذر ز مشتِ غبارے کہ خویشتن نگر است!

نوا زنیم و بہ بزمِ بہار می سوزیم
شرر بہ مشتِ پرِ ما ز نالۂ سحر است

زخود رمیده چه داند نوائے من زکجاست

جہانِ او دگر است و جہانِ من دگر است

مثالِ لالہ فتادم بگوشۂ چمنے

مرا ز تیرِ نگاہے نشانہ بر جگر است

بہ کیشِ زندہ دلاں زندگی جفاطلبی است

سفر بکعبہ نکردم کہ راہ بے خطر است

ہزار انجمن آراستند و برچیدند

دریں سراچہ کہ روشن زمشعلِ قمر است

زخاکِ خویش بہ تعمیرِ آدمے برخیز

کہ فرصتِ تو ب[illegible]م شرر است

اگر نہ بوالہوسی با تو نکتہ گویم

کہ عشق پختہ [illegible] نہ[illegible]ے بے اثر است

نوائے من بہ عجم آتشِ کہن افروخت

عرب ز نغمۂ شوقم ہنوز بے خبر است

بایں بہانہ دریں بزم محرمے جویم

غزل سرایم و پیغامِ آشنا گویم

بخلوتے کہ سخن می شود حجاب آنجا

حدیثِ دل بزبانِ نگاہ میگویم

پئے نظارۂ روئے تو می کنم پاکش

نگاہِ شوق بہ جوئے سرشک می شویم

چو غنچہ گرچہ بکارم گرہ زنند ولے

ز شوقِ جلوہ گہ آفتاب می رویم

چو موج سازِ وجودم ز سیلِ بے پرواست
گماں مبر کہ دریں بحر ساحلے جویم

میانۂ من داد و ربطِ دیدہ و نظر است
کہ در نہایتِ دوری ہمیشہ با اویم

کشید نقشِ جہانے بہ پردۂ چشمم
زدستِ شعبدہ بازے اسیرِ جادویم

درونِ گنبدِ در بستہ اش نگنجیدم
من آسمانِ کہن را چو خارِ پہلویم

بہ آشیاں نہ نشینم ز لذّتِ پرواز
گہے بہ شاخِ گلم گاہ بر لبِ جویم

خیز و نقاب برکشا، پردگیانِ ساز را
نغمۂ تازه یاد ده، مرغِ نواطراز را

جادہ زخونِ رہرواں تختۂ لالہ در بہار
نازِ کہ راہ می زند قافلۂ نیاز را؟

دیدۂ خوابناکِ او گر بہ چمن کشودۂ
رخصتِ یک نظر بدہ، نرگسِ نیم باز را

"حرفِ نگفتۂ شما، برلب کودکاں رسید"
از منِ بے زباں بگو، خلوتیانِ از را

سجدۂ تو برآورد، از دلِ کافراں خروش
اے کہ دراز ترکنی، پیشِ کساں نماز را

گرچہ متاعِ عشق را عقل بہائے کم نہد
من ندہم بہ تختِ جم، آہِ جگرگداز را

برہمنے بہ غزنوی گفت کرامتم نگر
تو کہ صنم شکستہ، بندہ شدی ایاز را

بملازمانِ سلطاں خبرے دہم ز رازے
کہ جہاں تواں گرفتن بنوائے دلگدازے
بمتاعِ خود چہ نازی کہ بہ شہرِ دردمنداں
دلِ غزنوی نیرزد بہ تبسّمِ ایازے
ہمہ نازِ بے نیازی، ہمہ سازِ بے نوائی
دلِ شاہ لرزہ گیرد ز گدائے بے نیازے
ز مقامِ من چہ پُرسی بہ طلسمِ دل اسیرم
نہ نشیبِ من نشیبے نہ فرازِ من فرازے

رہِ عاقلی رہا کن کہ باو تواں رسیدن
بدلِ نیازمندے بہ نگاہِ پاکبازے

بہ رہِ تو ناتمامم، ز تغافلِ تو خامم
من و جانِ نیم سوزے، تو و چشمِ نیم بازے

رہِ دیر تختۂ گل ز جبینِ سجدہ ریزم
کہ نیازِ من نگنجد بدو رکعتِ نمازے

ز ستیزِ آشنایاں چہ نیاز و ناز خیزد
دلکے بہانہ سوزے نگہے بہانہ سازے

بیا کہ ساقیِ گل چہرہ دست بہ چنگ است
چمن ز بادِ بہاراں جوابِ ارژنگ است

حنا ز خونِ دل نوبہار می بندد
عروسِ لالہ چہ اندازہ تشنۂ رنگ است!

نگاہ می رسد از نغمۂ دل افروزے
بمعنئ کہ برو جامۂ سخن تنگ است

بچشمِ عشق نگر تا سراغ او گیری
جہاں بچشمِ خرد سیمیاؤ نیرنگ است

ز عشق درسِ عمل گیر و ہرچہ خواہی کن
کہ عشق جوہرِ ہوش است و جانِ فرہنگ است

بلند تر ز سپہر است منزلِ من و تو
براہِ قافلہ خورشید میل فرسنگ است

ز خود گذشتہ اے قطرۂ محال اندیش
شدن بہ بحر و گہر بر نخاستن ننگ است

تو قدرِ خویش ندانی بہا ز تو گیرد
وگرنہ لعل درخشندہ پارۂ سنگ است

صورت نہ پرستم من، بتخانہ شکستم من
آں سیلِ سبک سیرم، ہر بند گسستم من
در بود و نبودِ من اندیشہ گمانہا داشت
از عشق ہویدا شد این نکتہ کہ ہستم من
در دیر نیازِ من، در کعبہ نمازِ من
زنّار بدوشم من، تسبیح بدستم من
سرمایۂ دردِ تو، غارت نتواں کردن
اشکے کہ ز دل خیزد، در دیدہ شکستم من

فرزانہ بگفتارم، دیوانہ بہ کردارم
از بادۂ شوقِ تو ہشیارم و مستم من

۱ ہوائے فرودیں در گلستاں میخانہ می سازد
سبو از غنچہ می ریزد، ز گُل پیمانہ می سازد

۲ محبت چوں تمام افتد، رقابت از میاں خیزد
بہ طوفِ شعلۂ پروانہ با پروانہ می سازد

۳ بہ سازِ زندگی سوزے، بہ سوزِ زندگی سازے
چہ بیدارانہ می سوزد چہ بیتابانہ می سازد!

۴ تنش از سایۂ بالِ تدروے لرزہ می گیرد
چو شاہیں زادۂ اندر قفس با دانہ می سازد

۵ بگو اقبال را اے باغباں رخت از چمن بندد
کہ ایں جادو نوا ما را ز گُل بیگانہ می سازد

---

۱ از ما بگو سلامے آں ترکِ تند خو را
کاتش زد از نگاہے یک شہرِ آرزو را

۲ ایں نکتہ را شناسد آں دل کہ دردمند است
من گرچہ توبہ گفتم نشکستہ ام سبو را

۳ اے بلبل از وفایش صد بار با تو گفتم
تو در کنار گیری باز ایں رمیدہ بو را

۴ رمزِ حیات جوئی؟ جز در تپش نیابی
در قلزم آرمیدن ننگ است آبجو را

۵ شادم کہ عاشقاں را سوزِ دوام دادی
درماں نیافریدی آزارِ جستجو را

۶ گفتی مجو وصالم بالاتر از خیالم
عذرِ نو آفریدی اشکِ بہانہ جو را

۷ از نالہ بر گلستاں آشوب محشر آور
تا دم بہ سینہ پیچد مگذار ہائے وہو را

آشنا ہر خار را از قصۂ ما ساختی
در بیابانِ جنوں بردی و رسوا ساختی

جرمِ ما از دانۂ تقصیرِ او سجدہ
نے بآں بیچارہ ہمی سازی نہ با ما ساختی

۵ صد جہاں می روید از کشتِ خیالِ ما چو گُل
یک جہاں و آں ہم از خونِ تمنّا ساختی

۶ پرتوِ حسنِ تو می افتد بروں مانندِ رنگ
صورتِ مے پردہ از دیوارِ مینا ساختی

۷ طرح نَو افگن کہ ما جِدّت پسند افتادہ ایم
ایں چہ حیرت خانۂ امروز و فردا ساختی!

---

۱ خوش آنکہ رختِ خرد را بہ شعلۂ مے سوخت
مثالِ لالہ متاعے ز آتشے اندوخت

۲ تو ہم ز ساغرِ مے چہرہ را گلستاں کن
بہار، خ[illegible] صوفیاں آموخت

دلم تپید ز محرومیٔ فقیہہ حرم
کہ پیرِ میکدہ جامے بفتوائے نفروخت

مسنج قدرِ سرود از نوائے بے اثرم
زبرقِ نغمہ تواں حاصلِ سکندر سوخت

صبا بہ گلشنِ دِلّیؔ سلامِ ما برساں
کہ چشمِ نکتہ وراں خاکِ آں دیار افروخت

بیار بادہ کہ گردوں بکامِ ما گردید
مثالِ غنچہ نوا از شاخسار دمید

خورم بیادِ تنک نوشیٔ امامِ حرم
کہ جذبہ صحبتِ یارانِ رازداں بخشید

[illegible] کا بہت سا حصہ بسر کیا اور بعد ازاں وہیں دفن ہو[illegible]

فزوں قبیلهٔ آں پخته کار باد که گفت
چراغِ راهِ حیات است جلوهٔ امّید

نوا ز حوصلهٔ دوستاں بلند تر است
غزل سرا شدم آنجا که هیچکس نشنید

عیارِ معرفتِ مشتری است جنسِ سخن
خوشم ازانکه متاعِ مرا کسے نخرید

زشعرِ دلکش، اقبال می تواں دریافت
که درسِ فلسفه میداد و عاشقی ورزید

تیر و سنان و خنجر و شمشیرم آرزوست
با من میا که مسلکِ شبّیرم آرزوست

۳ از بهرِ آشیانه خس اندوزیم نگر
باز این نگر که شعلهٔ در گیرم آرزوست

۴ گفتند لب بہ بند و ز اسرارِ ما مگو
گفتم که خیر! نعرهٔ تکبیرم آرزوست

۵ گفتند هرچه در دلت آید ز ما بخواه
گفتم که بے حجابیِ تقدیرم آرزوست

۶ از روزگارِ خویش ندانم جز این قدر
خوابم ز یاد رفته و تعبیرم آرزوست!

۷ کو آں نگاهِ ناز که اوّل دلم ربود
عمرت دراز باد همان تیرم آرزوست

دانهٔ سبحه به زنار کشیدن آموز

گر نگاهِ تو دوبین است ندیدن آموز

پا ز خلوت کدهٔ غنچه برون زن چو شمیم

با نسیمِ سحر آمیز و وزیدن آموز

آفریدند اگر شبنمِ بے مایه ترا

خیز و بر داغِ دل لاله چکیدن آموز

اگرت خارِ گل تازه رسے ساخته اند

پاسِ ناموسِ چمن دار و خلیدن آموز

باغباں گر ز خیابانِ تو برکند ترا

صفتِ سبزه دگر باره دمیدن آموز

تا تو سوزنده تر از شعله برآئی بیروں

عود آسا ستم کده گرم و رسیدن آموز

تا کجا در تهِ بالِ دگراں می باشی
در ہوائے چمن آزادہ پریدن آموز

در بتخانہ زدم، مُغ بچگانم گفتند
آتشے در حرم افروز و تپیدن آموز

ز خاکِ خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست
تجلّیٔ دگرے درخورِ تقاضا نیست

بملکِ جم نہ دہم مصرعِ نظیری را
"کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست"

اگرچہ عقلِ فسوں پیشہ لشکرے انگیخت
تو دل گرفتہ نہ باشی کہ عشق تنہا نیست

✓ تو ره شناس نه و ز مقام بیخبری
چه نغمه ایست که در بربط سلیمی نیست

۴ نظر بخویش چنان بسته ام که جلوۀ دوست
جهان گرفت و مرا فرصت تماشا نیست

بیا که غلغله در شهر دلبران فگنیم
جنون زنده دلان هرزه گرد صحرا نیست

ز قید و صید نهنگان حکایتی آور
مگو که زورق ما روشناس دریا نیست

مرید همت آن رهروم که پا نگذاشت
به جاده ای که در او کوه و دشت و دریا نیست

✓ شریک حلقۀ رندان باده پیما باش
حذر ز بیعت پیری که مرد غوغا نیست

برہنہ حرف نہ گفتن کمالِ گویائی است
حدیثِ خلوتیاں جز بہ رمز و ایما نیست

موج را از سینۂ دریا گسستن می‌تواں
بحرِ بے پایاں بجوئے خویش بستن می‌تواں

از نوائے می‌تواں یک شہرِ دل در خوں نشاند
یک چمن گل از نسیمے سینہ خستن می‌تواں

می‌تواں جبریل را گنجشکِ دست آموز کرد
شہپرش را [illegible] بستن می‌تواں

[illegible]

[illegible]

گر بخود محکم شوی سیلِ بلا انگیز چیست

مثلِ گوهر در دلِ دریا نشستن می توان

من فقیرِ بے نیازم مشربم این است و بس

مومیائی خواستن نتوان شکستن می توان

صد نالهٔ شبگیرے، صد صبح بلاخیزے

صد آهِ شرر ریزے، یک شعر دلاویزے

در عشق و هوسناکی دانی که تفاوت چیست

آں تیشهٔ فرهادے، ایں حیلهٔ پرویزے

ہوشم بردائے مطرب، ہستم کند اے ساقی
گلبانگِ دل آویزے از مرغِ سحر خیزے
از خاکِ سمرقندے ترسم کہ دگر خیزد
آشوبِ ہلاکوئے ہنگامہ چنگیزے

مطرب غزلے بیتے از مرشدِ رومی آور
تا غوطہ زند جانم در آتشِ تبریزے

باز بہ سرمہ تاب دہ چشمِ کرشمہ زائے را
ذوقِ جنوں دو چند کن شوقِ غزل سرائے را
نقشِ دگر طراز دہ آدمِ پختہ تر بیار
لعبتِ خاک ساختن می نسزد خدائے را

قصّۂ دل نگفتنی است، دردِ جگر نہفتنی است

خلوتیاں! کجا برم لذّتِ ہائے ہائے را

آہِ درو نہ تاب کو، اشکِ جگر گداز کو

شیشہ بسنگ می زنم عقل گرہ کشائے را

بزم بہ باغ و راغ کش، زخمہ بہ تارِ چنگ زن

بادہ بخور، غزل سرائے، بند گشا قبائے را

صبح دمید و کارواں کرد نماز و رخت بست

تو نشنیدۂ مگر زمزمۂ درائے را

تا زِ شہاں نکشتہ زخمِ کرم نمی خورم

رنگرے بپرسشے مرحمت ایں گدائے را

فریبِ کشمکشِ عقل دیدنی دارد
که میرِ قافله و ذوقِ رهزنی دارد

نشانِ راه ز عقلِ هزار حیله مپرس
بیا که عشق کمالے زیک فنی دارد

فرنگ گرچه سخن با ستاره میگوید
حذر که شیوهٔ او رنگِ جوزنی دارد

ز مرگ و زیست چه پرسی دریں رباطِ کهن
که زیست کاهشِ جاں، مرگ جانکنی دارد

سرِ مزارِ شهیدے یکے عنان درکش
که بے زبانیِ او حرفِ گفتنی دارد

دگر بدشتِ عرب خیمه زن که بزمِ عجم
مےِ گذشته و جامِ شکستنی دارد

نہ شیخِ شہر نہ شاعر نہ خرقہ پوش اقبال
فقیرِ راہ نشین است و دل غنی دارد

حسرتِ جلوہ آں ماہِ تمامے دارم
دست بر سینہ نظر بر لبِ بامے دارم
حسن می گفت کہ شامے نہ پذیرد سحرم
عشق می گفت تب و تابِ دوامے دارم
نہ بامروز اسیرم نہ بہ فردا نہ بہ دوش
نہ نشیبے نہ فرازے نہ مقامے دارم
بادۂ را نہ بہ مینا نہ گسارے جویم
[illegible] دم

بے نیازانہ ز شوریدہ نوایم مگذر
مرغِ لاہوتم و از دوست پیامے دارم

پردہ برگیرم و در پردہ سخن میگویم
تیغِ خونریزم و خود را بہ نیامے دارم

بشاخِ زندگی مانمے ز تشنہ لبی است
تلاشِ چشمۂ حیواں دلیلِ کم طلبی است

حدیثِ دل بکہ گویم چہ راہ برگیرم
کہ آہ بے اثر است و نگاہ بے ادبی است

غزل بزمزمہ خواں پردہ پست تر گرداں
ہنوز نالہ مرغاں نوائے زیر لبی است

متاعِ قافلهٔ ما حجازیان بُردند
ولے زبان نکشائی که یارِ ما عربی است

نهالِ تُرک زبرقِ فرنگ بار آورد
ظهورِ مصطفوی را بهانه بولهبی است

مسنج معنیٔ من در عیارِ هند و عجم
که اصلِ این گهر از گریه هائے نیم شبی است

بیا که من زخُمِ پیرِ روم آوردم
مے سخن که جوان تر ز بادهٔ عنبی است

فرقے نه نهد عاشق در کعبه و بتخانه
این جلوتِ جانانه، آن خلوتِ جانانه

شادم که مزارِ من در کوئے حرم بستند
راہے ز مژہ کاوم از کعبہ بہ بتخانہ

از بزمِ جہاں خوشتر از حور و جناں خوشتر
یک ہمدم فرزانہ وز بادہ دو پیمانہ

ہر کس نگہے دارد، ہر کس سخنے دارد
در بزمِ تو می خیزد افسانہ ز افسانہ

ایں کیست کہ بر دلہا آوردہ شبیخونے؟
صد شہرِ تمنّا را یغما زدہ ترکانہ!

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بہ کمند آور اے ہمتِ مردانہ

۷ اقبال بہ منبر زد رازے کہ نباید گفت
ناپختہ بروں آمد از خلوتِ میخانہ

بے تو از خوابِ عدم دیدہ کشودن نتواں

بے تو بودن نتواں با تو نبودن نتواں

در جہاں ست دلِ ما کہ جہاں در دلِ ماست

لب فرو بند کہ ایں عقدہ کشودن نتواں

دلِ یاراں ز نواہائے پریشانم سوخت

من ازاں نغمہ تپیدم کہ سرودن نتواں

اے صبا از نمک افشانیِ شبنم چہ شود

تب و تاب از جگرِ لالہ ربودن نتواں

دل بحق بند و کشادے ز سلاطیں مطلب

کہ جبیں بر درِ ایں بتکدہ سودن نتواں

این گنبدِ مینائی، این پستی و بالائی

در شد بدلِ عاشق، با این همه پہنائی

اسرارِ ازل جوئی؟ بر خود نظرے وا کن

یکتائی و بسیاری، پنہانی و پیدائی

اے جانِ گرفتارم، دیدی که محبت چیست

در سینه نیاسائی، از دیده بروں آئی

برخیز که فروردیں افروخت چراغِ گل

برخیز و دمے بنشیں با لالۂ صحرائی

عشق است و ہزار افسوں، حسن است و ہزار آئیں

نے من بشمار آیم، نے تو بشمار آئی

صد رہ بفلک بر شد، صد رہ بزمیں در شد

خاقانی و فغفوری، جمشیدی و دارائی

ہم با خود و ہم با او، ہجراں کہ وصال است ایں؟
اے عقل چہ میگوئی، اے عشق چہ فرمائی

بہ یکے از صوفیہ نوشتہ شد

ہوسِ منزلِ لیلیٰ نہ تو داری و نہ من
جگرِ گرمیٔ صحرا نہ تو داری و نہ من
من جواں ساقی و تو پیرِ کہن میکدہٖ
بزمِ ما تشنہ و صہبا نہ تو داری و نہ من
دل و دیں در گروِ زہرہ وشانِ عجمی!
آتشِ شوقِ سلیمیٰ نہ تو داری و من
خزفے بود کہ از ساحلِ دریا چیدیم
دانہ گوہر یکتا نہ تو داری و نہ من

دگر از یوسفِ گم گشته سخن نتوان گفت
تپشِ خونِ زلیخا نه تو داری و نه من

به که با نورِ چراغِ تهِ داماں سازیم
طاقتِ جلوۂ سینا نه تو داری و نه من

دلیلِ منزلِ شوقم بدامنم آویز
شررِ ز آتشِ نابم بخاکِ خویش آمیز
عروسِ لاله برون آمد از سراچۂ ناز
بیا که جانِ تو سوزم ز حرفِ شوق انگیز
بهر زمانه به اسلوبِ تازه می گویند
حکایتِ غمِ فرہاد و عشرتِ پرویز

اگرچه زادهٔ هندم فروغِ چشمِ من است
ز خاکِ پاکِ بخارا و کابل و تبریز!

در جهانِ دلِ ما دورِ قمر پیدا نیست
انقلابیست ولی شام و سحر پیدا نیست
وائے آں قافلہ کز دونیٔ همت میخواست
رهگذارے که درو هیچ خطر پیدا نیست
بگذر از عقل و درآویز بموجِ یمِ عشق
که در آں جوئے تنک مایہ گہر پیدا نیست

آنچه مقصودِ تگ و تازِ خیالِ من و تست
هست در دیده و مانند نظر پیدا نیست

گریۂ ما بے اثر نالۂ ما نارسا است

حاصلِ این سوز و ساز یک دلِ خونین نو است

در طلبش دل تپید دیر و حرم آفرید

ما بہ تمنّائے او، او بہ تماشائے ماست

پردگیان بے حجاب، من بہ خودی در شدم

عشقِ غیورم نگر اہلِ تماشا گر است

مطربِ مے خانہ دوش نکتۂ دلکش سرود

بادہ چشیدن خطاست بادہ کشیدن رو است

زندگیٔ رہروان در تگ و تاز است و بس

قافلۂ موج را جادہ و منزل کجاست

شعلۂ درگیر زد بر خس و خاشاکِ من

مرشدِ رومی کہ گفت منزلِ ما کبریا است

سوزِ سخن ز نالهٔ مستانهٔ دل است
این شمع را فروغ ز پروانهٔ دل است
مشتِ گلیم و ذوقِ فغانے نداشتیم
غوغائے ما ز گردشِ پیمانهٔ دل است
این تیره خاکدان که جهانش نام کرد
فرسوده پیکرے ز صنم خانهٔ دل است
اندر رصد نشسته حکیم ستاره بین
در جستجوے مرحلهٔ بیگانهٔ دل است
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غافل ترے ز مردِ مسلماں ندیده ام
دل درمیانِ سینه و بیگانهٔ دل است

سطوت از کوه ستانند و بکاهی بخشند

کلهٔ جم بگدائے سر راهی بخشند

"در رهِ عشق فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست"

ید بیضا بسیاهی بخشند

نگاه [illegible]

گاه باشد که بزندانی چاهی بخشند

فقر را نیز جهانبان و جهانگیر کنند

[illegible]

عشقِ پامالِ خرد گشت و جہاں دیگر شد
بود آیا کہ مرا رخصتِ آہے بخشند

نہ تو اندر حرم گنجی نہ در بتخانہ می آئی
ولیکن سوئے مشتاقاں چہ مشتاقانہ می آئی

قدم بیباک تر نہ در حریمِ جانِ مشتاقاں
تو صاحب خانۂ آخر چرا دزدانہ می آئی

بغارت می بری سرمایۂ تسبیح خواناں را
بشبخونِ دلِ زناریاں ترکانہ می آئی

گہے صد لشکر انگیزی کہ خونِ دوستاں ریزی
گہے در انجمن با شیشہ و پیمانہ می آئی

بہ نخل کلیمے بے محابا شعلہ می ریزی
تو بر شمع یتیمے صورت پروانہ می آئی

بیا اقبال جامے از خمستان خودی درکش
تو از میخانۂ مغرب ز خود بیگانہ می آئی

تب و تاب بتکدۂ عجم نرسد بسوز و گداز من
کہ بیک نگاہ محمد عربی گرفت حجاز من
نہ چنیم کہ عقل بہانہ جو گرہے بروئے گرہ زند
نظرے کہ گردش چشم تو شکند طلسم مجاز من

نرسد ترا اگرے اے خرد بہ تپیدن دل زندۂ
گذشتہ فسون و فسانۂ حریم سوز و گداز من

مثلِ آئینہ مشو محوِ جمالِ دگراں

از دل و دیدہ فرو شوئے خیالِ دگراں

آتش از نالۂ مرغانِ حرم گیر و بسوز

آشیانے کہ نہادی بہ نہالِ دگراں

در جہاں بال و پرِ خویش کشودن آموز

کہ پریدن نتواں با پر و بالِ دگراں

مرد آزادم و آں گونہ غیورم کہ مرا

می تواں کشت بیک جامِ زلالِ دگراں

اے کہ نزدیک تر از جانی و پنہاں ز نگہ

ہجرِ تو خوشتر م آید ز وصالِ دگراں

جہانِ عشق نہ میری نہ سروری داند
ہمیں بس است کہ آئینِ چاکری داند
نہ ہر کہ طوفِ بُتے کرد و بست زُنّارے
صنم پرستی و آدابِ کافری داند
ہزار خیبر و صد گونہ اژدر است اینجا
نہ ہر کہ نانِ جویں خورد حیدری داند
بچشمِ اہلِ نظر از سکندر افزون است
گدا گرے کہ مآلِ سکندری داند
بعشوہ ہائے جوانانِ ماہ سیما چیست
در آ بحلقۂ پیرے کہ دلبری داند
فرنگ شیشہ گری کرد و جام و مینا ریخت
بحیرتم کہ ہمیں شیشہ را پری داند!

چه گویمت ز مسلمانِ نامسلمانے
جز این که پورِ خلیل است و آزری داند
یکے به غمکدهٔ من گذر کن و بنگر
ستاره سوختهٔ کیمیاگری داند!

بیا بمجلس اقبال و یک دو ساغر کش
اگرچه سر نتراشد قلندری داند

خواجه نیست که چوں بنده پرستارش نیست
بنده نیست که چوں خواجه سزاوارش نیست
گرچه از طور و کلیم است بیان واعظ
تابِ آں جلوه نا آئینهٔ گفتارش نیست

پیرِ ما مصلحتاً رو بمجاز آورد است

ورنه با زهره وشاں ہیچ سرِ کارش نیست

دل با و بند و ازیں خرقه فروشاں بگریز

نشوی صید غزالے که ز تا تارش نیست

نغمهٔ عافیت از بربطِ من می طلبی؟

از کجا بر کشم آں نغمه که در تارش نیست

دلِ ما قشقه زد و بر بستی کرد ولے

آں چناں کرد که شائستهٔ زنارش نیست

عشق در صحبتِ میخانه بگفتار آید

زانکه در دیر و حرم محرمِ اسرارش نیست

۱ بیا کہ بلبلِ شوریدہ نغمہ پرداز است
عروسِ لالہ سراپا کرشمہ و ناز است

۲ نوا ز پردۂ غیب است اے مقام شناس
نہ از گلوئے غزل خواں نہ از رگِ ساز است

۳ کسے کہ زخمہ رساند بتارِ سازِ حیات
ز من بگیر کہ آں بندہ محرمِ راز است

۴ مرا ز پردگیانِ جہاں خبر دادند
ولے زباں نگشایم کہ چرخ کج باز است

۵ سخن درشت مگو در طریقِ یاری کوش
کہ صحبتِ من و تو در جہاں خدا ساز است

۶ کجاست منزلِ ایں خاکدانِ تیرہ نہاد؟
کہ ہرچہ ہست چو ریگِ رواں بہ پرواز است

تنم گُلے زخیابانِ جنّتِ کشمیر

دل از حریمِ حجاز و نوا زِ شیراز است

خاکیم و تند سیر مثالِ ستاره ایم

در نیلگوں یمے بتلاشِ کناره ایم

بود و نبودِ ماست زیک شعلۂ حیات

از لذّتِ خودی چو شرر پاره پاره ایم

با نوریاں بگو که زعقلِ بلند دست

ما خاکیاں بدوشِ ثریّا سواره ایم

در عشق غنچه ایم که لرزد زبادِ صبح

در کارِ زندگی صفتِ سنگِ خاره ایم

چشم آفریدہ ایم چو نرگس دریں چمن
رو بند بر کشا کہ سراپا نظارہ ایم

عرب از سرشکِ خونم ہمہ لالہ زار بادا
عجم رمیدہ بو را نفسم بہار بادا
تپش است زندگانی تپش است جاودانی
ہمہ ذرہ ہائے خاکم دلِ بیقرار بادا
نہ بہ جادۂ قرارش نہ بہ منزلے مقامش
دلِ من مسافرِ من کہ خدا اش یار بادا
حذر از خرد کہ بندد ہمہ نقش نامرادی
دلِ ما بَرد بسازے کہ گسستہ تار بادا

تو جوانِ خام سوزے، سخنم تمام سوزے
غزلے که می سرایم بتو سازگار بادا
چو بجان من درآئی دگر آرزو نه بینی
مگر این که شبنمِ تو یمِ بے کنار بادا

نشود نصیب جانت که دمے قرار گیرد
تب و تاب زندگانی بتو آشکار بادا

نظرِ تو همه تقصیر و خرد کوتاهی
نرسی جز به تقاضائے کلیم اللهی
ره کو راست بجو [illegible] که راهِ
جاده را گم نکند در تہِ دریا ماهی

حاجتے پیشِ سلاطین نبرد مردِ غیور
چہ تواں کرد کہ از کوہ نیاید کاہی

مگذر از نغمۂ شوقم کہ بیابی درِ وے
رمزِ درویشی و سرمایۂ شاہنشاہی

نفسم با تو کند آنچہ بہ گل کرد نسیم
اگر از لذتِ آہِ سحری آگاہی

اے فلک چشمِ تو بیباک و بلاجوست ہنوز
می شناسم کہ تماشائے دگر می خواہی

سرخوش از بادۂ تو خم شکنے نیست کہ نیست
مستِ لعلینِ تو شیریں سخنے نیست کہ نیست

در قبائے عربی خوشتر ک آئی بہ نگاہ
راست بر قامتِ تو پیرہنے نیست کہ نیست

گرچہ لعلِ تو خموش است ولے چشمِ ترا
با دلِ خون شدۂ ما سخنے نیست کہ نیست

تا حدیثِ تو کنم بزمِ سخن می سازم
ورنہ در خلوتِ من انجمنے نیست کہ نیست

اے مسلماں دگر اعجاز سلیماں آموز
دیدہ بر خاتمِ تو اہرمنے نیست کہ نیست

اگرچہ زیبِ سرش افسر و کلاہے نیست
گدائے کوئے تو کمتر ز پادشاہے نیست

بخواب رفتہ جوانان و مُردہ دل پیراں

نصیبِ سینۂ کس آہِ صبحگاہے نیست

باین بہانہ بدشتِ طلب ز پا منشیں

کہ در زمانۂ ما آشنائے راہے نیست

ز وقتِ خویش چہ غافل نشستۂ دریاب

زمانۂ کہ حسابش ز سال و ماہے نیست

دریں رباطِ کہن چشمِ عافیت داری؟

ترا بکشمکشِ زندگی نگاہے نیست

گناہِ ما چہ نویسند کاتبانِ عمل

نصیبِ ما ز جہانِ تو جز نگاہے نیست

بیا کہ دامنِ اقبال را بدست آریم

کہ او ز خرقہ فروشانِ خانقاہے نیست

شعلہ در آغوش دارد عشقِ بے پروائے من
بر نخیزد یک شرار از حکمتِ نازائے من

چوں تمام افتد سراپا ناز می گردد نیاز
قیس را لیلےٰ ہمی نامند در صحرائے من

بہرِ دہلیزِ تو از ہندوستاں آوردہ ام
سجدۂ شوقے کہ خوں گردید در سیمائے مَن

تیغِ لَا در پنجۂ ایں کافرِ دیرینہ دہ
باز بنگر در جہاں ہنگامۂ اِلّائے من

گردشے باید کہ گردوں از ضمیرِ روزگار
دوشِ من، باز آرد اندر کسوتِ فردائے من

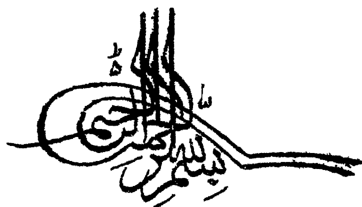
از سپہرِ بارگاہت یک جہاں وافر نصیب
جلوۂ داری دریغ از وادیٔ سینائے من

یا خدا در پردہ گویم با تو گویم آشکار
یا رسول اللہ! او پنہان و تو پیدائے من!

بتانِ تازہ تراشیدۂ دریغ از تو
درونِ خویش نہ کاویدہ دریغ از تو
چناں گداختۂ از حرارتِ افرنگ
ز چشمِ خویش تراویدۂ دریغ از تو
بگو چہ کہ دہد خاک را بہائے بلند
بہ نیم غمزہ نیرزیدۂ دریغ از تو
گرفتم ایں کہ کتابِ خرد فرو خواندی
حدیثِ شوق نہ فہمیدۂ دریغ از تو

طوافِ کعبہ زدی گردِ دیر گردیدی
نگہ بخویش نہ پیچیدۂ دریغ از تو

نقشِ فرنگ



نقشِ فرنگ

پیام

از من اے باد صبا گوے بہ دانائے فرنگ
عقل تا بال کشود است گرفتار تر است
برق را ایں بجگر می زند آں رام کند
عشق از عقلِ فسوں پیشہ جگردار تر است

چشم جز رنگِ گل و لاله نه بیند ورنه
آنچه در پردهٔ رنگ است پدیدارتر است

عجب آن نیست که اعجازِ مسیحا داری
عجب این است که بیمارِ تو بیمارتر است

دانش اندوختهٔ دل ز کفِ انداختهٔ
آه زان نقدِ گرانمایه که در باختهٔ!

حکمت و فلسفه کارے است که پایانش نیست
سیلیِ عشق و محبت به دبستانش نیست

بیشتر راهِ دلِ مردمِ بیدار زنند
فتنهٔ نیست که در چشمِ سخندانش نیست

دلِ زنارِ خنکِ او به تپیدن نه رسد
آتشے در خلشِ غمزهٔ پنهانش نیست

دشت و کہسار نوردید و غزالے نگرفت

طوفِ گلشن زد و یک گل بہ گریبانش نیست

چارہ ایں است کہ از عشق کشادے طلبیم

پیشِ او سجدہ گذاریم و مرادے طلبیم

عقل چوں پائے دریں راہِ خم اندر خم زد

شعلہ در آب دوانید و جہاں برہم زد

کیمیا سازئ او ریگِ رواں را زر کرد

بر دلِ سوختہ اکسیرِ محبت کم زد

وائے بر سادگئ ما کہ فسونش خوردیم

رہزنے بود کمیں کرد و رہِ آدم زد

ہنرش خاک بر آورد ز تہذیبِ فرنگ

باز آں خاک بچشمِ پسرِ مریم زد

شررے کاشتن و شعلہ درودن تا کے
عقدہ بر دل زدن و باز کشودن تا کے

عقلِ خود بیں دگر و عقلِ جہاں بیں دگر است
بالِ بلبل دگر و بازوئے شاہیں دگر است
دگر است آں کہ برد دانہ افتادہ زخاک
آں کہ گیرد خورش از دانۂ پرویں دگر است
دگر است آں کہ زند سیرِ چمن مثلِ نسیم
آں کہ درشد بہ ضمیرِ گل و نسریں دگر است
دگر است آنسوئے نہ پردہ کشادن نظرے
ایں سوئے پردہ گمان و ظن و تخمیں دگر است

اے خوش آں عقل کہ پہنائے دو عالم با اوست
نورِ افرشتہ و سوزِ دلِ آدم با اوست

ما ز خلوت کدۂ عشق برون تاختہ ایم

خاکِ پا را صفتِ آئینہ پرداختہ ایم

در نگر ہمتِ ما را کہ بہ دارے فگنیم

دو جہاں را کہ نہاں بُردہ نہاں باختہ ایم

پیشِ ما میگذرد سلسلۂ شام و سحر

بر لبِ جوئے رواں خیمہ برافراختہ ایم

در دلِ ما کہ بہ ایں دیرِ کہن شبخوں ریخت

آتشے بود کہ در خشک و تر انداختہ ایم

شعلہ بودیم شکستیم و شرر گردیدیم

صاحبِ ذوق و تمنا و نظر گردیدیم

عشق [illegible] پیشہ و ہر بند شکست

آدم از فتنۂ او صورتِ ماہی در شست

رزم بر بزم پسندید و سپاہے آراست
تیغِ او جز بہ سر و سینۂ یاراں نہ نشست
رہزنی را کہ بنا کرد جہاں بانی گفت
ستمِ خواجگیٔ او کمرِ بندہ شکست
بے حجابانہ ببانگِ دف و نَے می رقصد
جامے از خونِ عزیزانِ تنک مایہ بدست
وقت آں است کہ آئینِ دگر تازہ کنیم
لوحِ دل پاک بشوئیم و ز سر تازہ کنیم
افسرِ پادشہی رفت و بہ یغمائی رفت
نے اسکندری و نغمۂ دارائی رفت
کوہکن تیشہ بدست آمد و پرویزی خواست
عشرتِ خواجگی و محنتِ لالائی رفت

یوسفی را ز اسیری به عزیزی بردند
همه افسانه و افسونِ زلیخائی رفت

رازهائے که نهان بود بیازار افتاد
آن سخن سازی و آن انجمن آرائی رفت

چشم بکشائے اگر چشمِ تو صاحب نظر است
زندگی در پئے تعمیرِ جهانِ دگر است

من درین خاکِ کهن گوهرِ جان می بینم
چشمِ هر ذرّه چو انجم نگران می بینم

دانه را که بآغوشِ زمین است هنوز
شاخ در شاخ و برومند و جوان می بینم

کوه را مثلِ پرِ کاه سبک می یابم
پرِ کاهے صفتِ کوهِ گران می بینم

انقلابے کہ نگنجد بہ ضمیرِ افلاک

بینم و ہیچ ندانم کہ چساں می بینم

خرّم آں کس کہ دریں گردِ سوارے بیند

جوہرِ نغمہ ز لرزیدنِ تارے بیند

زندگی جوئے رواں است و رواں خواہد بود

ایں مئے کہنہ جواں است و جواں خواہد بود

آنچہ بود است و نباید ز میاں خواہد رفت

آنچہ بایست و نبود است ہماں خواہد بود

عشق از لذّتِ دیدار سراپا نظر است

حسن مشتاقِ نمود است و عیاں خواہد بود

آں زمینے کہ بہ پرورگریہ ٔ خونیں زدہ ام

اشکِ من در جگرش لعلِ گراں خواہد بود

"مژدهٔ صبح دریں تیره شبانم دادند
شمع کشتند و ز خورشید نشانم دادند"

جمعیتُ الاقوام

بر فتد تا روشِ رزم دریں بزمِ کہن
دردمندانِ جہاں طرحِ نو انداختہ اند
من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہرِ تقسیمِ قبور انجمنے ساختہ اند!

شوپن ہار و نیٹشا

مرغے ز آشیانہ بسیرِ چمن پرید
خارے ز شاخِ گل بہ تنِ نازکش خلید

بدگفت فطرتِ چمنِ روزگار را
از دردِ خویش و ہم ز غمِ دیگراں تپید

داغے ز خونِ بیگنہے لالہ را شمرد
اندر طلسمِ غنچہ فریبِ بہار دید

گفت اندریں سرا کہ بنایش فتادہ کج
صبحے کجا کہ چرخ درو شامہا نہ چید

نالید تا بحوصلۂ آں نوا طراز
خوں گشت نغمہ در دو چشمش فرو چکید

سوزِ فغانِ او بدلِ ہدہدے گرفت
با نوکِ خویش خار ز اندامِ او کشید
گفتش کہ سودِ خویش ز جیبِ زیاں برآر
گُل از شگافِ سینہ زرِ ناب آفرید
درماں ز درد ساز اگر خستہ تن شوی
خوگر بہ خار شو کہ سراپا چمن شوی

فلسفہ و سیاست

فلسفی را با سیاست داں بیک میزاں مسنج
چشمِ آں خورشید کورے دیدۂ ایں بے نمے
آں تراشد قولِ حق را حجّتِ نا استوار
ویں تراشد قولِ باطل را دلیلِ محکمے!

صحبتِ رفتگاں

(در عالمِ بالا)

ٹالسٹائے

بارکشِ اہرمن لشکریِ شہریار — از پئے نانِ جویں تیغِ ستم برکشید

زشت بہ چشمش نکوست مغز نداند ز پوست — مردکِ بیگانہ دوست سینۂ خویشاں درید

داروئے بیہوشی است تاج، کلیسا، وطن — جانِ خدا داد را خواجہ بجامے خرید

کارل مارکس

رازدانِ جزو و کل از خویش نامحرم شد است

آدم از سرمایہ داری قاتلِ آدم شد است

ٹالسٹائے :- روس کا مشہور مصلح جس نے یورپ کی سرمایہ داری کے خلاف آواز بلند کی

کارل مارکس :- جرمنی کا مشہور اسرائیلی ماہر اقتصادیات جس نے سرمایہ داری خلاف قلمی جہاد کیا اس کی مشہور کتاب موسومہ "سرمایہ" کو "اشتراکی بائبل" تصور کرنا چاہیے۔

ہیگل

جلوه دهد باغ و راغ معنی مستور را
عین حقیقت نگر حنظل و انگور را

فطرت اضداد خیز لذت پیکار داد
خواجه و مزدور را آمر و مامور را

ٹالسٹائے

عقل دو رو آفرید فلسفهٔ خود پرست
درس تمامی دهی بندهٔ مزدور را؟

مزدک

دانهٔ ایران ز کشت زار و قیصر بر دمید
مرغ بوم می رقصد اندر قصر سلطان و امیر

مدتے در آتش نمرود می سوزد خلیل
تا تهی گردد حریمش از خداوندان پیر

دور پرویزی گذشت ای کشتهٔ پرویز خیز
نعمت گم گشتهٔ خود را ز خسرو باز گیر

[illegible]

نگار من که بسی ساده و کم آمیز است
ستیزه کیش و ستم کوش و فتنه انگیز است

برونِ او ہمہ بزم و درونِ او ہمہ رزم
زبانِ او ز مسیح و دلش ز چنگیز است
گسست عقل و جنوں رنگ بست و دیدہ گداخت
درآ بجلوہ کہ جانم ز شوق لبریز است
اگرچہ تیشۂ من کوہ را ز پا آورد
ہنوز گردشِ گردوں بکامِ پرویز است
ز خاک تا بہ فلک ہر چہ ہست رہ پیماست
قدم کشائے کہ رفتارِ کارواں تیز است

نٹشا

از نیستیِ عناصرِ انساں دلش تپید
فکرِ حکیم پیکرِ محکم ترآ فرید
افگند در فرنگ صد آشوبِ تازہ
دیوانۂ بکارگہِ شیشہ گر رسید!

حکیم آئن سٹائن

جلوہ می خواست مانندِ کلیمِ ناصبور

تا ضمیرِ مستنیرِ او کشود اسرارِ نور!

از فرازِ آسمان تا چشمِ آدم یک نفس

زود پروازے کہ پروازش نیاید در شعور!

خلوتِ او در زغالِ تیرہ فام اندر مغاک!

جلوتش سوزد درختے را چو خس بالائے طور!

بے تغیّر در طلسمِ چون و چند و بیش و کم!

برتر از پست و بلند و دیر و زود و نزد و دور!

در نہادش تار و شید و سوز و ساز و مرگ و زیست

اہرمن از سوزِ او وز سازِ او جبریل و حور!

آئن سٹائن - جرمنی کا مشہور ماہر ریاضیات و طبعیات جس نے حال میں نظریہ اضافیت کا حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔

من چہ گویم از مقامِ آں حکیمِ نکتہ سنج
کردہ زردشتے ز نسلِ موسےٰ و ہاروں ظہور!

بائرن

مثالِ لالہ دگر شعلہ از زمیں دمید
اگر بہ خاکِ گلستاں تراود از جانش

نبود در خورِ طبعش ہوائے سردِ فرنگ
تپید پیکِ محبت ز خوی پیامش

خیالِ او چہ پریخانہ ٔ بنا کرد است
شبابِ خویش کند از حلاوتِ پاشش

گذاشت طائرِ ہستی نشیمن خود را
کہ سازگار تر افتد بہ آتشِ ہوشش!

نٹشا

گر نوا خواہی ز پیش او گریز — در نئے کلکش غریو تندر است

نیشتر اندر دل مغرب فشرد — دستش از خون چلیپا احمر است

آنکہ بر طرح حرم بتخانہ ساخت — قلب او مومن دماغش کافر است

خویش را در نار آں نمرود سوز

زانکہ بستان خلیلؑ از آذر است

نوٹ:- نٹشا نے مسیحی فلسفہ اخلاق پر زبردست حملہ کیا ہے۔ اس کا دماغ اس لئے کافر ہے کہ وہ خدا کا منکر ہے گو بعض اخلاقی نتائج میں اس کے افکار مذہب اسلام کے بہت قریب ہیں۔ "قلب او مومن دماغش کافر است"۔ نبی کریمؐ نے اسی قسم کا جملہ اُمیۃ ابن الصلت (عرب شاعر) کی نسبت کہا تھا۔ "آمن لسانہ وکفر قلبہ"

[illegible]

جلال و ہیگل

می گشودم شبے بناخن فکر — عقدہ ہائے حکیم المانی
آنکہ اندیشہ اش برہنہ نمود — ابدی را ز کسوتِ آنی
پیشِ عرضِ خیالِ او گیتی — خجل آمد ز تنگ دامانی
چوں بدریائے او فرو رفتم — کشتیِ عقل گشت طوفانی
خواب بر من دمید افسونے — چشم بستم ز باقی و فانی
نگہِ شوق تیز تر گردید — چہرہ بنمود پیرِ یزدانی
آفتابے کہ از تجلیِّ او — اُفقِ روم و شام نورانی
شعلہ اش در جہانِ تیرہ نہاد — بہ بیاباں چراغِ رہبانی
معنی از حرفِ او ہمی روید — صفتِ لالہ ہائے نعمانی
گفت با من، چہ خفتۂ برخیز — بہ سرابے سفینہ می رانی؟

بہ خبر در راہِ عشق می پوئی؟
بہ چراغ آفتاب می جوئی؟"

پٹوفی

شاعرِ جوانا مرگ ہنگری کہ در معرکہ کارزار در حمایت وطن کشتہ شد

و نعشِ او نیافتند تا یادگارِ حاکی از و بماند

نفسے دریں گلستاں ز عروس گل سرودی
بدلے غمے فزودی ز دلے غمے ربودی
تو بخونِ خویش بستی کفِ لالہ انگارے
تو باہِ صبحگاہے دلِ غنچہ را کشودی
بنوائے خود گم استی سخن تو مرقدِ تو
بہ زمیں نہ باز رفتی کہ تو از زمیں نہ بودی!

محاورہ مابین حکیم فرنسوی اگسٹس کومٹ و مردِ مزدور

حکیم

"بنی آدم اعضائے یکدیگر اند" | همان نخل را شاخ و برگ و بر اند

دماغ از خرد زاست از فطرت است | اگر پا زمین سا ست از فطرت است

یکے کار فرما، یکے کارساز | نیاید ز محمود کارِ ایاز

نہ بینی کہ از قسمتِ کارِ زیست

سراپا چمن می شود خارِ زیست؟

مردِ مزدور

فریبی بحکمت مرا اے حکیم | کہ نتواں شکست ایں طلسمِ قدیم

مسِ خام را از زر اندودہ؟ | مرا خوئے تسلیم فرمودہ؟

کند بحر را آشنایم اسیر | زنمار ابریشمہ ام جوے شیر

حقِ کوهکن دادی ای نکته سنج — به پرویزِ پرکار و نابرده رنج؟

خطا را بحکمت مگردان صواب — خضر را نگیری بدام سراب

بدوشِ زمین، بار، سرمایه دار — ندارد گذشت از خور و خواب کار

جهان راست بهروزی از دستِ مزد — ندانی که این هیچ کاراست دزد

پیِ جرمِ او پوزش آورده؟
بآیینِ عقل و دانش فسون خورده؟

هیگل

حکمتش معقول با محسوس در خلوت نرفت
گرچه بکرِ فکرِ او پیرایه پوشد چون عروس
طائرِ عقلِ فلک پرواز او دانی که چیست؟
ماکیانی کز زورِ شهوت بیضه ریزد بی خروس

جلالؒ و گوئٹے

نکتہ دانِ المنی را در ارم | صحبتے افتاد با پیرِ عجم
شاعرے کو ہمچو آں عالی جناب | نیست پیغمبر و لے دارد کتاب!
خواند بر دانائے اسرارِ قدیم | قصۂ پیمانِ ابلیس و حکیم
گفت رومی اے سخن را جاں نگار | تو ملک صید استی و یزداں شکار
فکرِ تو در کنجِ دل خلوت گزید | ایں جہانِ کہنہ را باز آفرید
سوز و سازِ جاں بہ پیکر دیدۂ | در صدف تعمیرِ گوہر دیدۂ

نوٹ: نکتہ دان المنی سے مراد گوئٹے ہے۔ جس کا ڈراما "فوسٹ" مشہور و معروف ہے اس ڈرامے میں شاعر نے حکیم فوسٹ او رشیطان کے عہد و پیماں کی قدیم روایت کے پیرائے میں انسان کے امکانی نشو و نما کے تمام مدارج اس خوبی سے بتائے ہیں کہ اس سے بڑھ کر کمالِ فن خیال میں نہیں آسکتا۔

ہر کسے از رمزِ عشق آگاہ نیست ہر کسے شایانِ ایں درگاہ نیست

داند آں کو نیکبخت و محرم است

زیرکی ز ابلیس و عشق از آدم است (رومی)

پیغامِ برگساں

تا بر تو آشکار شود رازِ زندگی

خود را جدا ز شعلہ مثالِ شرر مکن

بہرِ نظارہ جز نگہِ آشنا میار

در مرز و بومِ خود چو غریباں گذر مکن

نقشے کہ بستہ ہمہ اوہام باطل است

عقلے بہم رساں کہ ادب خوردہ دل است

میخانۂ فرنگ

یاد ایامے کہ بودم در خمستانِ فرنگ
جام او روشن تر از آئینۂ اسکندر است

چشمِ مستِ مے فروشش بادہ را پروردگار
بادہ خواراں را نگاہِ ساقی اش پیغمبر است

جلوۂ او بے کلیمؑ و شعلۂ او بے خلیلؑ
عقلِ ناپروا متاعِ عشق را غارتگر است

در ہوایش گرمیِ یک آہِ بیتابانہ نیست
رندِ ایں میخانہ را یک لغزشِ مستانہ نیست

موسیولینن و قیصر ولیم

موسیولینن

بسے گذشت کہ آدم دریں سرائے کہن
مثالِ دانہ تہِ سنگِ آسیا بودست
فریبِ زاری و افسونِ قیصری خوردست
اسیرِ حلقۂ دامِ کلیسیا بودست
غلامِ گرسنہ دیدی کہ بر درید آخر
قمیصِ خواجہ کہ رنگیں ز خونِ ما بودست
شرارِ آتشِ جمہور کہنہ ساماں سوخت
ردائے پیرِ کلیسا، قبائے سلطاں سوخت

لینن۔ صدر جمہوریہ اشتراکیہ روسیہ

قیصر ولیم

گناہِ عشوہ و نازِ بتاں چیست | طواف اندر سرشتِ برہمن ہست
دما دم نو خداونداں تراشد | کہ بیزار از خدایانِ کہن ہست
زجورِ رہزناں کم گو کہ رہرو | متاعِ خویش را خود راہزن ہست
اگر تاجِ کئی جمہور پوشد | ہماں ہنگامہ ہا در انجمن ہست
ہوس اندر دلِ آدم نہ میرد | ہماں آتش میانِ مرزغن ہست
عروسِ اقتدارِ سحر فن را | ہماں پیچاکِ زلفِ پرشکن ہست

"نماند نازِ شیریں بے خریدار
اگر خسرو نباشد کوہکن ہست"

مرزغن۔ آتشدان

حکما

لاک

ساغرش را سحر از بادۂ خورشید افروخت
ورنہ در محفل گل لالہ تہی جام آمد

کانٹ

فطرتش ذوقِ مے آئینہ فامے آورد
از شبستانِ ازل کوکبِ جامے آورد

برگساں

نہ مے از ازل آورد نہ جامے آورد
لالہ از داغِ جگر سوز دوامے آورد

لاک، انگریز فلسفی؛ کانٹ، جرمن فلسفی

شعرا

براؤننگ

بے پشت بود بادۂ سرجوشِ زندگی — آب از خضر بگیرم و در ساغر افگنم

بائرن

از منّتِ خضر نتواں کرد سینہ داغ — آب از جگر بگیرم و در ساغر افگنم

غالب

"تا بادہ تلخ تر شود و سینہ ریش تر — بگدازم آبگینہ و در ساغر افگنم"

رومی

آمیزشے کجا گہر پاک او کجا
از تاک بادہ گیرم و در ساغر افگنم

براؤننگ - انگریزی شاعر

خراباتِ فرنگ

دوش رفتم به تماشائے خراباتِ فرنگ
شوخ گفتاری رندے دلم از دست ربود

گفت این نیست کلیسا که بیابی در وے
صحبتِ دخترکِ زهره وش و نائے و سرود

این خراباتِ فرنگ است و ز تاثیرِ میش
آنچه مذموم شمارند نماید محمود

نیک و بد را به ترازوی دگر سنجیدیم
چشمهٔ داشته ازوی نصاری و یهود

خوب زشت است اگر پنجهٔ گیرا شکست
زشت خوب است اگر تاب و توانت افزود

تو اگر در نگری جز بہ ریا نیست حیات
ہر کہ اندر گرِ صدق و صفا بود نبود

دعوئے صدق و صفا پردۂ ناموسِ ریاست
پیرِ ما گفت مس از سیم بباید اندود

فاش گفتم بتو اسرارِ نہانخانۂ زیست
بکسے باز مگو تا کہ بیابی مقصود

خطاب بہ انگلستان

مشرقی بادہ چشیدا ست زمینائے فرنگ
عجبے نیست اگر توبہ دیرینہ شکست

فکرِ نوزادهٔ او شیوهٔ تدبیر آموخت
جوشش زد خوں بہ رگِ بندهٔ تقدیر پرست
ساقیا تنگ دل از شورشِ مستاں نشوی
خود تو انصاف بده ایں همه هنگامه کہ بست؟

بوئے گل خود بہ چمن راہ نما شد ز نخست
ورنہ بلبل چہ خبر داشت کہ گلزارے ہست

قسمت نامهٔ سرمایه دار و مزدور

غوغائے کارخانهٔ آہنگری ز من
گلبانگِ ارغنونِ کلیسا از آنِ تو

نخلے کہ شتر خار بروید ز من
باغِ بہشت و سدرہ و طوبا از اِن تو

تلخابہ کہ دردِ سر آرد از اں من
صہبائے پاکِ آدم و حوا از ان تو

مرغابی و تذرو و کبوتر از اِن من
ظلِ ہما و شہپرِ عنقا ازاں تو

ایں خاک و آنچہ در شکمِ او ازان من
وز خاک تا بہ عرشِ معلا ازان تو

نوائے مزدور

زمزدِ بندۂ کرپاس پوش ومحنت کش
نصیبِ خواجۂ ناکردہ کار رختِ حریر
زخوئے فشانیٔ من لعلِ خاتمِ والی
زاشکِ کودکِ من گوہرِ ستامِ امیر
زخونِ من چو زلو فربہی کلیسا را
بزورِ بازوئے من دستِ سلطنت ہمہ گیر
خرابہ رشکِ گلستاں زگریۂ سحرم
شبابِ لالہ وگل از طراوتِ جگرم
بیا کہ تازہ نوا می تراود از رگِ ساز
مئے کہ شیشہ گدازد بساغر اندازیم

مغان و دیرِ مغاں را نظامِ تازه دہیم
بنائے میکدہ ہائے کہن براندازیم
ز رہزنانِ چمن انتقامِ لالہ کشیم
بہ بزمِ غنچہ و گل طرحِ دیگر اندازیم

بطوفِ شمع چو پروانہ زیستن تا کے
زخویش ایں ہمہ بیگانہ زیستن تا کے

آزادئ بحر

ملے می گفت بحرِ آزاد گردید	چنیں فرماں ز دیوانِ خضر رفت
نہنگے گفت رو ہر جا کہ خواہی	ولے از ما نباید بیخبر رفت

خُردہ

می خورد هر ذرّهٔ ما پیچ و تاب
محشرے در هر دمِ ما مضمر است
با سکندر خضر در ظلمات گفت
مرگ مشکل زندگی مشکل تر است

ـــــــــــــــ

دُردانه اداشناسِ رہ است
از گردشِ آسیا چه داند

کلک را نالہ از تہی مغزی است
قلم سرمہ را صریرے نیست

منم کہ طوف حرم کردہ ام بتے بہ کنار
منم کہ پیش بتاں نعرہ ہائے ہُو زدہ ام
دلم ہنوز تقاضائے جستجو دارد
قدم بہ جادۂ باریک تر ز مُو زدہ ام

گل گفت کہ عیش نو بہارے خوشتر
یک صبح چمن ز روزگارے خوشتر
زاں پیش کہ کس ترا بدستار زند
مردن بکنار شاخسارے خوشتر

سخن گو طفلک و برنا و پیر است
سخن را سالے و ماہے بناشد

چشم را بینائی افزاید سہ چیز
سبزہ و آبِ رواں و روئے خوش
کالبد را فربہی می آورد
جامۂ قز، جانِ بے غم بوئے خوش

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
خواب را مرگِ سبک داں مرگ را خوابِ گراں

طاقتِ عفو در تو نیست اگر
خیز و با دشمناں درآ بہ ستیز
سینہ را کارگاہِ کینہ مساز
سرکہ در انگبینِ خویش مریز

از نزاکت ہائے طبعِ موشگافِ او مپرس
کز دمِ بادے زجاجِ شاعرِ ما بشکند
کے تواند گفت شرحِ کارزارِ زندگی
"می پرد درنگش، حبابے چوں بدریا بشکند"

در جہاں مانندِ جوے کوہسار   از نشیب و ہم فراز آگاہ شو
یا مثالِ سیلِ بے زنہار خیز   فارغ از پست و بلندِ راہ شو

اے کہ گل چیدی منال از نیشِ خار
خار ھم می روید از بادِ بہار

مزن وسمہ بر ریش و ابروئے خویش
جوانی ز دزدیدن سال نیست

ندارد کار با دوں ہمتاں عشق
تذروِ مردہ را شاہیں نگیرد

نقدِ شہر در خرِیا زا نیست
نان بسیم نسترن نتوان خرید

چہ خوش بودے اگر مردِ نکوپے
زبندِ پاستاں آزاد رفتے
اگر تقلید بودے شیوۂ خوب
پیمبرؐ ہم رہِ اجداد رفتے

فرہنگ

پیام مشرق

۱۱

لالہ لالٹیں۔ [illegible]

[illegible] سات [illegible]

طور وہ پہاڑ جہاں [illegible]

علیہ السلام پر تجلی ہوئی تھی

ناز۔ غرور۔ نخرہ [illegible]

بزم۔ محفل۔ [illegible]

وجود۔ ہستی۔ زندگی [illegible]

نیاز۔ عاجزی۔ [illegible]

نہاد۔ طبیعت [illegible]

صفت۔ [illegible]

بود ہستی۔ وجود

[illegible]

پیدا [illegible]

[illegible] تارہ پوشیدگی

[illegible] دیوانگی کا عشق

[illegible]

[illegible] کا

[illegible]

شعاع ۔ روشنی ۔ آفتاب کی چمک۔
قلزم ۔ بحیرہ روم ۔ سمندر
ماہی ۔ مچھلی
عقاب ۔ ایک شکاری پرند ہے۔
بہا ۔ قیمت
تدرو ۔ چکور
برگ ۔ پتا
واشگافی ۔ ننگائی
١٤ **مایہ** ۔ پونجی
سازگار ۔ موافق
بدخشاں ۔ ایک شہر کا نام ہے جس کے لعل مشہور ہیں۔
شرار ۔ چنگاری
١٥ **نہال** درخت
گل ۔ خاک ۔ مٹی ۔ کیچڑ
نہال نگیرد ۔ درخت نہیں اُگتا۔

خار ۔ کانٹا
١٦ **بود** ۔ ہستی ۔ وجود
توام ۔ جڑواں بچہ ۔ ایک بچہ دوسرے بچے کے ساتھ ایک ہی حمل سے پیدا ہو۔
سود ۔ فائدہ
زیاں ۔ نقصان
طرح ۔ نقشہ خاکہ ۔ طرح ریز بنا ڈال
نوا ۔ آواز
انباز ۔ شریک
١٧ **بوک** ۔ مخفف بود کہ ۔ بوک ونگر ۔ گفتگو کرنے سے عاجز آجانا۔
نارائی ۔ ناآرائی ۔ ناآراستگی
طواف ۔ چکر لگانا ۔ گھومنا خانہ کعبہ کے چاروں طرف چکر لگانا۔
١٨ **مشت** ۔ مٹھی۔

محکم مضبوط
نگیں ۔ ورلی پتھر کا بنا ہوا۔
حصار ۔ قلعہ
جو ۔ ندی
پیکر ۔ جسم ۔ تصویر ۔ صورت شکل۔
ارم قوم عاد کے بادشاہ شداد کا بنا ہوا باغ شداد خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنی پرستش کرنے والوں کے لئے جنت بنوائی تھی جس کا نام ارم ہے۔
١٩ **یزداں** ۔ نیکی کا خدا ۔ خدا اسلام سے پہلے دو خدا مانتے ایک یزداں ۔ دوسرا اہرمن
روز محشر ۔ قیامت کا دن جب کہ تمام مردے قبروں سے اٹھکر ایک جگہ جمع ہو جائیں گے
فروغ ۔ روشنی

شرر۔ چنگاری
صنم۔ بت
گام۔ قدم
اختر۔ ستارہ
٢ فرزانہ۔ عقلمند
بال۔ شہپر
٢١ نمود۔ دکھاوا۔ ظاہری شہرت
عدم۔ وجود کا ضد۔ نہ ہونا۔
حرف بات
آذر۔ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام جو بہتریں بت تراش کرتا تھا۔
سِر۔ راز اسرار جمع
خلیل۔ دوست۔ مر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کوئے۔ گلی کوچہ
٢٣ انجمن۔ [illegible]
[illegible]۔ ایک [illegible]
تخیل [illegible]

نغمہ خواں گانے والا۔ چہکنے والا۔
سرود راگ۔ نغمہ۔ گیت
فغاں۔ نالہ۔ فریاد۔ زاری
٢٤ درس۔ سبق
بہل۔ چھوڑ دے۔ ہلیدن کا امر۔
پا چراغ بے قرار
حدیث۔ گفتگو بات چیت
٢٥ طرب۔ خوشی
متاع۔ سامان
٢٦ ورطہ۔ گرداب۔ ہلاکت کی جگہ
کیف۔ کسطرح حالت کیلئے
کم۔ کتنا۔ مقدار کیلئے
معمار۔ عمارت بنانے [illegible]
آشیاں۔ گھونسلا
١٠ سکندر۔ ایک مشہور بادشاہ

کا نام
خضر ایک پیغمبر تھے جو اب بھی زندہ ہیں اور لوگوں کی نظر سے غائب ہیں۔
بر۔ خشکی
عرصہ میدان
٢٨ سریر۔ تخت
کیقباد۔ ایک ایرانی بادشاہ
اکلیل۔ تاج
جم۔ جمشید
کلیسا گرجا
گردوں۔ آسمان
خونابہ۔ زرد آب۔ خوں ملا ہوا پانی
٢٩ جلوت۔ ظاہر کرنا
محفل مجلس
٣ افسانہ طور موسیٰ علیہ السلام کا آگ لینے کیلئے طور پر جانا وہاں تجلی ہوتی ہے موسیٰ علیہ السلام

کا بے ہوش ہو جانا۔
کلیم۔ لقب موسیٰ علیہ السلام
۳۱ کنشت۔ [illegible]
دیر۔ بت خانہ مندر
۳۲ رند۔ وہ شخص جو مذہب کا
پابند نہ ہو اور شریعت
کا انکار عقلی دلیلوں سے کرے
برنا۔ جوان۔ نوعمر
مغاں۔ مغ کی جمع آتش
فروش۔ اچھی شراب بیچنے
والا۔ شراب فروش
دور۔ زمانہ
وام کردن قرض لینا
سفال۔ ٹھیکری
یم دریا
زنجیری۔ قیدی۔ دیوانہ
پرستار خدمت گار۔
پرسش۔ تیمار داری
۳۳ مہجوری۔ جدائی

۳۵ ہما۔ ایک پرندہ کا نام مشہور
ہے کہ جس شخص کے
سر پر اس کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ
ہو جاتا ہے۔
دام۔ جال
آشوب۔ پریشانی فتنہ
و فساد
۳۶ زریر۔ ایک زرد رنگ گھاس
مجازاً زرد رنگ
آشفتہ۔ پریشان
نے۔ بانسری
۳۷ خوباں خوب صورت
خوب کی جمع
حریم خانہ کعبہ کا گرداگرد
گھر کی چار دیواری
رازی۔ شہر رے کا رہنے والا۔
امام فخرالدین رازی جو بہت
بڑے عالم گزرے ہیں۔
ضمیر دل۔

نمرود۔ ایک سرکش بادشاہ
جو ابراہیم علیہ السلام کو آگ
میں ڈلوایا تھا۔ اور وہ گلزار
بن گئی تھی۔
۳۸ خود پرست۔ مغرور متکبر
۳۹ عیار۔ کسوٹی
حرم بیوی۔ منکوحہ بیوی
خانہ کعبہ کا گرداگرد۔
میزان ترازو۔
۴۰ گہر۔ موتی
گلشن باغ
فہم۔ سمجھ
چساں۔ چہ ساں کس طرح
غزال ہرن مراد معشوق
دشت۔ جنگل
۴۱ ساحل۔ خشکی کا وہ حصہ جو
سمندر کے کنارے ہو
غلط غلطیدن کا امر
جاوداں۔ ہمیشہ

ستیز۔ لڑائی
معنی [illegible]
حرف باف۔ باتیں بنانے والا
مختار۔ صاحب اختیار
مجبور۔ عاجز۔ لاچار۔ جس کو زبردستی کسی کام پر لگایا گیا ہو
انقلاب۔ الٹ جانا زمانے کا الٹ پلٹ
۴۱ شیون۔ رنج۔ افسوس۔ ماتم
سنگ رہ۔ مانع حائل
پارہ۔ ٹکڑا
بندۂ زر۔ دولت کا غلام مال و دولت سے زیادہ محبت رکھنے والا۔
۴۲ خو۔ خصلت۔ عادت
دست آموز۔ ہاتھ ہلا ہوا جانور۔

نیرنگی۔ جادوگری عجیب وغریب۔
پایاں۔ انتہا
۴۳ بستاں سرا۔ خانہ باغ
لب جو۔ ندی کا کنارہ
کلک۔ قلم
یم۔ دریا
۴۵ ایام۔ زمانہ۔ یوم کی جمع معنی دن۔
نظر واکن۔ دیکھ
طوف۔ کسی چیز کے ارد گرد پھرنا۔
۴۶ خورشید۔ آفتاب
سیارہ۔ حرکت کرنے والا ستارہ
سیپارہ۔ سی پارہ تیسواں حصہ قرآن شریف تیس حصوں میں [illegible] کوئی پارہ کہتے ہیں۔

۴۷ کاہید۔ گھٹی ہوئی کم
جادہ۔ شاہراہ۔ پگڈنڈی
منزل۔ سفر میں اترنے کی جگہ
آئین۔ طریقہ۔ قانون
۴۸ بادہ۔ شراب
انجم۔ ستارہ
صنوبر۔ چلغوزے کا درخت سروے نار
کراں۔ بالکسر کنارہ۔ بالفتح ایک باجے کا نام
۴۹ پا واکردن۔ قدم بڑھانا
جولانگاہ۔ گھوڑ دوڑ کی جگہ۔ [illegible]
طلسم۔ جادو
اسیر۔ قیدی
پرتو۔ عکس
پرپریدہ۔ [illegible]
۵۰ زمزمہ۔ [illegible] کا آلہ۔

آہستہ ٹھوکر یا ضرب لگنا۔
بیچوں۔ جس کا کوئی ہمسر
نہ ہو۔ خدائے پاک
چگونی۔ چہ گونہ ہستی
ابد۔ ہمیشہ۔ جس کی کوئی
انتہا نہ ہو۔
۵۱ **بیباک** بے خوف۔ بہادر
۵۲ **کودک**۔ لڑکا
منش۔ طبیعت
احمر۔ سرخ
ترک۔ چھوڑ دینا
شاخسار۔ ڈالی
۵۳ **صہبا**۔ شراب
سبو گھڑا
۵۵ **دوتن**۔ دو بدن سے واحد
مضاف ج حاضر
۵۶ **پا برہ دار**۔ سفر کر۔
بدست افتادن حاصل
ہونا

رمز۔ اشارہ۔ کنایہ۔ پوشیدگی
۵۷ **ملک جم**۔ سلیمان علیہ السلام
کی سلطنت
مرکب۔ سواری۔ گھوڑا یا
کشتی وغیرہ
ختلی۔ بدخشاں کے ایک
شہر ختلان کا گھوڑا
شہریار۔ بادشاہ بزرگ عادل
کاوم۔ کھودوں
۵۸ **عالم کون وفساد**۔ دنیا
اعجاز۔ عاجز کرنا۔ خلاف
عادت کوئی ایسی بات کسی
نبی سے صادر ہو۔
۵۹ **ضیغم** شیر
پلنگ چیتا
نہنگ۔ مگرمچھ
ساغر پیالہ
۶۰ **طائر**۔ پرند
فسان۔ سان۔ چھری چاقو

تیز کرنے کا پتھر
۶۱ **انگارہ**۔ خاکہ۔ دفتر حساب
نامۂ اعمال
۶۲ **مژگاں**۔ پلک
جادہ۔ شاہراہ۔ پگڈنڈی
۶۳ **شاہد**۔ حاضر۔ گواہ۔
رسول خدا کا نام۔ در قیامت
مجازاً معشوق۔
نظرباز۔ وہ شخص جو دیکھنے
کا مزہ اٹھائے۔
۶۴ **افلاطون**۔ ارسطو کا استاد
جو بہت بڑا حکیم تھا۔
فاراب۔ ترکستان کا ایک شہر
دریوزہ۔ بھیک مانگنا۔
گدائی
۶۵ **مجاز**۔ جو حقیقت کے خلاف ہو
لغوی معنی گزر جانا۔
ایجاب۔ قبول کرنا
راغ۔ جنگل۔ پہاڑ کا دامن

صہبا۔ شراب
ایاغ۔ پیالہ
۶۶ دست گاہ۔ قدرت جمعیت سند
۶۷ اجل۔ موت
۶۸ مقام نغمہ۔ پردۂ سرود
۶۹ مرگ۔ موت
۷۰ قدسیاں۔ فرشتے
سومنات۔ گجرات کا مشہور بتخانہ جس پر محمود غزنوی حملہ کیا تھا۔
فتراک۔ شکار بند
۷۱ سرگزشت۔ واقعہ۔ حادثہ۔ ماجرا۔
۷۲ ازل ہمیشگی۔ وہ زمانہ جس کا شروع نہ ہو۔
افکار۔ فکریں
آسودہ۔ آرام و راحت پایا ہوا۔ ساکن
سیار۔ متحرک

۷۳ تپم۔ سوزم واحد مضارع متکلم
آئینہ۔ منہ دیکھنے کا شیشہ
علم حکمت و نجوم
کیف۔ کسطرح کیفیت کیلئے
کم۔ کتنا مقدار کیلئے
یم۔ دریا
دریوزہ۔ بھیک
تشریف۔ خلعت
گلیم۔ کمبل
بیم۔ خوف
صوفی۔ کمبل کا لباس پہنے والا۔ وہ شخص جو خدا کی محبت میں دنیوی لذتوں کو ترک کر دے۔
باصفا۔ جس کا دل کدورت اور مکاری سے صاف ہو۔
معنی آشنا۔ باطن کو درست رکھنے والے
نرگس۔ ایک پھول ہے جس کی شکل آنکھ کے مشابہ ہوتی ہے۔

۷۴ صنم۔ بت
از خود بیروں رفتن۔ خودی کو ترک کرنا
مکان۔ جو کسی چیز کو گھیرا ہوا ہو۔
رمز۔ اشارہ
ریگ۔ ریت
ریگ رواں۔ وہ ریتلا مقام جس میں ہوا کے چلنے سے کبھی ٹیلے بن جائیں اور کبھی صاف میدان ہو جائے۔
ضمیر۔ دل۔ وہ بات جو دل میں ہو۔
کن۔ ہو جا۔ حکم خداوندی
فیکون۔ پس ہو گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کائنات کو پیدا کرنا چاہا تو حکم دیا کن۔

پس تمام چیزیں وجود میں آگئیں
پہنا۔ وسعت۔ کشادگی
فلک۔ آسمان
دیباچہ۔ خطبہ کتاب۔ کتاب
کا آغاز۔ تمہید
علم۔ جھنڈا
گنج۔ خزانہ
امم۔ امت کی جمع
جم۔ جمشید۔ ایران کا
مشہور بادشاہ
۸۳ بغارت بردن۔ لوٹ لینا
گنجینہ۔ خزانہ
متاع۔ سامان
۸۰ نوا۔ آواز
گل۔ مٹی
ضیاء۔ روشنی
۸۱ درا۔ گھنٹی
حدی۔ وہ گیت جو اونٹوں
کو تیز چلانے کے لئے گاتے

ہیں۔
راہِ خوابیدہ۔ سنسان
راستہ
محمل۔ کجاوہ
۸۲ شعلہ زار۔ جہاں شعلے
بکثرت ہوں۔
برق۔ بجلی
نہاد۔ طبیعت۔ عادت
نسیم۔ ہلکی ٹھنڈی
خوشبودار ہوا۔
کرپاس۔ روئی
زرینہ۔ وہ کپڑا جس میں
سونے کے بیل بوٹے ہوں
نوشینہ۔ شہد
پے بردن۔ کھوج لگانا
مارف انداز۔ تیر چلانے
والا
۸۴ نہنگ۔ مگرمچھ۔
۸۵ آن۔ رفت

گور۔ قبر
لالائی۔ غلامی
مولا۔ مالک
قبا۔ لمبا کوٹ۔ شیروانی
مور۔ چیونٹی
خاشاک۔ کوڑا کرکٹ
درس۔ سبق
شباب۔ جوانی
۸۷ ہوا۔ خواہش
شیوہ۔ طریقہ۔ عادت
خو۔ عادت۔ خصلت
۸۸ پیکر۔ جسم
۸۹ بساط۔ دسترخوان
غزال۔ ہرن
مشکناب۔ مشک سے بھرا
ہوا۔ سیاہ
۹ [illegible]۔ ہنگامہ
[illegible]۔ بیٹھنے کی جگہ۔
[illegible]

۹۱ برکرد۔ روشن کیا ظاہر کیا
سرکردن۔ شروع کرنا کمال کرنا انجام کو پہنچانا۔
۹۲ خون در جگر کرد۔ دل میں جوش پیدا کر دیا
ذوفنون۔ کئی فنون جاننے والا۔
خودکام۔ خودغرض
گریز کردن۔ بھاگنا
۹۵ نخستین۔ پہلا۔ اول
آبجو۔ نہر۔ ندی
خامہ۔ قلم
رقم زدن۔ لکھنا
۹۶ خمخانہ۔ شراب خانہ
مینا۔ شراب کا شیشہ۔ یہاں جسم مراد ہے۔
۹۷ گردوں۔ آسمان
شبستان۔ حرم سرا سونے کی جگہ۔

[illegible]
تندر۔ [illegible]
پردگیاں۔ پردہ نشین
نژاد۔ نسل
آذر۔ آگ
دو۔ دوڑ۔ رفتار
صرصر۔ تیز ہوا۔ آندھی
غو۔ بلند آواز۔ کڑک
تندر۔ بادل کی گرج
۹۸ ساعات۔ تندرست ثابت
امہات۔ مائیں اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) امہات سفلی اس سے مراد اربعہ عناصر ہیں (۲) امہات علوی اس سے مراد ارواح ہیں۔
میناگر۔ شیشہ ساز
ریزہ ریزہ۔ ریزہ ریزہ
زو بحر۔ دریا
موجہ۔ موج حرکت

پیکر۔ جسم
انجم۔ ستارے نجم کی جمع
مضمر۔ پوشیدہ
تپش۔ سوز عشق
تنک مایہ۔ کمینہ
گدیہ۔ بھیک
قاہر۔ غالب
داور۔ حاکم
نہاد۔ طبیعت
کم سواد۔ کند ذہن
بر۔ گود
گام۔ قدم
نرم گام۔ سست قدم
کوثر و تسنیم۔ جنت میں دو چشمے ہیں۔
مینا۔ شیشہ
تاک۔ انگور کی بیل
فام۔ رنگ
۹۹ زشت۔ برا

	جوئے کام۔ مقصد حاصل کر		کنج۔ کونہ		ساحل۔ سمندر کا کنارہ
	تدرو۔ چکور		نکہت۔ خوشبو	۱۰۴	ہزار۔ بلبل
	گنام۔ آشیانہ		دی۔ گزرا ہوا کل		دراج۔ تیتر
	ناتمام۔ نامراد		چشم واکرد۔ آنکھ کھولی		سار۔ مینا
	قفس۔ پنجرہ	۱۰۲	کاخ۔ محل		جوئبار۔ نہر
۱	حریم۔ مکان		شبستان۔ رات گزارنے کا مقام		راغ۔ جنگل
	کوکب۔ ستارہ			۱۰۵	وزیدن۔ ہوا کا چلنا
	مستنیر۔ نور حاصل کرنے والا		چشمۂ حیواں۔ آبحیات		نوا۔ آواز
	ضریر۔ اندھا		شرار۔ چنگاری		صفیر۔ آواز
	خارہ۔ سخت پتھر		رضواں۔ داروغۂ جنت		صلصل۔ بلبل
	پرستار۔ پوجنے والا		آسودہ۔ ساکن	۱۰۶	لخت۔ ٹکڑا
	کلاں کار۔ تجربہ کار۔ راہبر		سیار۔ متحرک		جبیں۔ پیشانی
	داروگیر۔ انتظامات حکومت	۱۰۳	خضرا۔ سبز	۱۰۷	کمر۔ برابر متصل
	نیر۔ روشن		کسوت۔ لباس		
	فسوں۔ مکر		یزداں۔ خدا		نیمۂ آتش۔ منہ پر ڈالنے
	صواب۔ درست		مزرع۔ کھیت		کا سرخ رقعہ
	رام۔ فرماں بردار		حاصل۔ پیداوار		اشک۔ آنسو
	اسیر۔ قیدی		آہنگ۔ آواز	۱۰۸	ثبات۔ قیام
	آہرمن۔ شیطان		قلزم۔ سمندر		مغاں۔ شراب فروش آتش پرست

صبا۔ صبح کی ہوا
بخود خزیدہ۔ مستقل مزاجی
۱۰۹ اوج۔ بلندی
فضائے نیلگوں۔ آسمان
خاکدان۔ زمین
۱۱۰ رہوار۔ تیز رفتار گھوڑا
پیہم۔ مسلسل
برق۔ بجلی
۱۱۱ ہفت وچار۔ کائنات
نار۔ آگ
لاہوت۔ عالم ذات جو سالک کو اس مقام پر فنا فی اللہ کا درجہ حاصل ہوجاتا ہے۔
نخ۔ ریشم یا سوت کی رسی مراد پھندا
۱۱۲ استیم۔ شبنم
سرود۔ گانا
خرام۔ ناز سے چلنا

۱۱۳ کام۔ مقصد
شہود۔ ظاہر ہونا
نمود۔ ہستی
رزم۔ جنگ
کشمکش۔ مصیبت
کارزار۔ لڑائی، جنگ
سریر۔ تخت
چاکری۔ ملازمت خدمت گاری
زار۔ روس کے بادشاہ کا لقب
۱۱۴ قیصر۔ روم کے بادشاہ کا لقب
دور۔ زمانہ
نا و نوش۔ عیش و عشرت
دوش۔ کندھا
غزالہ۔ ہرن کا بچہ
زبوں۔ عاجز
۱۱۵ نشیمن۔ آرامگاہ
ظلام۔ تاریکی
شعور۔ عقل، سمجھ

یم۔ دریا
۱۱۶ طائر۔ پرندہ
سیم۔ چاندی
یاسمن۔ چنبیلی
۱۱۷ جسور۔ صاحب جرأت
غیور۔ غیرت مند
کلاں گیر۔ صاحب ہمت
تورنگ۔ جنگلی خوبصورت چڑیا (تدرو)
ہوا۔ خواہش
منقار۔ چونچ
باشہ۔ ایک شکاری پرندے کا نام
نخچیر۔ شکار
کنشت۔ [illegible]، حرم
تیہو۔ تیتر کے مشابہ ایک چڑیا ہے۔
خرمی۔ خوشی
ناب۔ خالص

۱۱۸
میش۔ بھیڑ
گِرا۔ مائل ہو۔ امر از گرائیدن
نیاگاں۔ بزرگ لوگ
کنام۔ آشیانہ
نجیب۔ شریف۔ اصیل
مرغ سرا۔ خانگی مرغ
بساط۔ فرش
چنگ۔ پنجہ
سنگ۔ پتھر
مردمک۔ آنکھ کی پتلی
پلنگ۔ تیندوا
سطوت۔ دبدبہ

۱۱۹
پند۔ نصیحت
کرم۔ کیڑا
تیرہ روز۔ بدبخت
یال۔ گھوڑا

۱۲۰
کبر۔ تکبر۔ غرور
تیغ۔ [illegible]
پار۔ گذشتہ
دودماں۔ خانداں
منی۔ غرور
مکار۔ مت بُو
درخور۔ لائق

۱۲۱
وزیدن۔ ہوا کا چلنا
ازل۔ دوام جس کی ابتدا نہ ہو
تن زدن۔ صبر و تحمل کرنا

۱۲۲
ناقہ۔ اونٹنی
بوعلی۔ ابوعلی سینا جو بہت مشہور حکیم گزرا ہے۔
رومی۔ حضرت جلال الدین رومی
محمل۔ کجاوہ
کرمک شب تاب۔ جگنو
متاع۔ ساماں
پہنا۔ وسعت کشادگی

۱۲۳
گرہ خوردن۔ پیچ کھانا
شرر۔ چنگاری
دارائے نظر۔ صاحب نظر
تگ و پو۔ دوڑ دھوپ
اختر۔ ستارا
مبیں۔ روشن
بریں۔ بلند
ضو۔ روشنی

۱۲۴
سخن تہ دار۔ گہری بات
پا براہ داشتن۔ سفر کرنا

۱۲۵
جوئینہ۔ ایک چھوٹا سا پرند
سراب۔ دھوکہ۔ وہ گرم ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے
حدی۔ وہ راگ جو ساربان اونٹوں کو تیز چلنے کے لئے پڑھتے ہیں
ساربان۔ شتربان
حجاز۔ عرب کا درمیانی سرسبز خطہ جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہے
سیار۔ تیز رفتار

۱۲۶
دینار۔ عربی سونے کا سکہ
گام زن۔ قدم رکھ

شاہد ۔ معشوق
حورا ۔ بڑی اور سیاہ آنکھوں والی گوری عورت اس کی جمع حور ہے۔
۱۲۷ شہاب ۔ ٹوٹنے والا
لکہ ۔ ٹکڑا
بادباں ۔ کشتی کا پردہ
خضر ۔ ایک پیغمبر ہیں
سبک ۔ آساں
زمام ۔ نکیل ۔ لگام
کام ۔ حلق
۱۲۸ قرن ۔ کم از کم تیس سال زیادہ سے زیادہ سو سال (رباسہ)
یاسمن ۔ چنبلی
غزال ۔ ہرن
ختن ۔ نام شہر جہاں کا حسن مشہور ہے
تل ۔ ٹیلہ

۱۲۹ درا ۔ آواز ۔ گھنٹی
زیر و بم ۔ باریک اور موٹی آواز
حرم ۔ خانہ کعبہ ۔ گھر کی چار دیواری
۱۳۰ خروش ۔ چیخ و پکار شور و غل
تنک مائگی ۔ کمینگی
سحاب ۔ ابر
پرتو ۔ سایہ
حقا ۔ قسم خدا کی الف قسمیہ ہے۔
۱۳۱ زاغ ۔ جنگل
محرم ۔ راز دار
سینہ چاک ۔ عاشق
تاک ۔ انگور کی بیل
درخشش ۔ چمک رہا ہے
قلزم ۔ سمندر
۱۳۲ محاورہ ۔ گفتگو
زنگ ۔ ملک حبش
ناب ۔ خالص

تفنگ بندوق
سفال ۔ ٹھیکری
ایاغ ۔ چراغ
خیاباں چمن
نوشینہ ۔ شہد
نجوم پرن ۔ پروین کے تارے
۱۳۳ مرغزار ۔ سبزہ زار
تدرو ۔ چکور
سار ۔ مینا
آوا ۔ آواز
۱۳۴ ماہ سیما ۔ روشن پیشانی والا (چاند کے جیسی پیشانی والا)
صرت گردم ۔ میں تیرے قرباں ہو جاؤں
نیاگان ۔ بزرگ لوگ
ساغر ۔ پیالہ
نار ۔ آگ
شقایق ۔ شقیق کی جمع گل لالہ
تژند ۔ تاریک

کاشاں۔ نام شہر
دیار۔ ملک
امم۔ امت کی جمع
کشمیری۔ کشمیری
۱۳۷ میغ۔ ابر سیاہ
لولو۔ موتی
لالا۔ چمکدار
۱۳ نیش۔ ڈنک
کیش۔ مذہب
۱۳۷ بخود خریدن۔ بس میں رہنا
سمن۔ چنبیلی
در خور۔ لائق
۱۳۸ اوج۔ بلندی
پرویز۔ برج حوت
آفاق۔ دنیا
۱۳۹ شجر۔ درخت
طائر۔ پرند
رزم۔ لڑائی
بزم۔ محفل

شیرازہ۔ بندش
۱۴ بر۔ پہلو
۱۴۱ خار۔ کانٹا
سوزن سوئی
ندیم۔ مصاحب
نگار۔ معشوق
نزار۔ دبلا پتلا۔ ناتواں
پرواز۔ اڑان
۱۴۲ گرد باد۔ بگولہ
خرمن۔ کھلا
۱۴۳ زشت۔ برا
کنام آشیانہ
کمین گھات تاک
۱۴۴ فساں۔ سان کا پتھر
عیار۔ خلاصہ۔ کھرا اصل
صوت۔ آواز
قال۔ گفتگو
دُرد۔ تلچھٹ
۱۴۵ دہر۔ زمانہ

سمندر۔ آگ کا کیڑا
۱۴۶ اجل۔ موت
شگرف۔ نادر
بحر ژرف۔ گہرا سمندر
۱۴۷ طیارہ۔ ہوائی جہاز
ہور۔ آفتاب
غازہ۔ گلگونہ
روز کور۔ تاریک دن
بم۔ طمانچہ
۱۴۸ ارم۔ شداد کی بنائی ہوئی جنت
۱۴۹ قدح پیالہ
شکیب۔ صبر
۱۵۰ طارق۔ اسلامی لشکر کا ایک سپہ سالار
۱۵۱ سحاب۔ ابر
۱۵۲ کاخ۔ محل
بارہ۔ فصیل
۱۵۳ سینہ چاک۔ غمزدہ
شبیر۔ حضرت امام حسین علیہ السلام

پیر کنعاں۔ یعقوب علیہ السلام
ایوب۔ ایک مشہور پیغمبر ہوئے ہیں جو سخت بیمار تھے اور ان کے تمام جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے مگر اپنی زبان سے خدا کا شکر ادا کرتے تھے
نخچیر۔ شکار
۱۵۴ شیشہ باز۔ مکار۔ دغاباز
زنداں۔ قید خانہ
حریف۔ دشمن
کلیم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
صرصر۔ تیز ہوا
لطمہ۔ طمانچہ
۱۵۵ رخت۔ سامان
صلصل۔ بلبل
ناروں۔ ایک قسم انار کی جس میں پھول ہی پھول ہوتا ہے
نسترن۔ گل سیوتی
زخمہ۔ مضراب۔ تار بجانے کا آلہ
ساتگیں۔ معشوق۔ جام شراب
۱۵۶ سمن بر۔ چنبیلی کے جیسا نازک جسم
رقص۔ ناچنا
۱۵۷ ترسا۔ یہودی
آوازہ۔ بانگ۔ صدے
مشرب۔ مذہب۔ طریقہ
لب فرو بستن خاموش ہو جانا
از دست دادن۔ چھوڑنا
جبروت۔ بزرگی
بے بصری۔ بے وقوفی
قباد و جم۔ کیقباد و جمشید ایران کے دو مشہور بادشاہ گزرے ہیں۔
۱۵۸ جمہوریت۔ بڑی جماعت
۱۵۹ برہان۔ دلیل علم برہانی علم منطق،
عجمی۔ باشندہ ایران
دلاوراں
زخمہ ور۔ تار بجانے والا
۱۶۰ صفیر۔ آواز
نوا سنج۔ ماہر موسیقی
پاسخ۔ جواب
اقلیم۔ ملک
کاشانہ۔ چھوٹا مکان
۱۶۱ ایّد۔ مدد کرے
امی۔ ان پڑھ۔ ناخواندہ
شرر۔ شرار
شرر باختہ رنگ۔ بجھی ہوئی
چنگاری۔ خاکستر
خوار۔ ذلیل
تقصیر۔ قصور۔ کوتاہی۔ گناہ
دلگیر۔ رنجیدہ دل
افلاک۔ فلک کی جمع آسمان
بم۔ طبلہ کی موٹی آواز

۱۶۲

زیر - طبلہ کی باریک آواز
چھس

۱۶۴

صید - شکار کیا ہوا جانور
فتراک - شکار بند
نخچیر - شکار
مات شدن - حیران ہونا
عاجز آجانا۔

۱۶۲

طیارہ - ہوائی جہاز
طائر - پرند
بال - پکوٹھا - پر
مرغک - چھوٹا پرندہ۔
ک تصغیر کے لئے۔
گردوں سپہر - آسمانوں
کو طے کرنے والا
یارہ - طاقت
فاریاب - خراساں کا
ایک مشہور شہر
منقار - چونچ
شگفت - تعجب

چوں و چند - کارائے دنیا
پست و بلند - تمام
غازہ - پوڈر
وانمودن - ظاہر کرنا
حریر - ریشم
بوالہوس - زیادہ حرص والا
صنم کدہ - بت خانہ
عود - طبلہ
ناموس - عزت نیکنامی
سیاست شریعت قاعدہ
یسفک - بہاتے۔
دماء - خون
خصیم - دشمن
مبین - علانیہ - ظاہر
بزم - محفل
سرود - گانا
نوا - آواز
ضمیر - دل
غرہ - غرور - گھمنڈ

فقیہہ - عالم - علم شریعت
کا ماہر
دیر - گرجا - مندر
خلیل - حضرت ابراہیم
خلیل اللہ بتوں کی پرستش
سے منع فرمانے لگے - تو نمرود
نے ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے
لئے آگ روشن کی اور آپ
آگ میں پھینک دیئے گئے - آگ
بجائے جلانے کے آپ کے
لئے گلزار بن گئی۔
محمود - محمود غزنوی - شریعت
کا بہت پابند تھا - لیکن اسکو
اپنے غلام ایاز سے بہت
زیادہ محبت تھی۔
نغمۂ داود - داود علیہ
السلام جب نغمہ سرائی فرماتے
تو پرندے اور وحشی جانور بھی
آپ کے اطراف جمع ہوجاتے

دور بے خود ہو جانے تھے۔
بلکس نغمہ داد دے کوئی
مردہ زندہ نہیں ہوا مرے
کور دہ کرنے والی صرف
قم باذن اللہ کی آواز تھی۔
١٦٩ تربت۔ مزار
وش مثل۔ مانند
سیم بر۔ چاندی کا جیسا جسم
تہی۔ خالی
بہا۔ قیمت
متاع۔ سامان پونجی
بے بصر۔ اندھے
دست زدہ شدن
ہاتھوں سے مل دیا جانا یا
ہو جانا۔
١٧٠ بام گھر کی چھت
دیدۂ بینا سوجھتی دیکھنے
والی آنکھ
با فہم۔ بات کا سمجھنے

روبند۔ نقاب وہ کپڑا جو
چہرے پر لپیٹ لیا جائے۔
اشک آنسو
پیمان عہد
سوگند۔ قسم
فراق۔ جدائی
آہنگ۔ آواز
سازِ سمرقند۔ ایک راگنی کا
نام ہے ایک قسم کا باجا
حجاب۔ پردہ
نوری فرشتے
حذر ڈر
خویشتن نگر۔ خود کو پہچانے
والا۔ [illegible]
[illegible]
مشت پر ایک مٹھی پر
تھوڑے پر
کشش۔ مدد
جفا ظلم

خطر خوف
ہمراچہ میوئی سرا دیا
قمر چاند
تبسم مسکرانا یہاں گلوں کا کھلنا مراد ہے
آتش کہن بجھی ہوئی آگ
شوق۔ عشق
محرم راز دار
حدیث بات
سرشک۔ آنسو
ساز۔ سامان۔ ساز
ربط لگاؤ۔ علاقہ
اسیر۔ قیدی
خار پہلو۔ سیہی ساہی
ایک جانور ہے جس کی پشت اور
پہلو میں کانٹے ہوتے ہیں
١٧٥ پردگیاں۔ پردہ نشیں
طراز نقش و نگار۔ آرائش
جادہ راستہ
خوابناک۔ نیند بھری آنکھیں

متوالی۔

نرگس ایک پھول کا نام جو صورت میں آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں

خروش۔ شور و غل

بہا قیمت

۱۷۶ ایاز محمود کا غلام

۱۷۷ تغافل۔ جان بوجھ کر غافل

جبین پیشانی

ستیز۔ لڑائی

بہانہ ساز بہانہ کرنے والا

ارژنگ۔ مانی کے ...

نقاش کا نام۔ تصویر ...

۱۷۸ عروس۔ دلہا دولہن

حنابستہ ... لگا

سیمیا ...

روح ...

...

اور جو وجود شمار ہو ...

نیرنگ۔ جادو

فرہنگ۔ عقل

سپہر۔ آسمان

میں فرہنگ میوں کا اتا

سبک سیر تیز رفتار

فرزانہ عقلمند

فرودیں شمسی سال کا پہلا مہینہ۔ بہار کا مہینہ

رقابت دشمنی

طوف کسی چیز کے اردگرد پھرا کرنا

سازِ زندگی زندگی کا ساز

سوزِ زندگی۔ زندگی کے لئے ...

تدرو چکور

قفس پنجرہ

۱۸۳ جنت بستن۔ مقرر ...

حیا و دانا ...

...

ترک عتوق

سبو۔ گھڑا شراب کا گھڑا

۱۸۲ درماں۔ علاج

دمِ پیچیدہ۔ سانس آتی جاتی ہے

دانہ۔ دانۂ جو۔ آدم علیہ السلام نے جنت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف گیہوں کا دانہ کھایا تھا اس لئے جنت سے نکال دیے گئے۔

سجدہ۔ تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ مردود درگاہ خداوندی ہوا۔

کشت۔ کھیتی۔ ...

پرتو۔ روشنی

جدت ... پیارو

طرح - خاکہ
حیرت خانہ امروز فردا - دنیا
ساغر - پیالہ
منبع - [illegible] مت کر
برق - بجلی
حاصل - منافع آمدنی
نتیجہ - پیداوار
نکتہ ور - نکتہ داں
دیار - ملک
نوا - [illegible] آواز
غزل سرا - غزل سنانے والا
عیار - کوئی
مشتری - خریدار
مسلک - راستہ - طریقہ
شبیر - حضرت امام حسین
شعلہ درگیر - آگ پیدا کرنے والا
بے حجابی - سامنے ہونا
سبحہ - تسبیح

دوربین - ایک [illegible] دور [illegible]
شمیم - خوشبو
ناموس - عظمت عزت قانون
عزلت - تنہائی
مغ - آتش پرست
درخور - لائق
حجم - جسامت
فسوں پیشہ - جادوگر
دل گرفتہ - رنجیدہ
رہ - آہنگ - راگنی
مقام - موسیقی کی اصطلاح میں راگنیوں کے پردے
نغمہ - گیت - راگ
بربط - ستار
ہرزہ گرد - آوارہ پھرنے والا
نہنگ - مگرمچھ
[illegible]
پائندہ [illegible]

[illegible] دغو [illegible] والا
رمز - اشارہ [illegible]
ایما - اشارہ [illegible]
کنجشک - چڑیا
[illegible] - [illegible]
موت آتش دیدہ - [illegible]
مشرب - [illegible]
[illegible] - ایک باہ [illegible]
[illegible]
[illegible] - [illegible]
[illegible] شیریں کا عاشق
[illegible] - شیریں کا شوہر
[illegible] پردہ [illegible]
[illegible]
[illegible] عقل [illegible]
[illegible] والا

ہلاکو۔ ایک ظالم بادشاہ
چنگیز۔ ترکستان کا ایک
ظالم بادشاہ
کرشمہ۔ ناز و نخرہ
غزل سرا۔ غزل گانے والا
طراز دادن نقش کرنا
لعبت۔ گڑیا
۹۳ نگفتنی۔ نہ کہنے کے قابل
درونہ تاب۔ دل کو
تڑپانے والی
گرہ کشا۔ مشکل کشا
راغ۔ جنگل
زخمہ۔ مضراب۔ مار
رخت بستن۔ سفر کرنا
سامان سفر باندھنا
درا۔ گھنٹی
۱۹۴ رہزنی۔ ڈاکہ
نشان راہ۔ نشان راہ
راستہ

جوزنی۔ ساحری
حذر۔ پرہیز
۱۹۸ رباط کہن۔ دنیا رباط سرا
عناں درکش۔ جا
یکے۔ ایک مرتبہ
۱۹۸ ماہ تمام۔ چودھویں رات کا
چاند چودہ سالہ معشوق
پیمانہ گسار۔ شرابی
خرابات۔ شراب خانہ
۱۹۶ لاہوت۔ عالم ذات وہ
۱۹۶ عالم جس پر سالک سوائے خدا
کی ذات کے کچھ نہیں دیکھتا۔
چشمہ حیواں۔ چشمہ حیات
برگرفتن۔ فائدہ حاصل کرنا
پردہ اوج مقامات
موسیقی۔ حجاب
۱۹۷ نہال۔ پودا
بولہب عبدالعزیٰ۔
آنحضرت صلعم کا سوتیلا چچا تھا۔

خم۔ گھڑا
عنب۔ انگور
مژہ۔ پلک
کاوم۔ جستجو کروں گا میں کھودوں گا
فرزانہ۔ عقلمند
شبخون۔ دشمن پر رات کا
حملہ چھاپا مارنا
یغما زدن۔ لوٹنا
زبوں۔ عاجز
یزداں۔ خدائے تعالیٰ
عقدہ۔ گرہ مشکل
تنک۔ نازک۔ ہلکا
۲ در شدن۔ سماجانا
واکن۔ کھول دے
افسون۔ منتر
آئین۔ طریقہ۔ مذہب
خاقان چین کے بادشاہ
کا لقب۔ بڑا بادشاہ شہنشاہ
فغفور۔ چین کے بادشاہ کا لقب

جمشید ایران کا ایک مشہور بادشاہ
دارا۔
۲۰۱ ساقی شراب پلانے والا
زہرہ وش۔ زہرہ جیسے
خزف۔ ٹھیکری
جلوہ سینا۔ تجلی باری
ناب۔ خالص
اسلوب۔ طریقہ
عشرت۔ خوشی
بخارا۔ کابل۔ تبریز
ایران کے شہروں کے نام ہیں
دور قمر چاند کی گردش
خطر خوف
یم۔ دریا
جو۔ ندی
۲۱ غیور۔ غیرت مند
میل۔ رغبت
جادہ۔ راستہ
کبریا۔ بزرگی عظمت

گلیم۔ گل ستیم
پیکر۔ جسم۔ مجسمہ
رصد۔ گھات غور سے دیکھنا
حکیم ستارہ ماہر فلکیات
زناری۔ زنار باندھنے والا
۲۰۶ سطوت دبدبہ جلال
ید بیضا۔ روشن اور سفید ہاتھ
موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ وہ
بطور معجزہ آفتاب کی طرح روشن
ہو جاتا تھا۔
سیاہی۔ حبشی
زندانی۔ قیدی
زندانی چاہ یوسف علیہ
السلام۔ آپ کو آپ کے بھائیوں
نے کنویں میں ڈال دیا تھا۔
جہاں بان بادشاہ۔ دنیا
کی حفاظت کرنے والا۔
۲۰۸ نخل کلیم کھجور کا درخت
نخل کلیم سے مراد کوہ طور کا

درخت ہے جہاں تجلی ہوئی تھی
اور طور جل کر خاکستر ہو گیا۔
یتیم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مراد ہیں۔
حجاز۔ عرب کا ایک سر سبز خطہ
ہے جس کہ و مدینہ واقع ہے۔
مجاز۔ راہ۔ خلاف حقیقت
کنشت۔ بتخانہ۔ عبادت خانہ
نصاریٰ و یہود
۲۰۹ فروشوے۔ دھودے
نہال۔ درخت
زلال۔ میٹھا پانی۔ نتھرا ہوا
پانی
۲۱ چاکری۔ نوکری۔ ملازمت
خیبر یہود کا قلعہ ہے مدینہ میں
اژدر۔ بڑا سانپ
حیدری۔ مروت۔ ہمدردی
مآل۔ نتیجہ
ماہ سیما۔ چاند کی پیشانی والا

۲۱۱ پور۔ بیٹا
آذری۔ بت سازی
قلندر۔ رند۔ وہ فقیر جو تارک الدنیا ہو۔
ساغر۔ پیالہ
پرستار۔ خدمتگار
۲۱۲ خرقہ۔ گودڑی۔ پیوند شدہ کا لباس۔
غزال۔ ہرن
قشقہ۔ تلک ٹیکا
۲۱۳ رگ ساز۔ تانت
چرخ۔ آسمان
کج باز۔ بدمعاملہ، پھر جاتا
زخمہ۔ مضراب
درشت۔ سخت
نہاد۔ طبیعت
۲۱۴ نیلگوں ساقی۔ وہ ساقی جس کا [illegible]
[illegible]

خارہ۔ سخت پتھر
روبند۔ نقاب۔ وہ کپڑا جس سے چہرہ چھپایا جائے
سرشک۔ آنسو
رمیدہ بو۔ جو خوشبو کا سا [illegible] گزر گیا ہوا موسم بہار
جادہ۔ راستہ
سازگار۔ موافق
کور۔ مٹا ہوا بے نشاں
سالک۔ چلنے والا
۲۱۷ کاہی۔ گھاس
سرخوش۔ نشہ کی تندی یا جس میں سرور حاصل ہو۔
خم شکن۔ شراب کا مٹکا توڑ دینے والا۔
نعلین۔ [illegible]
اعجاز۔ جادو
خاتم۔ انگوٹھی
اہرمن۔ شیطان

افسر۔ تاج
۲۱۶ ازپا نشستن۔ عاجز ہو جانا
رباط۔ مسافر خانہ
۲۲۰ ناروا۔ ناحق۔ غیر مفید
قیس۔ مجنوں لیلیٰ کا عاشق
سیما۔ پیشانی۔ پیشانی کا لکھا۔
لا سے مراد لا الٰہ ہے نہیں ہے کوئی معبود
الّا سے مراد الّا اللہ سوائے اللہ کے
کسوت۔ لباس
وافر۔ زیادہ
سپہر۔ آسمان
۲۲۱ دریغ۔ افسوس
کاویدن۔ کھودنا
۲۲۲ دیر۔ مندر۔ گرجا
۱۱۵ بال۔ چھوٹا بازو
برق۔ بجلی

رام بطبع۔ فرمانبردار
جگردار۔ قوی
٢٢٦ دل از کف انداختن۔ ہمت ہارنا
پایاں۔ انتہا
سیلی۔ لوٹ
نازخنک۔ بے مایا ادا
٢٢٧ غزال۔ ہرن
راہ خم اندر خم: پیچ در پیچ
نمکیں شکر۔ دیکھنے میں میٹھا
پسر مریم۔ عیسیٰ علیہ السلام
٢٢٨ کاشتن۔ بونا
عقدہ گرہ
نسریں۔ سیوتی کا پھول
تخمیں۔ اندازہ کرنا
٢٢٩ پرداختن۔ آراستہ کرنا
داؤ پیچ
شست کل۔ تھیلی کا پیٹ
سمجھا گیا

٢٣ رزم لڑائی
بے حجابانہ۔ بے شرمی
تنک مایہ۔ کمینہ
لوح۔ تختی
یغما۔ لوٹ
نے۔ بانسری
کوہکن لقب فرہاد عاشق شیریں
لالائی غلامی
٢٣١ عزیز۔ مصر کا بادشاہ
افسوں۔ مکر
انجم۔ ستارے
برومند۔ طاقتور۔ قوی
خرم۔ خوش
بایست چاہیے۔
مژدہ۔ خوشخبری
یورش۔ حملہ
حراج۔ چاک۔ رقعہ
٢٣٢ شوپن ہار۔ جرمنی کا مشہور

فلاسفی
نواطراز۔ شاعر خوش الحان
٢٣٥ اندام۔ جسم
جیبا۔ بھلی جیب
ناب۔ خالص
فلسفہ۔ علم حکمت
بے نمی۔ بے آنسو
محکم۔ پائدار
٢٣٦ ٹالسٹائے۔ روس کا مشہور
مصلح جس نے یورپ کی سرمایہ
داری کے خلاف آواز بلند کی
نازکش۔ عاشق
اہرمن۔ شیطان
تیغ۔ تلوار
زشت۔ برا
دارو۔ دوا
کارل مارکس جرمنی کا
مشہور شخص جس نے سرمایہ داری
کے خلاف قلمی جہاد کیا۔

جزو کل۔ اس سے مراد
تمام اشیاء ہیں۔ دو متضاد
چیزیں بیان کر کے اس سے
تمام دنیا مراد لیتے ہیں۔

۲۳۷ ہیگل۔ جرمنی کا مشہور
فلسفی

راغ۔ چمن۔ کھیت
مستور۔ پوشیدہ
حنظل۔ اندرائن ایک
مشہور بہت کڑوا پھل ہے
پیکار۔ لڑائی
آمر۔ حاکم
مامور۔ محکوم
درس۔ سبق
مزدک۔ ایک شخص ہے
جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا
زار۔ روس کے بادشاہ
کا لقب
قیصر۔ روم کے بادشاہ کا لقب

قصر۔ محل
کم آمیز۔ تنہائی پسند
ستیزہ کیش۔ جھگڑالو

۲۳۸ رنگ بست۔ اثر کیا
از پا آوردن۔ زمین پر گرانا
عناصر۔ عنصر کی جمع
پیکر۔ جسم

۲۳۹ مستنیر۔ نور چاہنے والا
شعور۔ عقل۔ سمجھ
زغال۔ کوئلہ
تیرہ فام۔ سیاہ رنگ
مغاک۔ گڑھا
تار۔ تاریک
شید۔ روشنی

۲۴۰ زردشت۔ پارسیوں کا پیغمبر
بائرن۔ انگلستان کا
مشہور شاعر
تراود۔ ٹپکے
پیک۔ قاصد

شباب۔ جوانی
غش۔ بیہوشی۔ بیخودی

۲۴۱ کلک۔ قلم
غریو۔ شور و غوغا
تندر۔ بادل کی گرج
احمر۔ سرخ
طرح۔ خاکہ۔ نقشہ
نار۔ آگ
آذر۔ آگ

۲۴۲ جلال۔ مولانا جلال الدین رومی
ہیگل۔ جرمنی کا مشہور فلسفی
المانی۔ جرمنی
ابد۔ ہمیشہ
کسوت۔ لباس
آنی۔ موقتی۔ فانی
گیتی۔ دنیا
خجل۔ شرمندہ
افق۔ آسمان کا کنارہ
رہبانی۔ زہد۔ پرہیزگاری

دنیا کو چھوڑ دینا۔
لالۂ نعمانی بہت سرخ لالہ
سراب۔ دھوکہ فریب
سفینہ۔ کشتی
پٹوفی۔ ہنگری کا مشہور شاعر
جو حب وطن کی حمایت میں
مارا گیا اور اسکی نعش کا پتہ۔
نہ چلا۔
عروس دلہن
نگار بستن مہندی لگانا
مرقد۔ قبر
۲۴۴ نخل۔ درخت
برگ پتا
بر پھل
زمین سا۔ زمین سے
لگنے والا۔
مس تانبا
زر اندودن۔ ملمع کرنا
سونے کا پانی چڑھانا

خارا۔ سخت پتھر
تیشہ۔ تبر
۲۴۵ پرکار۔ عقلمند
صواب۔ درست
خضر۔ ایک پیغمبر ہیں
مزد۔ مزدور
پوزش۔ نصیحت
نکتہ۔ لطیف اچھوتے مضامین
طائر۔ پرندہ
ماکیاں۔ مرغیاں
خایہ۔ انڈا
خروس۔ مرغ
۲۴۶ المنی۔ جرمنی
پیر عجم۔ مولانا روم
حکیم حکیم فوسٹ
ملک صبح زرتشت کا
[illegible]
کنج۔ کونا
پیکر۔ جسم

صدف۔ سیپ
۲۴۷ رمز۔ اشارہ
ابلیس۔ شیطان
برگساں فرانس کا
مشہور حکیم
مرز۔ قابل زراعت زمین
بوم۔ زمین
اوہام۔ وہم کی جمع
۲۴۸ خمستاں۔ شراب خانہ
۲۴۹ موسیو۔ مسٹر۔ روسی لفظ
آسیا۔ چکی
ردا۔ چادر
۲۵۰ کہنی۔ [illegible]
[illegible]
جیسے کہ خسرو وغیرہ
مرزغن۔ آتشدان
سحر فن جادوگر
پیچاک۔ پیچ
۲۵۱ [illegible]

کانٹ۔ جرمن فلسفی
برگساں۔ فرانس کا مشہور حکیم
ساغر۔ پیالہ
فام۔ رنگ
آئینہ فام۔ صاف شفاف
کوکب۔ ستارہ
۲۵۲ براوننگ۔ انگریزی شاعر
پشت۔ قوت وہ دوا جو قوت کے لئے شراب میں ملاتے ہیں
بائرن۔ انگلستان کا مشہور شاعر
ریش۔ زخمی
تاک۔ انگور کی بیل
۲۵۳ خرابات۔ شراب خانہ
مذموم۔ برا
تاب و تواں۔ طاقت
درگرفتن۔ اثر کرنا
ناموس۔ عزت
مس۔ تانبا
سیم۔ چاندی
مینا۔ شیشہ۔ بوتل
نخست۔ پہلے
غوغا۔ شور و غل
آہنگر۔ لوہار

گلبانگ۔ آواز
ارغنوں۔ ایک ساز ہے جس کا موجد افلاطون ہے۔
آں۔ ملک
۲۵۶ سدرہ۔ ساتویں آسمان پر ایک درخت ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کی رسائی وہاں تک ہو سکتی ہے
طوبیٰ۔ جنت میں ایک درخت ہے
تلخانہ۔ شراب
صہبا۔ شراب
تدرو۔ چکور
ظل۔ سایہ
معلا۔ بلند
۲۵۷ کرپاس۔ ٹاٹ
رخت۔ سامان
حریر۔ ریشم
خاتم۔ انگوٹھی
ستام۔ گھوڑے کا چرمی سامان
زلو۔ جونک
فربہی۔ موٹاپا
خرابہ۔ ویرانہ
طراوت۔ تازگی
مغاں۔ آتش پرست
نہنگ۔ مگرمچھ

خردہ۔ ریزہ
مضمر۔ پوشیدہ
ظلمات۔ بحر ظلمات بحر اوقیانوس۔
۲۶۰ کلک۔ قلم
صریر۔ قلم کی آواز
قلم سرمہ۔ پنسل
برنا۔ جوان
کالبد۔ جسم
قز۔ ریشم
خواب گراں۔ گہری نیند
ستیز۔ لڑائی
انگبیں۔ شہد
زجاج۔ شیشہ
نیش خار۔ کانٹے کی نوک
وسمہ۔ خضاب
نسترن۔ گل سیوتی
باستان۔ قدیم بدیاستان قدیم رواج
نکو پے۔ نیک قدم
اجداد۔ جد کی جمع جد بمعنی دادا۔